لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ (الحدیث) بغیر طہارت کے نماز قبول (صحیح) نہیں ہوتی

جرابوں پر مسح کا شرعی حکم

☆ قرآن وسنت ☆ فتاوی مذاہب اربعہ (65)

☆ فتاوی علماء عرب (22) ☆ فتاوی اکابر غیر مقلدین (10)

کے رو سے مروجہ جرابوں پر مسح ناجائز اور بدعت ہے

لہذا

وضوء خراب کرنے اور نماز ضائع کرنے سے بچیے

مؤلف

استاذ المناظرین

استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا

فہرست

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اُولِی النَّجْدَۃِ وَالْعُلٰی

طہارت کی اسلام میں اتنی اہمیت ہے کہ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ" (پ۲ البقرہ ۲۲۲) بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو توبہ کرنے والے ہیں اور خوب اچھی طرح طہارت حاصل کرنے والے ہیں اور حدیث پاک میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ" (صحیح مسلم ج۱ ص۱۱۸) طہارت نصف ایمان ہے۔ اور چونکہ

- نماز بارگاہ ایزدی میں حاضری اور رحمٰن کے قدموں میں سجدہ ریزی کا نام ہے۔
- نماز قرب خداوندی کا ذریعہ ہے نماز مومن کا نور ہے۔
- نماز مومن کی معراج ہے۔
- نماز رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
- نماز عبدیت کا اعلیٰ مقام ہے۔
- نماز عبادات میں افضل اور اہم ترین عبادت ہے۔

اس لئے صحت نماز کیلئے کپڑے، مکان اور بدن کی طہارت شرط ہے حدیث پاک میں ہے "لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ" (سنن ترمذی ج۱ ص۳) طہارت کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔ ایک حدیث میں ہے "مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ" (سنن ترمذی ج۱ ص۶) نماز کی چابی طہارت ہے۔ پس جیسے چابی کے بغیر نہ تالا کھل سکتا ہے اور نہ آدمی مکان میں داخل ہو سکتا ہے اسی طرح نماز تالے کی شکل ہے اور طہارت اس کی چابی ہے جب نمازی آدمی نے طہارت حاصل کر لی تو نماز والا تالا کھل گیا اور جب نماز شروع کر دی تو رحیم و کریم ذات کی رضا و رحمت و مغفرت میں لپٹ گیا اور کمال نماز کیلئے اور قیامت کے دن کمال نجات کیلئے شرط ہے باطنی

پاکیزگی یعنی اخلاص اور خشوع و خضوع اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنی داڑھی کے ساتھ کھیل رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "لو خشع قلب هذا لخشعت جوارحه" اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔ (تفسیر مظہری ص۳۶۳ ج۶) باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے "اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَاِنَّ صِقَالَۃَ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ" (شعب الایمان ج۱ ص۳۹۶) ہر چیز کو صاف کرنے کیلئے ایک آلہ ہوتا ہے اور دلوں کو صاف کرنے کا آلہ ذکر اللہ ہے۔ ذکر الٰہی کی ریاضت و مجاہدہ کر کے قلب و روح میں پاکیزگی اور محبت و معرفت الٰہیہ پیدا کرنے کا نام تصوف ہے جب وضوء کے ذریعے بدن کی پاکیزگی اور تصوف کے ذریعے قلب کی پاکیزگی حاصل ہوگی تو پھر صحیح طور پر مقام نماز نصیب ہوگا۔

لیکن عرب و عجم کے مسلمانوں میں علماء و عوام کا ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو تصوف کا انکار کر کے باطنی پاکیزگی سے اور شرائط وضوء کو پامال کر کے ظاہری پاکیزگی سے مسلمانوں کو غیر شعوری طور پر محروم کر کے وضوء اور نماز کی برکتوں اور سعادتوں سے محروم کر رہا ہے۔

دراصل جیسے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے دوری ہوتی جا رہی ہے ویسے ہی اسلام پسندی ختم ہوتی جا رہی ہے اور خواہش پرستی عام ہو رہی ہے، سنتوں کو پامال کیا جا رہا ہے اور بدعتوں کو رواج دیا جا رہا ہے، سلف یعنی ائمہ فقہ اور ائمہ حدیث کی متفق علیہ رائے کو چھوڑ کر ہر آدمی اپنی اپنی رائے کو ترجیح دے رہا ہے، کتنے ہی ایسے مسائل ہیں جن پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے مگر خواہش پرست لوگ ان کو پس پشت ڈال رہے ہیں اور من چاہے مسائل لوگوں کو بتا رہے ہیں اور مزید یہ کہ ان پر قرآن و حدیث کا لیبل لگا رہے ہیں۔ انہی میں سے ایک مسئلہ جرابوں پر مسح کرنے کا ہے مذاہب اربعہ یعنی حنفیہ، حنبلیہ، شافعیہ، مالکیہ کا اتفاق ہے کہ جرابوں پر مسح کی حدیثوں میں موزوں جیسی موٹی، سخت اور مضبوط جراب مراد ہے جو بغیر پلاسٹک وغیرہ کے پاؤں پر کھڑی رہے اور اس میں بغیر جوتی کے لگاتار تین میل تک چلنا ممکن ہو یعنی جو جوتی کا

کام دے سکے اس پر مسح جائز ہے اور موجودہ دور میں مروج جرابیں اس صفت کی حامل نہیں اس لئے ان پر چاروں مکاتب فقہ کے مطابق مسح جائز نہیں تفصیل کتاب میں ملاحظہ کیجئے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ نماز کیلئے وضوء انتا لازم اور ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی ایڑی میں غیر شعوری طور پر خشک جگہ رہ جانے پر فرمایا وَیْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ (صحیح مسلم ج۱ ص۱۲۵) ایسی ایڑیوں کیلئے آگ سے ہلاکت ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ پاؤں کے تلوے خشک رہ جائیں تو انکے لئے آگ ہے (سنن کبری بیہقی ج۱ ص۷۰) ایک اور حدیث میں ہے کہ ایڑی کے پیچھے خشک رہ جائیں تو ان کیلئے آگ ہے (صحیح مسلم ج۱ ص۱۲۷) معلوم ہوا کہ اگر بے خیالی میں ناخن کے برابر بھی پاؤں کی جگہ خشک رہ جائے تو وہ بھی جہنم کے عذاب کا سبب ہے لیکن ایک خواہش پرست مخصوص گروہ نے فقہاء ومحدثین کے اجماعی مسلک کو چھوڑ کر احادیث جوربین کے دھوکہ میں مروج جرابوں پر مسح کی اجازت دے کر وضوء میں ایک فرض یعنی پاؤں کا دھونا چھوڑ رکھا ہے جب پاؤں کی غیر شعوری طور پر معمولی سی جگہ کے خشک رہ جانے پر اتنی سخت وعید ہے تو قصداً پورا پاؤں خشک رکھنے کی صورت میں نماز کا کیا ہوگا؟؟ اور قیامت کے روز انجام کیسا ہوگا؟؟ اس خوفناک صورت حال کو مدنظر رکھ کر حضرت الاستاذ حضرت **مولانا محب احمد صاحب** دامت برکاتہم العالیہ نے "جرابوں پر مسح کا شرعی حکم" کے نام سے یہ رسالہ ترتیب دیا ہے اس کو پڑھیں اور پڑھ کر امت کے اجماعی راستہ (سبیل المؤمنین) پر چل کر اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (مستدرک حاکم ص۱۹۹ ج۱) (جو جدا ہوا جماعت سے وہ داخل ہوا آگ میں) کی وعید سے بچائیں۔

محمد اسماعیل میلسوی عفا اللہ عنہ

فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبب تالیف

وضوء میں پاؤں کا حکم کیا ہے؟ اس سلسلہ میں قرآن وحدیث میں مختلف احوال کے لحاظ سے چار احکام مذکور ہیں (۱) پاؤں کو دھونا (۲) موزوں پر مسح کرنا (۳) جوربین (موزوں جیسی جراب) پر مسح کرنا (۴) تندرست حصہ کو دھونا اور جس حصہ کو دھونے سے تکلیف کا اندیشہ ہو اس پر یا اس پر باندھی ہوئی پٹی پر مسح کرنا۔

زیر ترتیب رسالہ میں پہلے تین حکموں پر بقدر ضرورت تحقیق کرنا مقصود ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اس نفس پرستی اور تن آسانی کے دور میں کچھ عرب وعجم کے نااہل، ناقص العلم مجتہدین نے جوربین والی احادیث کے دھوکہ میں ایک پانچویں حکم کا اضافہ بھی کر دیا ہے یعنی باریک جرابوں پر مسح کرنا جبکہ اس کا جواز نہ صرف یہ کہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں بلکہ اس کے عدم جواز پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے۔ باریک جرابوں پر مسح کے مجوزین اور قائلین امت مسلمہ میں انتشار وتفرقہ بازی پیدا کرنے کے علاوہ ازروئے شرع متعدد کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کر کے بے شمار برکتوں اور سعادتوں سے محروم ہو رہے ہیں جس کی تفصیل ہم کتاب کے اخیر میں عرض کریں گے۔

باب اول

(غسل رجلین)

اس پہلے باب میں قوی اور قطعی دلائل کے ساتھ یہ بات پیش کی گئی ہے کہ وضوء میں پاؤں کا دھونا فرض قطعی ہے جو قرآن وحدیث کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔اس کے دلائل ملاحظہ کیجئے:

قرآن میں پاؤں دھونے کا حکم:

سورۃ مائدہ میں آیت وضوء ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ (پ ٦)

اے ایمان والو! جب (بحالت حدث) تمہارا نماز کی طرف کھڑے ہونے کا ارادہ ہو تو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھوو اور اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوو۔اس لیے سب اہل السنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ قرآن میں مذکور یہ چاروں چیزیں فرض ہیں چہرے،بازو،اور پاؤں کا دھونا اور سر کا مسح کرنا۔

احادیث مرفوعہ میں پاؤں دھونے کا حکم:

62 احادیث مرفوعہ ہیں جن میں غسل رجلین کا حکم صراحۃً مذکور ہے اور یہ تین قسم کی احادیث ہیں۔

(۱) احادیث خلال:

1 تا 6 میں عمل رسول ﷺ اور 8،7 میں حکم، 9 میں خلال کی ترغیب، 11،10 میں ترک خلال پر وعید ہے

نمبر شمار	نام صحابی	الفاظ حدیث	حوالہ کتب حدیث
1	حضرت عثمانؓ	تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ اَصَابِعَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَالَّذِيْ رَاَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ	صحیح ابن خزیمہ ص ۸۷ ج ۱، سنن کبریٰ بیہقی ص ۶۳ ج ۱ مسند بزار ص ۱۱ ج ۲
2	حضرت عائشہؓ	كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَيَدْلُكُ عَقِبَيْهِ	(سنن دارقطنی ص ۹۵ ج ۱)
3	حضرت مستورد بن شدادؓ	رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ	(مسند بزار ص ۳۳۰ ج ۸) سنن ابن ماجہ ص ۳۵ ج ۱
4	حضرت ابوبکرۃؓ	رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ...... ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا وَخَلَّلَ بَيْنَ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ	(مسند بزار ص ۲۱ ج ۹)
5	حضرت وائل بن حجرؓ	ثُمَّ غَسَلَ بِيَمِيْنِهٖ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ...... خَلَّلَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ	مسند بزار ص ۱۲۹ ج ۱۰

6	حضرت ربیع بنت معوذؓ	وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَيُخَلِّلُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ	معجم اوسط ص۲۱۴ ج۷
7	حضرت لقیط بن صبرۃؓ	اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ	سنن نسائی ص۲۰۶ ج۱، سنن کبری بیہقی ص۵۰ ج۱، سنن ابی داود ص۱۹ ج۱
8	حضرت ابن عباسؓ	اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ	سنن ترمذی ص۱۶ ج۱، مستدرک حاکم ص۲۹۱ ج۱)
9	حضرت ابو ایوبؓ	قَالَ (ﷺ) حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ قَالَ التَّخَلُّلُ مِنَ الْوُضُوْءِ تُخَلِّلُ بَيْنَ اَصَابِعِكَ	معجم کبیر ص۱۷۷ ج۴، اتحاف الخیرۃ المہرۃ ص۳۲۸ ج۱
10	حضرت واثلہ بن اسقعؓ	مَنْ لَّمْ يُخَلِّلْ اَصَابِعَهٗ بِالْمَاءِ خَلَّلَهُ اللّٰهُ بِالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	معجم کبیر ص۶۳ ج۲۲
11	حضرت ابو ہریرۃؓ	خَلِّلُوْا بَيْنَ اَصَابِعِكُمْ لَا يُخَلِّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمَا بِالنَّارِ	سنن دارقطنی ص۹۵ ج۱

(۲) قولی احادیث:

1 تا 7 میں غسل رجلین سے پاؤں کے صغیرہ گناہ معاف ہونے کا ذکر 8، 9، 10 میں ناخن کے برابر پاؤں خشک رہ جانے پر اعادہ وضوء کا حکم ہے، 11 تا 24 میں ایڑی یا تلوا یا ایڑی کے اوپر پٹھوں کے خشک رہ جانے پر دوزخ کی وعید ہے۔ 25 میں غسل رجلین کا حکم نبوی ہے، 26 میں ہے کہ غسل رجلین کا حکم الٰہی ہے، 27 میں ہے کہ

وضوء سے اعضاء وضوء کی گرہیں کھلتی ہیں پاؤں دھونے سے پاؤں کی گرہ کھلتی ہے، 28 میں ہے کہ جس نے پاؤں دھونے تک اعضاء وضوء کو تین تین بار دھویا پھر اشھدان لا الہ الا اللہ الخ پڑھا اس کے پہلے وضوء اور اس وضوء کے درمیان والے صغیرہ گناہ معاف، 29 میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے وضوء میں تین تین بار چہرہ، بازو، پاؤں دھوئے پھر فرمایا فرمان رسول ہے کہ جس نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا پھر دو رکعتیں خشوع سے پڑھیں تو اس کے سابقہ صغیرہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام صحابی	الفاظ حدیث	حوالہ کتب حدیث
1	حضرت علیؓ	إِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهُ مِنْ رِجْلَيْهِ	مصنف عبدالرزاق ص۵۱ ج۱
2	حضرت ابوہریرۃؓ	فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ	صحیح مسلم ص۱۲۵ ج۱
3	حضرت عبداللہ الصنابحیؓ	إِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ	سنن ابن ماجہ ص۲۴ ج۱، سنن نسائی ص۱۳ ج۱
4	حضرت عمرو بن عبسہؓ	ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ	مستدرک حاکم ص۲۲۳ ج۱، صحیح مسلم ص۲۷۶ ج۱، سنن ابن ماجہ ص۲۵ ج۱
5	حضرت ابوامامہؓ	ثُمَّ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ	المعجم الکبیر ص۲۵۱ ج۸
6	حضرت عباد العبدیؓ	غَسْلُ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اِغْتِسَالُكَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ	معرفۃ الصحابہ ص۲۸۹ ج۱۳، طحاوی ص۳۷ ج۱

7	حضرت کعب بن مرۃ یا مرۃ بن کعبؓ	إِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ	مسند احمد ص ۲۳۲ ج ۴
8	حضرت ابوبکرؓ	جَاءَ رَجُلٌ قَدْ تَوَضَّأَ وَبَقِيَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ مِثْلُ ظُفْرِ إِبْهَامِهِ فَأَبْصَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَتِمَّ وُضُوءَكَ قَالَ فَفَعَلَ	مسند ابی عوانہ ص ۲۱۳ ج ۱
9	حضرت عمرؓ	أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ	مسند ابی عوانہ ص ۲۱۲ ج ۱
10	حضرت انسؓ	أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ	تفسیر ابن کثیر ص ۵۶ ج ۳
11	حضرت ابوہریرہؓ	وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ	صحیح مسلم ص ۱۲۵ ج ۱، صحیح بخاری ص ۸۲ ج ۱
12	حضرت عائشہؓ	ایضاً	صحیح مسلم ص ۱۲۵ ج ۱
13	حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ	ایضاً	صحیح بخاری ص ۲۸ ج ۱
14	حضرت خالد بن الولیدؓ	ایضاً	سنن ابن ماجہ ص ۳۵ ج ۱ ، صحیح ابن خزیمہ ص ۳۳۲ ج ۱
15	حضرت یزید بن ابی سفیانؓ	ایضاً	(ایضاً)
16	حضرت عمرو بن عاصؓ	ایضاً	(ایضاً)
17	حضرت شرحبیل بن حسنہؓ	ایضاً	(ایضاً)

نمبر	راوی	متن	حوالہ
18	حضرت ابو امامہؓ	ایضاً	سنن کبریٰ بیہقی ص ۸۲ ج ۱، المعجم الکبیر ص ۲۸۹ ج ۸
19	حضرت اخی ابی امامہؓ	ایضاً	(ایضاً)
20	حضرت معیقیبؓ	ایضاً	مسند احمد ص ۴۲۶ ج ۳
21	حضرت ابو ذرؓ	ایضاً	مصنف عبدالرزاق ص ۲۲ ج ۱
22	حضرت جابرؓ	وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ	سنن ابن ماجہ ص ۳۵ ج ۱
23	حضرت ابن عباسؓ	وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَوَيْلٌ لِّبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ	مسند ربیع ص ۵۴ ج ۱
24	حضرت عبداللہ بن الحارثؓ	وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ	صحیح ابن خزیمہ ص ۸۴ ج ۱
25	حضرت جابرؓ	اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْنَا لِلصَّلٰوةِ اَنْ نَّغْسِلَ اَرْجُلَنَا	سنن دارقطنی ص ۱۰۷ ج ۱
26	حضرت ابن عباسؓ	دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَطَهَّرُ ...... وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰكَذَا التَّطَهُّرُ قَالَ هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ	معجم اوسط ص ۳۷۷ ج ۴
27	حضرت عقبہ بن عامرؓ	رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ	غایۃ المقصد ص ۲۱۷ ج ۱ مسند احمد ص ۱۵۹ ج ۴ صحیح ابن حبان ص ۳۲۹ ج ۳ و ص ۲۹۵ ج ۲ معجم کبیر ص ۳۰۵ ج ۱۷

28	حضرت ابن عمرؓ	مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ـ ثُمَّ قَالَ ـ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ	سنن دار قطنی ص۹۲ ج۱
29	حضرت عثمانؓ	دَعَا عُثْمَانُ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ...... ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ	صحیح بخاری ص۲۸ ج۱

(۳) فعلی احادیث:

1 تا 18 میں صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ بیان کیا ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ وضوء میں پاؤں دھوتے تھے، 19، 20، 21 میں ہے کہ ایک آدمی نے آ کر آپ ﷺ سے وضوء کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اس کو وضوء کر کے دکھایا اور اس میں پاؤں دھوئے، 22 میں ہے کہ حضرت ابو جبیر رضی اللہ عنہ نے وضوء میں چہرے سے ابتداء کی تو آپ ﷺ نے فرمایا چہرے سے ابتداء نہ کر پھر خود وضوء کر کے دکھایا اور پاؤں دھوئے

نمبر شمار	نام صحابی	الفاظ حدیث	حوالہ کتب حدیث
1	حضرت عثمانؓ	رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ...... وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ غَسْلًا	مسند احمد ص٦٦ ج۱

2	حضرت علیؓ	اَنَّهُ تَوَضَّأَ ...... وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ	سنن کبری بیہقی ص ۷۳ ج ۱ سنن ابوداود ص ۱۶ ج ۱
3	حضرت عبداللہ بن زیدؓ	اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ...... فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ	صحیح بخاری ص ۳۲ ج ۱
4	حضرت عاصم مازنیؓ	رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ ...... غَسَلَ رِجْلَيْهِ	سنن دارمی ص ۱۹۳ ج ۱
5	حضرت معاویہؓ	يُرِيْهِمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ	مسند احمد ص ۹۴ ج ۴
6	حضرت ابوبکرہؓ	رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ...... ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا	مسند بزار ص ۲۱ ج ۹
7	حضرت ربیع بنت معوذؓ	فَاَتَانَا (ﷺ) ...... فَتَوَضَّأَ ...... وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا	مسند احمد ص ۳۵۸ ج ۶
8	حضرت ابوہریرہؓ	رَأَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ ...... ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ...... ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ...... ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ	الاحکام الشرعیۃ الکبری ص ۳۸۸ ج ۱ صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۱
9	حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ	اِنَّهُ سُئِلَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتٰى بِقَعْبٍ ...... وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا	اتحاف الخیرۃ المہرۃ ص ۳۳۳ ج ۱

10	حضرت ابن عباسؓ	اَلَا اُرِیْکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ...... وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ...... ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ	سنن کبریٰ بیہقی ص ۲۷ ج ۱
11	حضرت ابو رافعؓ	رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ثَلَاثًا	(معجم اوسط ص ۲۷۸ ج ۱)
12	حضرت عبداللہ بن انیسؓ	اَلَا اُرِیْکُمْ کَیْفَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ...... وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ ھٰکَذَا رَاَیْتُ حِبِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَتَوَضَّأُ	(معجم اوسط ص ۲۵۷ ج ۴)
13	حضرت مقدام بن معدیکربؓ	اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ...... وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا	(معجم کبیر ص ۲۷۶ ج ۲۰)
14	حضرت معاذ بن جبلؓ	کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَوَضَّأُ ...... وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ غَسْلًا	ناسخ الحدیث ومنسوخہ ص ۱۲۳ ج ۱
15	حضرت انسؓ	دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِوَضُوْئِہٖ ...... فَغَسَلَ ...... رِجْلَیْہِ مَرَّۃً مَرَّۃً	(الترغیب فی فضائل الاعمال ص ۲۷ ج ۱)
16	حضرت قیسؓ	اِنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَبَالَ ﷺ ...... وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ	(مسند احمد ص ۳۶۸ ج ۵)
17	حضرت براء بن عازبؓ	اِجْتَمِعُوْا فَلَاُرِیَنَّکُمْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَوَضَّأُ ...... وَدَعَا بِوَضُوْءٍ ...... وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ...... ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَوَضَّأُ	(کنز العمال ص ۴۲۹ ج ۹)

18	حضرت ابو مالک الاشعریؓ	اِنَّهٗ جَمَعَ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُصَلِّیْ صَلَاةَ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ ...... فَدَعَا بِجَفْنَةٍ مِّنْ مَّاءٍ ...... وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ	(مسند احمد ص ۳۴۱ ج ۵)
19	حضرت ابو ہریرۃؓ	جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ ...... فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ ...... غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ...... فَقَالَ هٰذَا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ	اتحاف الخیرۃ المہرۃ ص ۳۲۱ ج ۱، مسند بزار ص ۳۴۴ ج ۱
20	حضرت عبد اللہ بن عمروؓ	جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَاءٍ ...... ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ	سنن ابی داود ص ۱۶۸ ج ۱ سنن کبری بیہقی ص ۷۹ ج ۱ طحاوی ص ۳۶ ج ۱
21	حضرت ابن عباسؓ	اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِوَضُوْءٍ ...... ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ	معجم کبیر ص ۷۵ ج ۱۱
22	حضرت ابو جبیرؓ	اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ لَهٗ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ تَوَضَّأْ يَا اَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَاَ اَبُوْ جُبَيْرٍ بِفِيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبْدَاْ بِفِيْكَ ...... ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ ...... وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ	سنن کبری بیہقی ص ۳۶ ج ۱، شرح معانی الآثار ص ۳۶ ج ۱، صحیح ابن حبان ص ۳۶۹ ج ۳

فائدہ: معلوم ہوا کہ وضوء میں غسل رجلین کا حکم قرآن کی نص قطعی اور احادیث متواترہ قطعیہ سے ثابت ہے۔ اس لیے یہ فرض قطعی ہے۔

باب دوم: ﴿موزوں پر مسح کرنا﴾

اگر چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہوں تو حدیث وفقہ میں مذکور طریقہ وشرائط کے مطابق مسح کرنا جائز ہے۔ اور موزوں پر مسح کا جواز احادیث متواترہ قطعیہ سے ثابت ہے۔ یہ احادیث بہتر (۷۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں طوالت سے بچنے کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء اور کتب حدیث کے حوالہ جات کے نقل کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

مسح علی الخفین کی احادیث مرفوعہ متواتر ہیں

محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۳۴۵ھ نے نظم المتناثر ص۶۰، ۶۱ ج۱ میں احادیث مسح علی الخفین کے رواۃ ۶۶ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسماء ذکر کیے ہیں۔

حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے نصب الرایہ ج۱ ص۱۶۲ تا ۱۷۱ باب المسح علی الخفین میں ۴۶ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیے ہیں۔

حافظ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے نخب الافکار ص۵۱۰ تا ۵۱۴ ج۱ میں احادیث مسح علی الخفین کے ۶۶ رواۃ کے نام ذکر کیے ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الدرایہ ص۷۰ تا ۷۶ ج۱ میں ۴۶ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیے ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری ص۳۰۶ ج۱ باب المسح علی الخفین میں لکھتے ہیں "قَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهٗ فَجَاوَزُوْا الثَّمَانِیْنَ وَمِنْهُمُ الْعَشَرَةُ"

حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے صراحت کی ہے کہ مسح علی الخفین متواتر ہے اور بعض محدثین نے موزوں پر مسح کی حدیثوں کے رواۃ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام جمع کیے تو وہ ۸۰ سے متجاوز ہو گئے جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ التلخیص الحبیر ج ۱ ص ۲۱۵ میں لکھتے ہیں

''لَهُ طُرُقٌ كَثِيْرَةٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ذَكَرَ الْبَزَّارُ اَنَّهُ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ نَحْوِ سِتِّيْنَ طَرِيْقًا وَّذَكَرَ ابْنُ مَنْدَهْ مِنْهَا خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ وَالْاَحَادِيْثُ فِيْ بَابِ الْمَسْحِ كَثِيْرَةٌ وَّهُوَ كَمَا قَالَ فَقَدْ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْهِ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا عَنِ الصَّحَابَةِ مَرْفُوْعَةً وَّمَوْقُوْفَةً وَّقَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْهِ عَنْ اَحَدٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِذْكَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ نَحْوُ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ...... ذَكَرَ اَبُو الْقَاسِمِ ابْنُ مَنْدَهْ اَسْمَاءَ مَنْ رَوَاهُ فِيْ تَذْكِرَتِهٖ فَبَلَغَ ثَمَانِيْنَ صَحَابِيًّا''

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی مسح علی الخفین کی حدیث کی اسناد بہت ہیں محدث بزار نے کہا ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ۶۰ سندوں کے ساتھ نقل کی گئی ہے ابن مندہ نے ان میں سے ۴۵ کا ذکر کیا ہے اور موزوں پر مسح کے بارے میں احادیث بہت ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم سے مرفوع وموقوف ۴۰ حدیثیں ہیں، ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۵ کا ذکر کیا ہے اور حافظ ابن عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے الاستذکار میں کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مسح علی الخفین نقل کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم ۴۰ ہیں اور ابوالقاسم ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۸۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیے ہیں۔

محدث ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات شرح مشکوۃ ص ۲۱۲ ج ۲ باب المسح علی الخفین میں لکھا ہے

''وَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِاَنَّ اَحَادِيْثَهُ مُتَوَاتِرُ الْمَعْنٰى وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهُ فَبَلَغُوْا مِائَتَيْنِ'' محدثین میں سے حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے صراحت کی ہے کہ موزوں پر مسح کی احادیث مضمون ومعنی کے اعتبار سے متواتر ہیں اور بعض حضرات نے مسح علی الخفین کے رواۃ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا تو وہ دو سو تک پہنچ گئے۔

حافظ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَفِيْهِ الْحُكْمُ الْجَلِيْلُ الَّذِيْ يُفَرِّقُ بَيْنَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَاَهْلِ الْبِدَعِ وَهُوَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَايُنْكِرُهُ اِلَّا مَخْذُوْلٌ اَوْ مُبْتَدِعٌ خَارِجٌ عَنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْاَثَرِ لَاخِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَسَائِرِ الْبُلْدَانِ اِلَّا قَوْمًا اِبْتَدَعُوْا فَاَنْكَرُوْا الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ"

اس حدیث میں ایک ایسا عظیم حکم ہے جس کے ذریعے اہل سنت اور اہل بدعت کے درمیان فرق کیا جاتا ہے وہ مسح علی الخفین ہے اس کا صرف اور صرف وہی منکر ہے جو مدد الٰہی سے محروم ہے یا وہ بدعتی ہے جو مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے اس کے متعلق حجاز، عراق، شام اور تمام دنیا کے مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں مگر ایک بدعتی قوم نے مسح علی الخفین کا انکار کیا ہے (فتح المالک تبویب التمہید علی الموطا امام مالک ص ۳۸۵ ج ۱)

نیز لکھتے ہیں "وَعَمِلَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَبُوْبَكْرٍؓ وَعُمَرُؓ وَعُثْمَانُؓ وَعَلِيٌّؓ وَسَائِرُ اَهْلِ بَدْرٍ وَّالْحُدَيْبِيَّةِ وَغَيْرُهُمْ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِؓ وَالتَّابِعِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَفُقَهَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمْصَارِ وَجَمَاعَةِ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْاَثَرِ كُلُّهُمْ يُجِيْزُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ"

مسح علی الخفین پر ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، اور تمام بدری اور حدیبیہ والے صحابہؓ اور ان کے علاوہ سب مہاجرین وانصار اور تمام صحابہؓ وتابعین نے اور ہر جگہ کے فقہاء نے عمل کیا ہے اور اہل فقہ اور محدثین حضرات کی سب جماعتوں نے مسح علی الخفین کو جائز قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں" مَا قُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتّٰى جَاءَنِيْ فِيْهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ "میں نے موزوں پر مسح کے جواز کا قول تب کیا جب مسح علی الخفین میرے سامنے دن کی روشنی کی طرح واضح ہو گیا (مرقات ص ۲۱۳ ج ۲)

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اَخَافُ الْکُفْرَ عَلٰی مَنْ لَّایَرَی الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِاَنَّ الْاٰثَارَ الَّتِیْ جَاءَتْ فِیْهِ فِیْ حَیِّزِ التَّوَاتُرِ"

جو شخص موزوں پر مسح کو جائز نہیں سمجھتا مجھے اس پر کفر کا اندیشہ ہے کیونکہ موزوں پر مسح کے بارے میں احادیث متواتر ہیں (مرقات ص۲۱۲ ج۲)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "مَنْ اَنْکَرَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ یُخَافُ عَلَیْهِ الْکُفْرُ" (تیسیر التحریر ص۵۴ ج۳)

جو آدمی موزوں پر مسح کے جواز کا انکار کرتا ہے اس پر کفر کا خوف ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اہل السنت والجماعت کی علامات دریافت کی گئیں تو انھوں نے فرمایا:

اَنْ تُحِبَّ الشَّیْخَیْنِ وَلَا تَطْعَنَ الْخَتَنَیْنِ وَتَمْسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ

شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ) سے محبت کرنا اور دو داماد (عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ) پر طعن نہ کرنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ (مرقات ص۲۱۲ ج۲)

غیر مقلد محدث عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں:

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصَرِیُّ حَدَّثَنِیْ سَبْعُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ (عون المعبود ص۵۷ ج۱)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے ستر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرتے تھے۔

مسح علی الخفین کے ۲۷ رواۃ صحابہؓ کے نام

نمبر شمار	نام صحابی	حوالہ کتب حدیث
1	حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	صحیح البخاری ص۳۰ ج۱

2	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	صحیح البخاری ص ۳۳ ج ۱
3	حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ	صحیح البخاری ص ۳۳ ج ۱
4	حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	صحیح البخاری ص ۵۶ ج ۱
5	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ	صحیح مسلم ص ۱۳۳ ج ۱
6	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	صحیح مسلم ص ۱۳۴ ج ۱
7	حضرت علی رضی اللہ عنہ	صحیح مسلم ص ۱۳۵ ج ۱
8	حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ	صحیح مسلم ص ۱۳۵ ج ۱
9	حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	سنن ابی داود ص ۲۱ ج ۱
10	حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ	سنن ابی داود ص ۲۱ ج ۱
11	حضرت عمر رضی اللہ عنہ	سنن ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
12	حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ	سنن ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
13	حضرت انس رضی اللہ عنہ	سنن ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
14	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	سنن ابن ماجہ ص ۴۱ ج ۱
15	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	سنن ابن ماجہ ص ۴۱ ج ۱
16	حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ	سنن ابن ماجہ ص ۴۱ ج ۱
17	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ	سنن ابن ماجہ ص ۴۱ ج ۱
18	حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ	سنن ترمذی ص ۲۷ ج ۱
19	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	صحیح ابن حبان ص ۱۵۳ ج ۴
20	حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ	مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۷۵ ج ۱
21	حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ	مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۷۶ ج ۱

22	حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ	معجم ابن عساکر ص ۲۳۳ ج ۱
23	حضرت بدیل رضی اللہ عنہ	معرفۃ الصحابہ ص ۶۹ ج ۴
24	حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ	معرفۃ الصحابہ ص ۳۸۴ ج ۷
25	حضرت زید بن خریم رضی اللہ عنہ	الاصابہ ص ۶۰۴ ج ۲
26	حضرت ابو مریم مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	معرفۃ الصحابہ ص ۱۹۴ ج ۱۷
27	حضرت ابو عوسجہ مسلم رضی اللہ عنہ	معرفۃ الصحابہ ص ۳۱۰ ج ۱۷
28	حضرت یسار رضی اللہ عنہ	الاصابہ ۶۷۹ ج ۶
29	حضرت ام سعد رضی اللہ عنہ	معرفۃ الصحابہ ص ۲۰۹ ج ۲۳
30	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ	مسند بزار ص ۲۶۷ ج ۱
31	حضرت ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ	مسند بزار ص ۶۹ ج ۲
32	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	مسند بزار ص ۱۲۱ ج ۲
33	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ	مسند بزار ص ۱۶۴ ج ۲
34	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	معجم کبیر ص ۱۷۱ ج ۱
35	حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ	معجم کبیر ص ۱۸۷ ج ۱
36	حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	معجم کبیر ص ۲۵ ج ۲
37	حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ	معجم کبیر ص ۳۱۸ ج ۷
38	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ	معجم کبیر ص ۱۲۲ ج ۸
39	حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ	معجم کبیر ص ۲۱۸ ج ۲۰
40	حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ	معجم اوسط ص ۳۰۸ ج ۱
41	حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ	معجم صغیر ۲۰۴ ج ۲

نمبر	نام	حوالہ
42	حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ	مجمع الزوائد ص۵۸۱ ج ۱
43	حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ	مسند حارث ص۱۲۲۵ ج ۱
44	حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ	مجمع الزوائد ص۵۸۲ ج ۱
45	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ	مجمع الزوائد ص۵۸۲ ج ۱
46	حضرت ضبیب بن غالب رضی اللہ عنہ	الاصابہ ص۳۱۳ ج ۳
47	حضرت صفوان بن عبید رضی اللہ عنہ	الاصابہ ص۳۳۵ ج ۳
48	حضرت عتمہ بن عدی رضی اللہ عنہ	الاصابہ ص۳۳۸ ج ۵
49	حضرت مہران رضی اللہ عنہ	الاصابہ ص۲۳۲ ج ۶
50	حضرت یعلی بن مرّہ رضی اللہ عنہ	معجم کبیر ص۲۶۲ ج ۲۲
51	حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ	مجمع الزائد ص۵۸۵ ج ۱
52	حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ	مجمع الزائد ص۵۸۱ ج ۱
53	حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ	تاریخ واسط ص۵۰ ج ۱
54	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ	سنن دار قطنی ص۱۹۳ ج ۱
55	حضرت مالک بن سعد رضی اللہ عنہ	معرفۃ الصحابہ ص۲۶۸ ج ۱۷
56	حضرت مالک بن قشحطم ابو فی الشعرا رضی اللہ عنہ	تاریخ بغداد ص۳۲۶ ج ۱۱
57	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	تاریخ دمشق ص۲۴۱ ج ۵۱
58	حضرت ابوزید الانصاری رضی اللہ عنہ	الاصابہ ص۱۶۱ ج ۷
59	حضرت عبدالرحمٰن بن بلال رضی اللہ عنہ	نصب الرایہ ص۱۷۲ ج ۱
60	حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ	الضعفاء للعقیلی ص۲۰۸ ج ۴
61	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ	معجم اوسط ص۱۱ ج ۵

62	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ	معجم اوسط ص۲۱۴ ج ۶
63	حضرت اوس رضی اللہ عنہ	نصب الرایہ ص ۱۷۱ ج ۱
64	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ	نصب الرایہ ص۱۶۸ ج ۱
65	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱
66	حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱
67	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱ نخب الافکار ص۱۱۵ ج ۱
68	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱ نخب الافکار ص۱۱۵ ج ۱
69	حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱ نخب الافکار ص۱۱۵ ج ۱
70	حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱ نخب الافکار ص۱۱۵ ج ۱
71	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱ نخب الافکار ص۱۱۵ ج ۱
72	حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ	نظم المتناثر ص۶۱ ج ۱ نخب الافکار ص۱۱۵ ج ۱

فائدہ1: (مسح علی الخفین کے منکر کا حکم)

بعض محدثین کے نزدیک موزوں پر مسح کی احادیث سنداً مشہور اور متواتر کے قریب ہیں ان حضرات کے نزدیک مسح علی الخفین کے منکر کا حکم یہ ہے کہ وہ گمراہ ہے، اہل سنت سے

خارج ہے اور اہل بدعت میں سے ہے اور اس پر کفر کا اندیشہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ سنداً ومعنی دونوں طرح متواتر ہیں اس کے مطابق مسح علی الخفین کے منکرین کافر ہیں۔

چنانچہ التقریر والتحبیر ج۴ص۸۹ (لابن امیر الحاج) تیسیر التحریر ج۳ص۵۴ (مؤلفہ محمد امین المعروف امیر بادشاہ) میں ہے قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ اِنَّهٗ مُتَوَاتِرٌ وَفِی شَرْحِ الطَّحَاوِیِّ قَالَ الْكَرْخِیُّ اَثْبَتْنَا الْكُفْرَ عَلٰی مَنْ لَّا یَرَی الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ مسح علی الخفین کی حدیث متواتر ہے اور شرح طحاوی میں ہے کہ امام کرخی نے فرمایا کہ ہم ایسے آدمی پر کفر ثابت کرتے ہیں جو مسح علی الخفین کو جائز نہیں سمجھتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ احادیث متواترہ قطعیہ سے ثابت ہوا کہ موزوں پر مسح کرنے کا جواز قطعی ہے

فائدہ2 (نسخ کا قاعدہ)

شریعت میں پہلے ایک حکم چل رہا تھا پھر قرآن یا سنت کے ذریعے اس پہلے حکم کو ختم کر کے اس کی جگہ کوئی اور حکم دیدیا جائے تو اس حکم کی تبدیلی کو نسخ کہا جاتا ہے، جیسے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم تھا بعد میں " فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ" نازل کر کے بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دے کر پہلے حکم کو ختم کر دیا اور اس پر عمل متروک ہو گیا وہ حکم جس کو ختم کر دیا جائے اس کو منسوخ اور اس کی جگہ جو نیا حکم جاری کیا جائے اس کو ناسخ کہا جاتا ہے اور یہ نسخ قرآن یا حدیث کے ذریعہ ہوتا ہے نسخ کیلئے شرط یہ ہے کہ ناسخ دلیل، قوۃ میں منسوخ سے قوی تر ہو یا قوۃ میں اس کے مساوی ہو اس سے کمزور نہ ہو۔ مثلاً جو حکم قطعی دلیل کے ساتھ ثابت ہے وہ قطعی دلیل کے ساتھ منسوخ ہوگا وہ ظنی دلیل سے منسوخ نہیں ہوسکتا جیسے اگر سخت لوہا کاٹنا ہو تو اس کو ایسے آلے کے

ساتھ کاٹا جائے گا جو اس سے زیادہ مضبوط اور زیادہ سخت ہو یا کم از کم اس جیسا ہو اس سے کمزور اور نرم لوہے یا لکڑی کے ساتھ لوہے کو نہیں کاٹا جا سکتا پس اسی طرح قطعی دلیل سے ثابت شدہ قطعی حکم جو پہلے چل رہا ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے وہ ایسی دلیل کے ساتھ منسوخ ہوگا جو قطعیت میں اس سے اقوی ہو یا کم از کم اس کے مساوی ہو چنانچہ:

(1) عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْاَضْعَفُ لَایَصْلَحُ نَاسِخًا لِلْاَقْوٰی (نامی شرح حسامی ۱۸۲)

ضعیف دلیل قوی دلیل کو منسوخ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

(2) غیر مقلد علامہ شوکانی نے نسخ کیلئے سات شرطیں لکھی ہیں پانچویں شرط یہ لکھتے ہیں

اَلْخَامِسُ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسِخُ مِثْلَ الْمَنْسُوْخِ فِی الْقُوَّۃِ اَوْ اَقْوٰی مِنْہُ لَااِذَا کَانَ دُوْنَہٗ فِی الْقُوَّۃِ لِاَنَّ الضَّعِیْفَ لَایُزِیْلُ الْقَوِیَّ وَھٰذَا مِمَّا قَضٰی بِہِ الْعَقْلُ بَلْ دَلَّ الْاِجْمَاعُ عَلَیْہِ فَاِنَّ الصَّحَابَۃَ لَمْ یَنْسَخُوْا نَصَّ الْقُرْاٰنَ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ (ارشادالفحول ص ۳۱۵)

پانچویں شرط یہ ہے کہ ناسخ قوۃ میں منسوخ کے برابر ہو یا اس سے زیادہ قوی ہو، وہ ناسخ نہیں ہوسکتا جو منسوخ سے کمزور ہو کیونکہ کمزور قوی کو زائل نہیں کرسکتا یہ ایسا اصول ہے جس کو عقل بھی تسلیم کرتی ہے اس پر اجماع ہے اور صحابہ بھی قرآن کی نص کو خبر واحد کے ساتھ منسوخ قرار نہیں دیتے تھے۔

(3) غیر مقلد علامہ شوکانی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

اَلثَّابِتُ قَطْعًا لَایَنْسَخُہٗ مَظْنُوْنٌ (ارشادالفحول ص ۳۲۳)

جو حکم قطعی دلیل سے ثابت ہو اس کو ظنی دلیل منسوخ نہیں کرسکتی۔

(4) غیر مقلد نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

وَالْخَامِسُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسِخُ مِثْلَ الْمَنْسُوْخِ فِي الْقُوَّةِ اَوْ اَقْوٰى مِنْهُ

(حصول المامول ص۱۲۴)

پانچویں شرط یہ ہے کہ ناسخ منسوخ کے برابر ہو قوۃ میں یا اس سے قوی تر ہو۔

(5) عبدالحق حقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِنَّ نَسْخَ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ جَائِزٌ (نامی شرح حسامی ص۱۸۴)

کتاب اللہ کے حکم کا نسخ سنت متواترۃ کے ساتھ جائز ہے۔

وجہ یہ ہے کہ کتاب اللہ کا حکم بھی قطعی اور سنت متواترۃ بھی قطعی ہے اس لیے یہ کتاب اللہ کے حکم کیلئے ناسخ بن سکتی ہے۔

(6) ابوزید دبوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَاَمَّا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا يَجُوْزُ اِلَّا بِسُنَّةٍ مُّتَوَاتِرَةٍ وَّمَشْهُوْرَةٍ بِمَنْزِلَتِهَا (تقویم الادلہ ص۳۴۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کتاب اللہ کے کسی حکم کے منسوخ ہونے پر صرف اور صرف سنت متواترہ یا سنت مشہورہ جو سنت متواترہ کے درجہ میں ہو دلیل بن سکتی ہے۔

معلوم ہوا اس سے کم درجہ کی دلیل یعنی خبر واحد اگر چہ صحیح ہو وہ بھی کتاب اللہ کے حکم کے نسخ پر دلیل نہیں بن سکتی مزید حوالہ جات کیلئے ملاحظہ کیجئے!

(اصول السرخسی ص ۶۸ ج ۲، اصول الفقہ الاسلامی ص ۹۷۱ ج ۲ مؤلفہ الدکتور وہبۃ زحیلی)

قرآن کریم میں وضوء کے اندر پاؤں دھونے کا جو حکم دیا گیا ہے اس میں موزے پہننے اور نہ پہننے کی دو حالتوں کا فرق نہیں کیا گیا اس لئے ظاہر قرآن کا تقاضا یہ ہے کہ تخفف اور عدم تخفف یعنی موزے پہننے اور نہ پہننے کی دونوں حالتوں میں پاؤں دھونا فرض ہو لیکن موزوں پر مسح کرنے کا جواز چونکہ احادیث متواترہ قطعیہ سے ثابت ہے اس لئے موزہ پہننے

کی حالت میں پاؤں کے دھونے کی فرضیت متروک اور منسوخ ہوگئی اور اختیار دیدیا گیا کہ موزے پہنے کی حالت میں وضوء کرنے والے کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو موزوں پر شرعی طریقہ کے مطابق مسح کرلے اور اگر چاہے تو موزے اتار کر پاؤں دھولے۔

تائیدات:

(1) امام فخر الدین الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِفِعْلٍ أَوْقَالَ هُوَ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ ثُمَّ خَيَّرَنَا بَيْنَ فِعْلِهٖ وَبَيْنَ فِعْلٍ آخَرَ فَهٰذَا التَّخْيِيْرُ يَكُوْنُ نَسْخاً لِحَظْرِ تَرْكِ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْنَا .... مِثَالُ ذٰلِكَ أَنْ يُّوْجِبَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَنَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔ (محصول ص۵۴۹ ج۳)

جب اللہ تعالیٰ ہمیں ایک فعل کا حکم دیں یا فرماویں کہ وہ تم پر واجب ہے پھر ہمیں اس فعل اور دوسرے فعل کے درمیان اختیار دے دیں تو یہ دو فعلوں کے درمیان تخییر اس فعل واجب کے ترک کی ممانعت کا نسخ ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہم پر پاؤں کا دھونا فرض کیا پھر ہمیں پاؤں دھونے اور موزوں پر مسح کرنے کا اختیار دیدیا۔

(2) امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (3) اور ابن امیر الحاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ أَنَّ السُّنَّةَ الَّتِيْ يَجُوْزُ نَسْخُ الْقُرْآنِ بِهَا هِيَ مَا وَرَدَ مِنْ طَرِيْقِ التَّوَاتُرِ وَيُوْجِبُ الْعِلْمَ نَحْوَ خَبَرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

(الفصول فی الاصول ص۳۴۳ ج۱، التقریر والتحبیر ص۴۹۹ ج۲)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو سنت متواتر ہو اور علم یقینی کا فائدہ دے اس کے ساتھ قرآن کے حکم کا نسخ جائز ہے جیسے موزوں پر مسح کی حدیث (جو متواتر ہے اور علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے)

(4) علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَعِنْدَنَا يَجُوْزُ نَسْخُ الْكِتَابِ بِالسُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ اَوِ الْمَشْهُوْرَةِ عَلٰى مَاذَكَرَهُ الْكَرْخِيُّ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّهُ يَجُوْزُ نَسْخُ الْكِتَابِ بِمِثْلِ خَبْرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ مَشْهُوْرٌ (اصول السرخسی فصل فی بیان الناسخ ص ٦٧)۔

ہمارے نزدیک کتاب اللہ کا نسخ سنت متواترہ یا مشہورہ کے ساتھ جائز ہے امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ مسح علی الخفین جیسی حدیث کے ساتھ کتاب اللہ کا نسخ جائز ہے حالانکہ یہ حدیث مشہور ہے۔

(5) امام فخر الاسلام بزدوی رحمۃ اللہ علیہ پہلے مشہور کی تعریف لکھتے ہیں، جو قرن صحابہ رضی اللہ عنہم میں متواتر نہ ہو لیکن تابعین رحمہم اللہ اور تبع تابعین رحمہم اللہ کے دور میں متواتر بن جائے۔ اس پر متواتر کی طرح عمل کرنا واجب ہوتا ہے اس کے بعد لکھتے ہیں:

اَلْمَشْهُوْرُ بِشَهَادَةِ السَّلَفِ صَارَ حُجَّةً لِلْعَمَلِ بِهٖ كَالْمُتَوَاتِرِ فَصَحَّتِ الزِّيَادَةُ بِهٖ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ نَسْخٌ عِنْدَنَا وَذٰلِكَ مِثْلُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ :(اصول البزدوی ص ۱۵۲)

حدیث مشہور سلف (تابعین، تبع تابعین) کی شہادت کی وجہ سے حدیث متواتر کی طرح عمل کیلئے حجت بن جاتی ہے حتی کہ اس کے ساتھ کتاب اللہ پر زیادتی صحیح ہوتی ہے اور یہ زیادتی ہمارے نزدیک نسخ ہے جیسا کہ مسح علی الخفین کی حدیث (کہ اس کے ساتھ حالت تخفف میں مسح کی زیادتی ہوئی جو حالت تخفف میں غسل رجلین کی فرضیت کا نسخ ہے)

(6) قاضی محمد ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ حَدِيْثَ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ بِالْمَعْنٰى يَجُوْزُ بِهٖ نَسْخُ الْكِتَابِ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهٗ فَجَاوَزَ الثَّمَانِيْنَ مِنْهُمُ الْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ ۔(تفسیر مظہری ص ۵۰ ج ۳)

بے شک موزوں پر مسح کے جواز کی حدیث معنی متواتر ہے اس کے ساتھ کتاب اللہ کے حکم کا نسخ جائز ہے حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے صراحت کی ہے کہ مسح علی الخفین متواتر ہے اور بعض نے اس کے رواۃ جمع کیے تو ۸۰ سے متجاوز ہو گئے اور ان میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

(7) غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

اِنَّهٗ قَدْ وَرَدَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰی صِحَّتِهَا اَئِمَّۃُ الْحَدِیْثِ فَلِاَجْلِ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ تَرَکُوْا ظَاهِرَ الْقُرْاٰنِ وَعَمِلُوْا بِهَا (تحفۃ الاحوذی ص ۲۸۵ ج ۱)

پختہ بات ہے کہ موزوں پر مسح کے بارے میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور ان کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے پس ان احادیث صحیحہ کی وجہ سے انہوں نے ظاہر قرآن (ہر حالت میں غسل رجلین کا حکم) کو چھوڑ دیا اور ان حدیثوں پر عمل کیا (یعنی موزے پہننے کی حالت میں غسل رجلین ترک کر کے موزوں پر مسح کیا)

(۸) علامہ محمد مختار شنقیطی لکھتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَی الْمُسْلِمِ اَنْ یَّغْسِلَ رِجْلَیْهِ عَلَی الْاَصْلِ وَالنُّصُوْصُ فِیْ هٰذَا وَاضِحَۃٌ فَلَمَّا جَاءَتْنَا رُخْصَۃُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ بِاَحَادِیْثَ مُتَوَاتِرَۃٍ فَانْتَقَلْنَا مِنْ هٰذَا الْاَصْلِ اِلٰی بَدْلٍ۔ (دروس عمدۃ الفقہ للشنقیطی ص ۲۹۵ ج ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اصل فرض کیا تھا پاؤں کو دھونا اور اس بارے میں قرآن و حدیث کی نصوص واضح ہیں پھر جب ہمارے پاس احادیث متواترہ کے ساتھ موزوں پر مسح کرنے کی رخصت آ گئی تو ہم اس اصل حکم (پاؤں دھونا) سے منتقل ہو گئے بدل (یعنی موزوں پر مسح) کی طرف۔

(۹) حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْنَا غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ بِيَقِيْنٍ وَلَمَّا جَاءَتْ أَحَادِيْثُ الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرَةٌ صَحِيْحَةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَمِلْنَا بِهَا وَانْتَقَلْنَا إِلٰى هٰذِهِ الرُّخْصَةِ (بحوالہ شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص ۳۵۶ ج ۲۳:)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر قطعی اور یقینی طور پر پاؤں کا دھونا فرض کیا اور جب موزوں پر مسح کی احادیث صحیحہ متواترہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آ گئیں تو ہم نے ان پر عمل کیا اور اس رخصت کی طرف منتقل ہو گئے۔

☆☆☆ ☆☆☆

باب سوم:۔ ﴿احادیث مسح علی الجوربین کی تحقیق وتشریح﴾

مسح علی الجوربین کی حدیثوں پر بحث وتحقیق دو حصوں پر مشتمل ہے

(۱) احادیث اور فن حدیث کے اعتبار سے ائمہ حدیث کے نزدیک ان کا مرتبہ۔

(۲) تشریح احادیث اوران پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے لحاظ سے اہل علم حضرات کا فیصلہ۔

حصہ اول: ﴿احادیث اور ان کا مرتبہ﴾

کتب حدیث میں چار احادیث مرفوعہ پائی جاتی ہیں جن سے باریک جرابوں پر مسح کے جواز پر استدلال کیا جاتا ہے۔

①......حدیث مغیرۃ رضی اللہ عنہ:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ الْاَوْدِیِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَیْلِ بْنِ شُرَحْبِیْلٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ

(سنن ابی داود ص ۲۱ ج ۱)

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابوقیس، ہزیل بن شرحبیل، مغیرۃ بن شعبہؓ کی سند سے حدیث ہے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا اور جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔

مرتبہ حدیث: ائمہ حدیث کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے اوراس کے ضعیف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہؓ سے اس حدیث کو روایت کرنے والے سب راویان حدیث اس

حدیث کو یوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا لیکن اکیلا ابوقیس اس طرح نقل کرتا ہے کہ آپ ﷺ نے جوربین اور جوتیوں پر مسح کیا اور جو حدیث دوسرے تمام راویان کی احادیث کے خلاف ہو اس کو شاذ کہا جاتا ہے اور جس روایت پر باقی سب راوی متفق ہوں اس کو معروف کہا جاتا ہے اور شاذ روایت ضعیف ہوتی ہے معروف کے مقابلہ میں وہ متروک ہوتی ہے چنانچہ:

(1) امام سفیان الثوری رحمہ اللہ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ مَا قَبِلْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ سُفْيَانُ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

(سنن کبریٰ بیہقی ص۲۸۴ ج۱)

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہا اگر آپ میرے سامنے ابوقیس عن ہزیل کی سند سے حدیث بیان کریں گے تو میں وہ حدیث آپ سے قبول نہ کروں گا سفیان ثوری نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ :عَرَضْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ -يَعْنِيْ حَدِيْثَ الْمُغِيْرَةِ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ قَيْسٍ عَلَى الثَّوْرِيِّ فَقَالَ :لَمْ يَجِيءْ بِهٖ غَيْرُهُ، فَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ وَهْمًا. (التمییز لمسلم ص۳۹ ج۱، شرح ابن ماجہ لمغلطائی ص۶۶۱ ج۱)

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث یعنی حدیث مغیرہؓ بروایت ابوقیس سفیان ثوری کے سامنے پیش کی تو انھوں نے کہا ابوقیس کے علاوہ اس کو کسی نے روایت نہیں کیا سو امید ہے کہ یہ وہم ہوگا۔

(3،2) امام احمد رحمہ اللہ وامام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثْتُ اَبِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ اَبِیْ لَیْسَ یُرْوٰی هٰذَا اِلَّامِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ اَبِیْ ،اَبٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ اَنْ یُّحَدِّثَ بِهٖ یَقُوْلُ هُوَ مُنْكَرٌ (سنن کبری بیہقی ص۲۸۴ ج۱)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کے سامنے جوربین پر مسح والی حدیث بیان کی تو میرے باپ نے کہا یہ حدیث اکیلا ابوقیس بیان کرتا ہے اس لئے عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس حدیث کو بیان کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے

(4) امام علی بن مدینی رحمہ اللہ:

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیْ حَدِیْثُ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِی الْمَسْحِ رَوَاهُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَاَهْلُ الْبَصْرَةِ وَرَوَاهُ هُزَیْلُ بْنُ شُرَحْبِیْلٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَخَالَفَ النَّاسَ ـ (سنن کبری بیہقی ص۲۸۴ ج۱)

علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت مغیرہ کی حدیث جو مسح کے بارے میں ہے اس کو اہل مدینہ، اہل کوفہ، اہل بصرہ سب نے روایت کیا ہے اور ہزیل بن شرحبیل نے بھی اس کو روایت کیا ہے مگر اس نے یہ لفظ نقل کیے ہیں کہ آپ نے جوربین پر مسح کیا اس میں انھوں نے باقی سب لوگوں کی مخالفت کی ہے۔

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ مُّنْكَرٌ (شرح ابن ماجہ لمغلطائی ص۶۶۲ ج۱)

علی بن مدینی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث منکر ہے

(5) امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا زَكَرِيَّا يَعْنِي يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَرْوُوْنَهُ عَلَى الْخُفَّيْنِ غَيْرَ اَبِيْ قَيْسٍ

(سنن کبریٰ بیہقی ص۲۸۴ ج۱)

مفضل بن غسان کہتے ہیں میں نے ابوزکریا یعنی یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے مسح علی الجوربین والی حدیث مغیرہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ سب محدثین حضرات اس کو اس طرح نقل کرتے ہیں مسح علی الخفین مگر ابوقیس علی الجوربین نقل کرتا ہے

(6) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ رَاَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ ضَعَّفَ هٰذَا الْخَبَرَ وَقَالَ اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ وَهُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيْلٍ لَا يَحْتَمِلَانِ هٰذَا مَعَ مُخَالَفَتِهِمَا الْاَجِلَّةَ الَّذِيْنَ رَوَوْا هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(سنن بیہقی ص۲۸۶ ج۱)

ابومحمد کہتے ہیں میں نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا انھوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا وجہ ضعف یہ بیان کی کہ ابوقیس اور ہزیل بن شرحبیل اتنے قوی نہیں کہ جلیل القدر عظیم المرتبہ محدثین کی مخالفت کے باوجود ان کی روایت قبول کر لی جائے عظیم محدثین تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب التمییز میں عنوان قائم کیا ہے ذِكْرُ خَبَرٍ لَيْسَ بِمَحْفُوْظِ الْمَتْنِ ان حدیثوں کا بیان جن کے متن محفوظ نہیں امام مسلم نے پہلے ان رواۃ کا

ذکر کیا ہے جنھوں نے حضرت مغیرہؓ سے مسح علی الخفین کی حدیث ذکر کی ہے پھر فرمایا:

قَدْ بَيَّنَّا مِنْ ذِكْرِ اَسَانِيْدِ الْمُغِيْرَةِ فِي الْمَسْحِ بِخِلَافِ مَا رَوٰى اَبُوْقَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ مِمَّا قَدِ اقْتَصَصْنَاهُ وَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ الْجِلَّةِ وَكُلُّهُمْ قَدِ اتَّفَقَ عَلٰى خِلَافِ رِوَايَةِ اَبِيْ قَيْسٍ وَمَنْ خَالَفَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْفَهْمِ وَالْحِفْظِ فِيْ نَقْلِ هٰذَا الْخَبَرِ وَالْحَمْلُ فِيْهِ عَلٰى اَبِيْ قَيْسٍ اَشْبَهُ وَبِهٖ اَوْلٰى مِنْهُ بِهُزَيْلٍ لِاَنَّ اَبَا قَيْسٍ قَدِ اسْتَنْكَرَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ رِوَايَتِهٖ اَخْبَارًا غَيْرَ هٰذَا الْخَبَرِ

(شرح ابن ماجہ لمغلطائی ۶۶۱ ج ۱)

تحقیق ہم نے ان محدثین کا ذکر کیا ہے جنھوں نے حضرت مغیرہؓ کی مسح علی الخفین والی حدیث کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ جلیل القدر تابعین ہیں اور وہ سارے ابوقیس کی روایت کے خلاف پر متفق ہیں اور جو کوئی اس حدیث کے نقل کرنے میں ان میں سے بعض کی مخالفت کرتا ہے وہ اہل علم وفہم میں سے بھی نہیں اور وہ محدث بھی نہیں ہے اور ہزیل کے بجائے ابوقیس کو اس غلطی کا ذمہ دار ٹھہرانا زیادہ درست ہے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ اس حدیث کے علاوہ اس کی بیان کردہ دوسری حدیثوں کو بھی منکر قرار دیا گیا ہے۔

(7) امام ابوداود رحمہ اللہ

قَالَ اَبُوْدَاوُدَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الْمَعْرُوْفَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(سنن ابی داود ص ۲۱ ج ۱)

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ مسح جوربین کی اس حدیث کو بیان کے قابل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہؓ سے معروف روایت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ موزوں پر مسح کرتے تھے۔

(8) امام نسائی: رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ النَّسَائِيُّ مَانَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ اَبَاقَيْسٍ عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(سنن کبری نسائی ص۹۲ ج۱)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم کوئی ایسا راوی نہیں جانتے جس نے اس حدیث میں ابوقیس کی موافقت کی ہو حضرت مغیرہ سے صحیح روایت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے موزوں پر مسح کیا (لہذا یہ روایت شاذ ہے)

(9) امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ:

امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حدیثوں کا ذکر کیا ہے جن کی وجہ سے ابوقیس پر نکیر کی گئی ہے ان کے ضمن میں مسح علی الجوربین کی حدیث کا ذکر بھی کیا ہے فرماتے ہیں اَلرِّوَايَةُ فِي الْجَوْرَبَيْنِ فِيْهَا لِيْنٌ جوربین کی حدیث میں ضعف ہے (شرح ابن ماجہ لمغلطائی ۶۶۲ ج۱)

(10) امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ:

ولَم يَروِهِ غَيرُ أَبِي قَيسٍ ، وَهُوَ مِمَّا يُعَدُّ عَلَيهِ بِهِ لأَنَّ المَحفُوظَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. (اَلْعِلَلُ لِلدَّارَقُطْنِي ص۱۱۲ ج۷)

اس حدیث (مسح علی الجوربین) کو ابوقیس کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ حدیث مسح علی الجوربین والی ان احادیث میں سے ہے جن کی وجہ سے ابوقیس کا مواخذہ کیا گیا ہے کیونکہ حضرت مغیرہؓ کی محفوظ روایت مسح علی الخفین کی ہے

(11) امام بیہقی رحمہ اللہ:

اِنَّهٗ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ (سنن بیہقی ص۲۸۴ ج۱ بحوالہ تحفۃ الاحوذی ص۲۷۸ ج۱)

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بے شک یہ حدیث منکر ہے۔

(12) امام نووی رحمہ اللہ:

اِنَّهٗ (حَدِيْثُ مُغِيْرَةَ) ضَعِيْفٌ ضَعَّفَهُ الْحُفَّاظُ وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَنَقَلَ تَضْعِيْفَهٗ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ وَمُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهٰؤُلَاءِ هُمْ اَعْلَامُ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَاِنْ كَانَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَهٰؤُلَاءِ مُقَدَّمُوْنَ عَلَيْهِ بَلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰؤُلَاءِ لَوِ انْفَرَدَ قُدِّمَ عَلَى التِّرْمِذِيِّ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ

(المجموع شرح المہذب ص۵۰۰ ج۱)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ ضعیف ہے اس کو حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور مندرجہ ذیل ائمہ سے اس حدیث کا ضعف نقل کیا ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ، احمد بن حنبل رحمہ اللہ، علی بن المدینی رحمہ اللہ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ اور یہ حضرات ائمہ حدیث کے سرخیل ہیں اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے لیکن محدثین حضرات کی یہ جماعت امام ترمذی رحمہ اللہ پر مقدم ہے بلکہ یہ محدثین فن حدیث میں اتنا اونچا مقام رکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی بھی مسح علی الجوربین کی حدیث کو ضعیف کہتا تو اس ایک کا فیصلہ بھی امام ترمذی رحمہ اللہ پر مقدم ہوتا اس بات پر فن حدیث کے سب ماہر متفق ہیں جبکہ مسح علی الجوربین کی

حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ضعیف ہونے پر سفیان ثوری رحمہ اللہ وغیرہ محدثین جمع ہیں تو ان کا تضعیف والا فیصلہ امام ترمذی رحمہ اللہ کی تحسین پر بطریق اولیٰ مقدم ہوگا)

(13) علامہ مغلطائی رحمہ اللہ:

وَضَعَّفَهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ مَهْدِيٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَمُسْلِمٌ وَالْمَعْرُوْفُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

(شرح ابن ماجہ لمغلطائی ص ۶۶۲ ج ۱)

اسے ثوری رحمہ اللہ، ابن مہدی رحمہ اللہ، احمد بن حنبل رحمہ اللہ، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ، اور مسلم رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے معروف حدیث مسح علی الخفین ہے۔

(14) غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ:

(۱) وَضَعَّفَهُ كَثِيْرٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ (تحفۃ الاحوذی ص ۲۷۷ ج ۱)

بہت سے ائمہ حدیث نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

(۲) كَثِيْرٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفُوْهُ (تحفۃ الاحوذی ص ۲۷۸ ج ۱)

بہت سے ائمہ حدیث نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

(۳) اَكْثَرُ الْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَكَمُوْا عَلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ بِاَنَّهٗ ضَعِيْفٌ (تحفۃ الاحوذی ص ۲۷۹ ج ۱)

اکثر ائمہ حدیث کا فیصلہ ہے کہ یہ حدیث (یعنی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسح علی الجوربین) ضعیف ہے۔

(15) محمد بن عبداللہ:

وَاِنَّمَا التَّعْلِيْلُ لِاَنَّ عَامَّةَ الرُّوَاةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ سِوٰى هُزَيْلِ بْنِ

شُرَحْبِيلٍ قَدْ رَوَوْهُ بِلَفْظِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَا الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَخَالَفَ عَامَّتُهُمْ فَرَوَاهُ بِلَفْظِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَكَانَ الْحَدِيْثُ بِذٰلِكَ شَاذًّا فَالْحَدِيْثُ إِذَنْ مُعَلَّلٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ

(شرح زاد المستقنع للحمد ص ۱۵ ج ۴)

عرب کے مشہور محقق حمد بن عبد اللہ لکھتے ہیں حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے معلل (ضعیف) ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ہزیل کے علاوہ دوسرے اکثر راوی مسح علی الجوربین نقل نہیں کرتے بلکہ مسح علی الخفین نقل کرتے ہیں، سو ہزیل نے ان اکثر رواۃ کی مخالفت کرتے ہوئے مسح علی الجوربین کے لفظ نقل کئے ہیں اس وجہ سے یہ حدیث شاذ ہے اس لئے اکثر محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔

(16) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

فَفِي السُّنَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ إِذَا لَمْ يَثْبُتْ فَالْقِيَاسُ يَقْتَضِيْ ذٰلِكَ۔

(اقامۃ الدلیل علی ابطال التحلیل ص ۳۲۸ ج ۲، مجموعہ فتاوی ص ۲۱۴ ج ۲۱)

حدیث کی کتب سنن میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جوربین اور جوتیوں پر مسح کیا اور جب یہ حدیث ثابت نہیں تو قیاس تقاضا کرتا ہے مسح علی الجوربین کے جواز کا۔

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی مسح علی الجوربین والی حدیث پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی، دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ قیاس کے قائل ہیں۔ کیا غیر مقلدین امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ پر وہ فتوے بھی لگائیں گے جو وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور احناف پر قیاس کی وجہ سے لگایا کرتے ہیں۔

(17) حافظ ابن قیم رحمہ اللہ:

وَلَانَعْتَمِدُ عَلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ قَیْسٍ (تہذیب سنن ابی داود ص ۸۷ ج ۱)

ہم (مسح علی الجوربین میں) ابی قیس کی حدیث پر اعتماد نہیں کرتے۔

زیادۃ الثقہ اور تفرد میں فرق:

ایک حدیث کو دس راوی بیان کرتے ہیں ان میں سے نو اس حدیث میں ایک بات نقل کرتے ہیں مگر دسواں راوی وہ نو راویوں والی بات بھی نقل کرتا ہے اور ایک زائد بات بھی بیان کرتا ہے تو دس راویوں کی مشترکہ بات کی طرح دسویں راوی کی زائد بات بھی قبول کی جائے گی بشرطیکہ وہ زائد بات بیان کرنے والا راوی ثقہ ہو پس ثقہ راوی کی اس زائد بات کو کہا جاتا ہے زیادۃ الثقہ اور محدثین کا قاعدہ ہے زِیَادَۃُ الثِّقَۃِ مَقْبُوْلَۃٌ یعنی ثقہ راوی کی زیادتی قبول کر لی جاتی ہے۔ اور تفرد و شذوذ کا مطلب یہ ہے کہ نو راوی ایک بات نقل کریں لیکن دسواں راوی اس بات کے خلاف کوئی اور بات نقل کرے جس کے نقل کرنے میں وہ اکیلا ہے کوئی دوسرا اس بات کو نقل نہیں کرتا اس کو کہا جاتا ہے تفرد اور شذوذ نیز ایسی بات کو منکر بھی کہا جاتا ہے یعنی یہ اوپری سی بات ہے۔

عجیب واقعہ:

حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی طاب اللہ ثراہ نے زیادۃ الثقہ اور تفرد کے فرق پر ایک عجیب واقعہ سنایا فرمایا:

فیصل آباد عدالت میں قراءت خلف الامام کے مسئلہ پر میرے ساتھ بحث ہوئی۔

غیر مقلد عالم: غیر مقلد مولوی نے بخاری شریف سے حدیث پیش کی لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ

لَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ (جوام القرآن نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں) حدیث پیش کر کے کہا کہ چونکہ حنفی مقتدی ام القرآن نہیں پڑھتے اس لیے ان کی نماز نہیں ہوتی۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب: میں نے مسلم شریف کھولی اور یہ حدیث پڑھ کر سنائی لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا (اس کی نماز نہیں ہوتی جو ام القرآن اور زائد سورت نہیں پڑھتا) چونکہ غیر مقلد مقتدی فاتحہ کے بعد والی زائد سورت نہیں پڑھتے اس لیے ان کی نماز نہیں ہوتی۔

غیر مقلد عالم: غیر مقلد مولوی نے کہا فصاعداً کا لفظ راوی کا تفرد ہے اور راویوں کا تفرد اور شذوذ حجت نہیں ہوتا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب: میں نے کہا جناب جج! یہ غیر مقلد صاحب دھوکہ دے رہے ہیں یہ تفرد نہیں بلکہ زیادۃ الثقہ ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے زیادۃ الثقۃ مقبولۃ۔

غیر مقلد عالم: جناب جج! مولوی امین جھوٹ بول رہا ہے یہ زیادۃ الثقہ نہیں راوی کا تفرد ہے

جج صاحب: جج نے غیر مقلد مولوی سے پوچھا زیادۃ الثقہ اور تفرد میں کیا فرق ہے؟

غیر مقلد عالم: جناب جج صاحب اس کے سمجھانے کیلئے دو گھنٹے درکار ہیں اس لئے میں یہ فرق آئندہ پیشی پر بتاؤں گا۔

مولانا محمد امین صاحب: جناب جج صاحب! میں پانچ منٹوں میں ابھی بتا دیتا ہوں۔

جج صاحب: جی مولوی صاحب بتایئے!

مولانا محمد امین صاحب: میں نے کہا جج صاحب! آپ عدالت میں آئے شلوار قمیض پہن کر (اور فرمایا جج صاحب بھی شلوار قمیض میں تھے) اب عدالت سے باہر آ کر عدالت میں موجود لوگوں میں سے گیارہ آدمی بتاتے ہیں کہ جج صاحب شلوار قمیض میں ملبوس

تھے بارھواں آدمی شلوار قمیض کے ساتھ رنگ بھی بتا دیتا ہے کہ اس رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اس بارھویں آدمی کا شلوار قمیض کا رنگ بتانا جو پہلے گیارہ نے نہیں بتایا زیادۃ الثقہ ہے اور اگر بارھواں آدمی کہتا ہے جج صاحب کوٹ پینٹ میں ملبوس تھے اور ٹائی بھی لگائی ہوئی تھی یہ اس بارھویں آدمی کا تفرد ہے کہ گیارہ آدمی شلوار قمیض بتاتے ہیں یہ اکیلا کوٹ پینٹ بتا رہا ہے یہ تفرد ہے، اور واقعی ثقہ آدمی کی زیادتی قبول ہوتی ہے لیکن تفرد اور شذوذ قبول نہیں کیا جاتا۔

جناب بخاری میں جو حدیث ہے لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ مسلم شریف میں اسی حدیث کے اندر راوی نے ایک زائد لفظ بھی بتایا لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا لہذا یہ زیادۃ الثقہ ہے جو قبول ہوتی ہے۔

جج صاحب: اس پر جج صاحب نے مولانا اوکاڑوی کو بڑی داد دی اور غیر مقلد مولوی کو کہا آپ کہتے ہیں دو گھنٹے چاہئیں انھوں نے تو پانچ منٹوں میں بتا دیا ہے۔

اب یاد رکھیے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی جوربین والی حدیث میں تفرد اور شذوذ ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے باقی سارے شاگرد مسح علی الخفین نقل کرتے ہیں مگر مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ہزیل بن شرحبیل اکیلے مسح علی الجوربین والنعلین نقل کرتے ہیں پھر اسی طرح حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے سارے شاگرد مسح علی الخفین نقل کرتے ہیں لیکن ابوقیس اکیلا مسح علی الجوربین والنعلین نقل کرتا ہے اس لیے یہ تفرد اور شذوذ ہے زیادۃ الثقہ نہیں ہاں زیادۃ الثقہ تب ہوتا اگر وہ یوں کہتے مسح علی الخفین والجوربین والنعلین لیکن یہاں صورت حال یہ ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد پھر ان شاگردوں کے نیچے ان کے تمام شاگرد مسح علی الخفین روایت کرتے ہیں لیکن حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے اکیلا ہزیل اور شاگردوں کے شاگردوں میں سے اکیلا ابوقیس سب کے خلاف اس طرح نقل کرتا ہے مسح

علی الجوربین والنعلین ۔ اگر حدیث میں ایک تفرد وشذوذ ہو تو حدیث ضعیف ہو جاتی ہے جبکہ یہاں دو شذوذ ہیں ایک ہزیل کی وجہ سے دوسرا ابو قیس کی وجہ سے اس لیے اس حدیث میں تو ڈبل ضعف پیدا ہو جائے گا۔

چنانچہ غیر مقلد محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں

"فَإِنَّ النَّاسَ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ الْمُغِيرَةِ بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَبُوْقَيْسٍ يُخَالِفُهُمْ جَمِيعًا فَيَرْوِىْ عَنْ هُزَيْلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى مَارَوَوْا بَلْ خَالَفَ مَا رَوَوْا نَعَمْ لَوْ رَوٰى بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ لَصَحَّ اَنْ يُّقَالَ اِنَّهٗ رَوٰى اَمْرًا زَائِدًا عَلٰى مَا رَوَوْهُ وَاِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ فَاِذَا عَرَفْتَ هٰذَا كُلَّهٗ ظَهَرَ لَكَ اَنَّ اَكْثَرَ الْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَكَمُوْا عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ بِاَنَّهٗ ضَعِيْفٌ مَعَ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا غَافِلِيْنَ عَنْ مَسْئَلَةِ زِيَادَةِ الثِّقَةِ (تحفۃ الاحوذی ص ۹ ۲۷ ج ۱)

سب کے سب راویان حدیث حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فقط یہ نقل کرتے ہیں مسح علی الخفین اور ابو قیس ان سب کی مخالفت کرتے ہوئے یوں نقل کرتے ہیں مسح علی الجوربین والنعلین پس ابو قیس نے ان کی روایت کردہ حدیث میں زیادتی بیان نہیں کی بلکہ ان کی روایت کردہ حدیث کے خلاف روایت کی ہے ہاں اگر ابو قیس اس طرح نقل کرتا مسح علی الخفین والجوربین والنعلین تو اس صورت میں اس کو ثقہ کی زیادتی کہنا درست ہوتا لیکن جب اس نے اس طرح روایت نہیں کیا تو یہ تفرد اور شذوذ ہوگا اس کو زیادۃ الثقہ نہیں کہہ سکتے جب یہ ساری بات آپ کو معلوم ہوگئی تو آپ پر یہ حقیقت بھی منکشف ہوگئی کہ زیادۃ الثقہ مقبولۃ والے مسئلہ کو جاننے کے باوجود ان اکابر محدثین کا مسح علی الجوربین کی حدیث پر ضعیف ہونے کا حکم لگانا دلیل ہے اس پر کہ یہ تفرد اور شذوذ ہے زیادۃ الثقہ نہیں۔

سوال : کیا محدثین نے صحیح حدیث میں یہ شرط لگائی ہے کہ اس میں تفرد اور شذوذ نہ ہو؟

جواب : جی ہاں! محدثین کے نزدیک صحت حدیث کیلئے پانچ شرطیں ہیں:

(۱) حدیث کی سند متصل ہو یعنی سند میں کوئی راوی چھوٹا ہوا نہ ہو (۲) تمام راوی عادل ہوں (۳) تمام راوی ضابط ہوں (۴) اس حدیث کی سند و متن (الفاظ حدیث) میں شذوذ نہ ہو (۵) اس حدیث میں ضعف حدیث کی کوئی علت خفیہ اور مخفی سبب نہ ہو۔

چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں وَھُوَمَا اتَّصَلَ سَنَدُہٗ بِالْعُدُوْلِ الضَّابِطِیْنَ مِنْ غَیْرِ شُذُوْذٍ وَلَا عِلَّۃٍ صحیح حدیث وہ ہے جس کی (۱) سند متصل ہو اس کے از اول تا آخر تمام راوی (۲) عادل ہوں، (۳) ضابط ہوں اور اس میں کوئی (۴) شذوذ (۵) اور علت نہ ہو۔ (مقدمہ ابن صلاح ج ۱ ص ۷، التقریب ج ۱ ص ۶۳)

پس مذکورہ بالا شرطوں میں سے اگر کسی حدیث میں ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو وہ حدیث ضعیف شمار ہوگی۔ بنابریں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسح علی الجوربین بوجہ شذوذ ضعیف ہے

سوال : امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو کیسے حسن صحیح کہہ دیا ہے؟

جواب : امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن صحیح کہا ہے صرف سند حدیث کے راویوں کی وجہ سے کیونکہ صحت سند کا دارومدار اس پر ہے کہ راوی عادل، ضابط ہوں یعنی راوی ثقہ ہوں اور سند متصل ہو تو وہ سند صحیح ہوتی ہے لیکن اگر اس حدیث کے متن میں شذوذ ہو یا ضعف کی علت خفیہ ہو تو باوجود صحت سند کے وہ حدیث متن کے اعتبار سے ضعیف ہوگی اور وہ قوی دلیل شمار نہ ہوگی

چنانچہ غیر مقلد محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَقَدْ تَقَرَّرَ اَنَّہٗ لَایَلْزَمُ مِنْ کَوْنِ رِجَالِ السَّنَدِ ثِقَاتٍ صِحَّۃُ الْحَدِیْثِ

(تحفۃ الاحوذی ص ۲۸۱ ج ۱)

اور اگر بالفرض سند کے راویوں کو ثقہ تسلیم کرلیا جائے تو محض راویوں کے ثقہ

ہونے سے اس حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا (جب تک اس سے شذوذ کی نفی نہ ہو)۔

چونکہ ابن حزم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث کو صحیح کہا ہے تو غیر مقلد مناظر عبدالعزیز ملتانی اس کے جواب میں لکھتے ہیں ابن حزم نے اس کو صحیح کہا ہے ہوسکتا ہے کہ سند کے لحاظ سے اس نے صحیح کہا ہو نہ کہ متن کی جہت سے وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ صِحَّةَ السَّنَدِ لَا تَسْتَلْزِمُ صِحَّةَ الْمَتَنِ (صحت سند صحت متن کو مستلزم نہیں حدیث) (استیصال التقلید ص۹۳)

عرب کے مشہور محقق شارح حمد بن عبداللہ حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں" وَتَضْعِيفُهُمْ لَيْسَ بِسَنَدِهٖ فَاِنَّ سَنَدَهٗ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا التَّعْلِيْلُ لِاَنَّ عَامَّةَ الرُّوَاةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ سِوٰى هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَدْرَوَاهُ بِلَفْظِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَا الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَخَالَفَ عَامَّتَهُمْ فَرَوَاهُ بِلَفْظِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَكَانَ الْحَدِيْثُ بِذٰلِكَ شَاذًّا فَالْحَدِيْثُ اِذَنْ مُعَلٌّ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ

(شرح زاد المستقنع للحمد ص۱۵ ج۲)

ان اکابر محدثین کا مسح علی الجوربین والی حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ضعیف قرار دینا سند کی وجہ سے نہیں کیونکہ اس کی سند صحیح ہے۔ ضعیف قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ ہزیل کے علاوہ باقی تمام راویان حدیث اس حدیث کو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مسح علی الخفین کے لفظ کے ساتھ نقل کرتے ہیں نہ کہ مسح علی الجوربین پس ہزیل نے ان جمہور کی مخالفت کی اور اس کو مسح علی الجوربین کے لفظ کے ساتھ نقل کردیا اس وجہ سے یہ حدیث اہل علم کے نزدیک شاذ اور معلل بن گئی۔

دورخی پالیسی: عجیب بات ہے کہ ترک رفع یدین کی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے لیکن اس کے جواب میں مولانا عبدالعزیز مناظر ملتانی صاحب فرماتے ہیں

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا اس کو حسن کہنا خِلَافُ اِعْتِمَادٍ عَلَیْہِ لِمَا فِیْہِ مِنَ التَّسَاھُلِ

(استیصال التقلید ص ۹۲)

یعنی وہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے اس حدیث کو حسن کہنے پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ امام ترمذی اس سلسلہ میں بہت نرم اور چشم پوشی سے کام لیتے ہیں۔

لیکن مسح علی الجوربین کی حدیث کو فن حدیث کے اکابرین واساطین امت حضرات نے ضعیف کہا ہے اور امام ترمذیر نے اس کو حسن صحیح کہا ہے چونکہ مسح علی الجوربین کی حدیث عرب وعجم کے غیر مقلدین کی خواہش نفس کے مطابق ہے اس لیے انھوں نے مسح علی الجوربین کی حدیث کے متعلق جلیل القدر محدثین کے فیصلوں کو نظر انداز بلکہ رد کر کے (بقول غیر مقلدین) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جیسے غافل وتساہل محدث کے فیصلہ کو خود تساہل کر کے اعتقاداً وعملاً بڑی پختگی کے ساتھ اپنایا ہوا ہے۔ فیاللعجب!

سوال : ان اکابر محدثین نے فرمایا ہے کہ صرف ابوقیس اور ہزیل حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مسح علی الجوربین کے لفظ نقل کرتے ہیں جبکہ اس کے مقابلہ میں دوسرے تمام رواۃ مسح علی الخفین کے لفظ نقل کرتے ہیں اس لئے مسح علی الجوربین کی حدیث شاذ ومنکر ہے اور مسح علی الخفین والی حدیث معروف ہے تو وہ دوسرے رواۃ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں

جواب : محدث العصر حضرت انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسح علی الخفین ۶۰ یا ۷۰ سندوں کیساتھ ثابت ہے۔

(العرف الشذی ص ۱۳۱ ج ۱، فیض الباری ص ۲۹۱ ج ۱)

۹۶ اسناد حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ مسح علی الخفین :

نوٹ : ہر سند میں مغیرہ رضی اللہ عنہ تک چار راویوں کے نام سند کی ترتیب کے مطابق درج ہیں

سند پڑھنے کیلئے ہر نام کے شروع میں عَنْ لگاتے جائیں مثلاً عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُغِيْرَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

نمبر شمار	سند حدیث				حوالہ کتب حدیث
1	سعد بن ابراہیم	نافع بن جبیر	عروۃ بن مغیرۃ	مغیرۃ مرفوعاً	بخاری ص ۳۳ ج ۱
2	حُمید الطویل	بکر بن عبداللہ	ایضاً	مغیرۃ //	مسلم ص ۱۳۲ ج ۱
3	سلیمان التیمی	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	مسلم ص ۱۳۲ ج ۱
4	زکریا	الشعبی	ایضاً	مغیرۃ //	بخاری ص ۳۱ ج ۱
5	عمر بن ابی زائدہ	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	مسلم ص ۱۳۲ ج ۱
6	ابن عون	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	نسائی ص ۱۲ ج ۱
7	یونس بن ابی اسحاق	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	ابوداود ص ۲۰ ج ۱
8	حُصین بن عبدالرحمٰن	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	دارقطنی ص ۱۹۵ ج ۱
9	قاسم بن الولید	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۹۰ ج ۱
10	مجالد	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۹۰ ج ۱
11	عبداللہ بن ابی السفر	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۲۷۰ ج ۴
12	اسماعیل بن ابی خالد	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۲۷۰ ج ۴
13	الشیبانی	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	بیہقی ص ۲۸۱ ج ۱
14	داود بن یزید	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۲۲۳ ج ۸
15	ابواسحاق	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۳۲۹ ج ۸
16	زکریا بن ابی زائدہ	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۳۷۶ ج ۲۰
17	اُکیدر بن عامر	ایضاً	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۳۷۲ ج ۲۰

18	ابن شہاب الزہری	عباد بن زیاد	ایضاً	مغیرۃ //	ابوداود ص۲۰ ج۱
19	عبدالرحمن بن ابی الزناد	ابوالزناد عبداللہ	ایضاً	مغیرۃ //	طحاوی ص۶۱ ج۱
20	حمید الطویل	بکر بن عبداللہ	حمزہ بن مغیرہ	مغیرۃ //	نسائی ص۱۵ ج۱
21	سفیان بن عیینہ	اسماعیل بن محمد	ایضاً	مغیرۃ //	طحاوی ص۶۱ ج۱
22	ابو معشر	عبیداللہ بن عمر	ایضاً	مغیرۃ //	معجم اوسط ص۳۳۲ ج۲
23	ابن شہاب	عباد بن زیاد	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۳۷۷ ج۲۰
24	بکر بن عبداللہ	الحسن البصری	ایضاً	مغیرۃ //	نسائی ص۱۵ ج۱
25	برد بن سنان	ابن شہاب الزہری	ایضاً	مغیرۃ //	مسند الشامیین ص۲۰۹ ج۱
26	یونس بن عبید	محمد بن سیرین	عمرو بن وہب الثقفی	مغیرۃ //	نسائی ص۱۵ ج۱
27	ایوب	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	سنن دار قطنی ص۱۹۲ ج۱
28	قتادۃ	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۶ ج۲۰
29	عاصم	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۷ ج۲۰
30	ہشام	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۸ ج۲۰
31	حبیب	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۸ ج۲۰
32	عوف	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۸ ج۲۰
33	سعید بن عبدالرحمن	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۸ ج۲۰
34	یزید بن ابراہیم	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۹ ج۲۰
35	ابو حرۃ واصل	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۸ ج۲۰
36	اشعث بن سوار	ایضا	ایضاً	مغیرۃ //	معجم کبیر ص۴۲۷ ج۲۰
37	قتادۃ	انس بن سیرین	ایضاً	مغیرۃ //	مسند الشامیین ص۴۳ ج۲
38	ابوالاحوص	اشعث	الاسود بن ہلال	مغیرۃ //	مسلم ص۱۳۳ ج۱

39	حسن بن صالح	بکیر	عبدالرحمن بن ابی نعم	مغیرۃ //	سنن ابی داود ص ۲۱ ج ۱
40	محمد بن عبید	ایضا	ایضا	مغیرۃ //	مسند احمد ص ۲۳۶ ج ۴
41	ابونعیم	ایضا	ایضا	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۲۱۶ ج ۲۰
42	مندل بن علی	ایضا	ایضا	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۲۱۷ ج ۲۰
43	عبدالحمید الحمانی	ایضا	ایضا	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۲۱۷ ج ۲۰
44	عمر بن رویح	عطاء بن ابی میمونہ	ابو بردۃ	مغیرۃ //	بیہقی ص ۲۹۰ ج ۱
45	ابواسامہ	اشعث	الحسن البصری	مغیرۃ //	بیہقی ص ۲۹۲ ج ۱
46	عبدالوہاب الثقفی	ابوعامر صالح	ایضا	مغیرۃ //	مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۱۲ ج ۱
47	ابوبکر الحنفی	ایضا	ایضا	مغیرۃ //	اتحاف الخیرۃ ص ۳۹۳ ج ۱
48	ہمام	قتادۃ	ایضا	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۴۳۲ ج ۲۰
49	موسیٰ بن داود	خلید بن دعلج	ایضا	مغیرۃ //	امالی المحاملی ص ۲۵۸ ج ۱
50	الاعمش	ابوالضحیٰ مسلم	مسروق	مغیرۃ //	صحیح بخاری ص ۵۲ ج ۱
51	حُریث	الشعبی	ایضا	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۳۹۸ ج ۲۰
52	ثور بن یزید	رجاء بن حیوۃ	وارد کاتب المغیرۃ	مغیرۃ //	ابی داود ص ۲۲ ج ۱
53	حکم بن ہشام	عبدالملک بن عمیر	ایضا	مغیرۃ //	مستدرک حاکم ص ۵۱۰ ج ۳
54	زید	عاصم بن بہدلہ	شقیق بن سلمہ	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۲۷ ج ۴
55	ابوجناب	ایضا	ایضا	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۲۸۱ ج ۵
56	ابوبکر بن عیاش	ایضا	ایضا	مغیرۃ //	مسند عبد بن حمید ص ۱۰۶ ج ۱
57	حماد	ابراہیم	اسود بن یزید	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۷۶ ج ۴
58	علی بن یزید	قاسم	ابوامامہ	مغیرۃ //	معجم کبیر ص ۳۶۸ ج ۲۰
59	حفص بن سلیمان	عبدالعزیز بن رفیع	ابوسلمہ	مغیرۃ //	معجم اوسط ص ۶۲ ج ۴

60	اسماعیل بن جعفر	محمد بن عمرو	ایضا	مغیرة //	سنن نسائی ص۱۶ ج۱
61	عبدالعزیز بن محمد	ایضا	ایضا	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۳۶ ج۲۰
62	یعلی بن عبید	ایضا	ایضا	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۳۷ ج۲۰
63	عمرو بن الزبیر	الزبیر	جبیر بن حیہ	مغیرة //	معجم اوسط ص۳۳۰ ج۵
64	فضل بن موسی	عبدالمومن	عبداللہ بن بریدہ	مغیرة //	معجم اوسط ص۱۰۳ ج۸
65	ہشیم	حصین	سالم بن ابی الجعد	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۰۷ ج۲۰
66	ہشیم	حصین	ابوسفیان	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۰۷ ج۲۰
67	ابوبکر النہشلی	عبدالعزیز بن رفیع	علی بن ربیعہ	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۰۸ ج۲۰
68	جریر	ایضا	ایضا	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۰۸ ج۲۰
69	ابوالاحوص سلام بن سلیم	سماک بن حرب	بشر بن قحیف	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۱۱ ج۲۰
70	اسباط بن نصر	ایضا	ایضا	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۱۰ ج۲۰
71	محمد بن فضیل	حصین	عامر الشعبی	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۱۳ ج۲۰
72	عبدة بن سلیمان	مجالد	ایضا	مغیرة //	مسند احمد ص۲۴۵ ج۴
73	روح بن مسافر	حماد	ایضا	مغیرة //	اخبار اصبہان ص۲۹۹ ج۳
74	ابوحنیفہ	الہیثم	ایضا	مغیرة //	مسند ابی حنیفہ ص۸۲ ج۲
75	صبیح	مغیرہ	ایضا	مغیرة //	جزء احادیث ابن حبان ص۳۷ ج۱
76	سلیمان بن کثیر	حصین	سعد بن عبیدة	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۱۵ ج۲۰
77	صبیح	مغیرة	ایضا	مغیرة //	جزء احادیث ابن حبان ص۳۷ ج۱
78	عبدالحمید الحمانی	عبیداللہ بن ایاد	قبیصہ بن برمہ	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۱۸ ج۲۰
79	عبیداللہ بن ایاد	ایاد	ایضا	مغیرة //	مسند احمد ص۲۴۹ ج۴

80	یحیی بن طلحہ	شریک	زیاد بن علاقہ	مغیرة //	معجم کبیر ص۳۲۲ ج۲۰
81	داود بن ابی ہند	ابو العالیہ	فضالہ بن عمرو	مغیرة //	معجم کبیر ص۳۲۵ ج۲۰
82	ہمام	قتادة	زرارہ بن اوفی	مغیرة //	معجم کبیر ص۳۲۶ ج۲۰
83	اسماعیل بن جعفر	شریک بن عبداللہ	ابو السائب	مغیرة //	معجم کبیر ص۳۲۲ ج۲۰
84	انس بن عیاض	ایضا	ایضا	مغیرة //	معجم کبیر ص۳۲۲ ج۲۰
85	یحیی بن عبداللہ	عبیداللہ بن عمر	ایضا	مغیرة //	معجم کبیر ص۳۲۲ ج۲۰
86	اسحاق بن یسار	یونس بن میسرہ	ابو ادریس الخولانی	مغیرة //	معجم کبیر ص۳۲۲ ج۲۰
87	عبدالرحمن بن ابی الزناد	ابو الزناد	عروة بن الزبیر	مغیرة //	سنن ابی داود ص۲۲ ج۱
88	حماد	الشعبی	ابراہیم بن ابی موسی	مغیرة //	مسند ابی حنیفہ ص۱۳۶ ج۱
89	محمد بن جعفر	سعید	بکر بن عبداللہ	مغیرة //	مسند احمد ص۲۴۷ ج۴
90	ابو زید ثابت	عاصم احول	ایضا	مغیرة //	مسند الطیالسی ص۹۷ ج۲
91	سفیان	اعمش	ابو الضحی مسلم	مغیرة //	مسند احمد ص۲۴۷ ج۴
92	یحیی بن حمزہ	نعمان بن منذر	مکحول	مغیرة //	مسند الشامیین ص۲۳۷ ج۴
93	ابن رمانہ	مکحول	عباد بن زیاد	مغیرة //	مسند الشامیین ص۳۷۵ ج۳
94	مالک	ابن شہاب الزہری	ایضا	مغیرة //	معرفۃ السنن ص۱۰۲ ج۲
95	عبدالرزاق	معمر	قتادہ	مغیرة //	مصنف عبدالرزاق ص۱۸۹ ج۱
96	سفیان	ابو قیس	ہزیل بن شرحبیل	مغیرة //	معجم کبیر ص۴۱۲ ج۲۰

② حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ:

عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عِیْسٰی بْنِ سِنَانٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ

(السنن الکبریٰ للبیہقی ص ۲۸۴ ج ۱)

ابو سنان عیسیٰ بن سنان روایت کرتے ہیں ضحاک بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جوربین اور جوتیوں پر مسح کرتے ہیں۔

مرتبہ حدیث (یہ حدیث دو وجہ سے ضعیف ہے)

(1) ضحاک بن عبدالرحمٰن کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ اس لیے اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے اور جس حدیث کی سند میں انقطاع ہو وہ ضعیف ہوتی ہے کیونکہ صحت حدیث کیلئے شرط ہے کہ اس کی سند متصل ہو یعنی اس کی سند میں کہیں انقطاع نہ ہو۔

(2) عیسیٰ بن سنان ضعیف راوی ہے اور جس حدیث کی سند میں ضعیف راوی آ جائے وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے لہٰذا اس حدیث میں صرف ضعف نہیں بلکہ ڈبل ضعف ہے چنانچہ

تائید از محدثین

(1)...... امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَرُوِیَ هٰذَا اَیْضًا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَلَیْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِیِّ (سنن ابی داود ص ۲۲،۲۱ ج ۱)

نیز مسح علی الجوربین کی حدیث ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کی گئی ہے لیکن اس حدیث کی سند نہ متصل ہے اور نہ قوی ہے۔

(2)......امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث لکھ کر فرماتے ہیں اَلضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَثْبُتْ سِمَاعُهُ مِنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَعِيْسٰى بْنُ سِنَانٍ ضَعِيْفٌ لَايُحْتَجُّ بِهٖ (سنن کبریٰ بیہقی ص۲۸۵ ج۱)

(۱) ضحاک بن عبدالرحمٰن کا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں اور (۲) عیسیٰ بن سنان ضعیف راوی ہے اس لیے اس حدیث کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔

(3)......غیر مقلد عالم شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو نقل کر کے اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں وَالْمُتَّصِلُ مَا سَلِمَ اِسْنَادُهٗ مِنْ سُقُوْطٍ فِيْ اَوَّلِهٖ اَوْ آخِرِهٖ اَوْ وَسْطِهٖ بِحَيْثُ يَكُوْنُ كُلٌّ مِنْ رِجَالِهٖ سَمِعَ ذٰلِكَ الْمَرْوِيَّ مِنْ شَيْخِهٖ وَلَا بِالْقَوِيِّ اَيِ الْحَدِيْثُ مَعَ كَوْنِهٖ غَيْرَ مُتَّصِلٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ مِنْ جِهَةِ ضُعْفِ رَاوِيْهِ وَهُوَ اَبُوْ سِنَانٍ عِيْسٰى بْنُ سِنَانٍ (عون المعبود ص۱۸۸ ج۱)

حدیث متصل وہ ہوتی ہے جس کی سند کا اول، آخر، اور درمیان سقوط راوی سے سالم ہو یعنی اس سند کے ہر راوی نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے سنا ہو اور اس حدیث کے غیر قوی ہونے سے مراد یہ ہے کہ غیر متصل ہونے کے علاوہ ضعیف راوی کی وجہ سے قوی بھی نہیں اور وہ ضعیف راوی عیسیٰ بن سنان ہے۔

(4)......امام شوکانی لکھتے ہیں وَاِنَّمَا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّهٗ رَوَاهُ الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ الْبَيْهَقِيُّ لَمْ يَثْبُتْ سِمَاعُهٗ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاِنَّمَا قَالَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ لِاَنَّ فِيْ اِسْنَادِهٖ عِيْسَى بْنَ سِنَانٍ ضَعِيْفٌ لَايُحْتَجُّ بِهٖ وَقَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ۔ (نیل الاوطار ص۱۹۹ ج۱)

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ متصل نہیں کیونکہ اس کو ضحاک

بن عبد الرحمن نے ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور بقول امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ضحاک کا ابو موسی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں اور غیر قوی اس وجہ سے کہا ہے کہ اس کی سند میں عیسی بن سنان راوی ہے جو ضعیف ہے اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

ابو سنان عیسی بن سنان کے جارحین ائمہ حدیث (۱۰):

عیسی بن سنان کے ضعف کے متعلق محدثین کے اقوال ملاحظہ کیجئے!

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اثرم کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ یعنی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کہا ابو سنان عیسی بن سنان کے متعلق ارشاد فرمایئے فَضَعَّفَهٗ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا۔

(الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم رازی ص ۲۷۷ ج ۶)

امام یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ: امام یحیی بن معین فرماتے ہیں عیسی بن سنان ابو سنان ضعیف (//)

امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ: امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں اَبُوْ سِنَانٍ هٰذَا لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِی الْحَدِيْثِ یہ حدیث میں قوی نہیں ہے (//)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ: امام ذہبی فرماتے ہیں اَبُوْ سِنَانٍ عِيْسٰی بْنُ سِنَانٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ

(المغنی فی الضعفاء للذہبی ص ۴۹۸ ج ۲)

عِيْسٰی بْنُ سِنَانٍ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ وَهُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ عَلٰی لِيْنِهٖ وَقَوَّاهُ بَعْضُهُمْ يَسِيْرًا (میزان الاعتدال ص ۳۱۲ ج ۳)

عیسی بن سنان کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ راوی ان راویوں میں سے ہے جنکی ضعیف ہونے کے باوجود روایت لکھی جاتی ہے اور اس کی بعض محدثین نے معمولی سی توثیق کی ہے۔

یعقوب بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ: عِیْسٰی بْنُ سِنَانٍ لَیِّنُ الْحَدِیْثِ (حدیث میں کمزور ہے)

(تاریخ دمشق ص۳۰۹ ج ۴۷)

ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ: عِیْسٰی بْنُ سِنَانٍ لَیِّنُ الْحَدِیْثِ نیز ابوزرعہ نے کہا مُخَلِّطٌ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ (حدیثوں کو خلط ملط کرنے والا اور علم حدیث میں ضعیف ہے)

(تاریخ دمشق ص۳۰۹ ج ۴۷)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ: عِیْسٰی بْنُ سِنَانٍ ضَعِیْفٌ (تہذیب التہذیب ص۱۸۹ ج ۸)

زکریا بن یحیی الساجی رحمۃ اللہ علیہ: ذَکَرَہُ السَّاجِیُّ فِی الضُّعَفَاءِ

(تہذیب التہذیب ص۱۸۹ ج ۸)

محدث محمد بن عمر العقیلی رحمۃ اللہ علیہ: ذَکَرَہُ الْعُقَیْلِیُّ فِی الضُّعَفَاءِ

(تہذیب التہذیب ص۱۸۹ ج ۸، الضعفاء للعقیلی ص۳۸۲ ج ۳)

ابوحفص عمر ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ: عِیْسٰی بْنُ سِنَانٍ ضَعِیْفٌ

(تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین ص۱۴۵ ج ۱)

شعیب الارنؤط: اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ لِضُعْفِ اَبِیْ سِنَانٍ وَاسْمُہٗ عِیْسٰی بْنُ سِنَانٍ الْحَنَفِیُّ الْقَسْمَلِیُّ ضَعَّفَہٗ اَحْمَدُ وَابْنُ مَعِیْنٍ وَاَبُوْ زُرْعَۃَ وَاَبُوْ حَاتِمٍ وَالنَّسَائِیُّ وَلَمْ یُوَثِّقْہُ غَیْرُ ابْنِ حِبَّانٍ وَتَوْثِیْقُہٗ لَایُعْتَبَرُ فِیْ مَنْ لَایُعْرَفُ بِجَرْحٍ وَّلَا تَعْدِیْلٍ فَکَیْفَ بِمَنْ ضَعَّفَہٗ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ

(حاشیہ سیر اعلام النبلاء ص۴۰۴ ج ۲)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے ابوسنان کے ضعف کی وجہ سے اس کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ، ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ، ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ سوائے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی اور

ابن حبان کی توثیق اس راوی کے بارے میں معتبر نہیں جس پر جرح وتعدیل معلوم نہ ہو تو اس راوی کے بارے میں جس کو متعدد ائمہ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے کیسے معتبر ہوگی۔

③ حدیث بلال رضی اللہ عنہ:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ (معجم کبیر ص ۳۵۰ ج ۱)

رسول اللہ ﷺ موزوں پر اور جوربین پر مسح کرتے تھے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کرنے والے کل 16 شاگرد ہیں!

جو درج ذیل ہیں

(1) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ (مستدرک حاکم ص ۲۵۲ ج ۱، الآحاد والمثانی ص ۳۸۷ ج ۳)

(2) حضرت براء رضی اللہ عنہ (مسند احمد ص ۱۵ ج ۱)

(3) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (معجم کبیر ص ۱۷ ج ۱)

(4) حضرت علی رضی اللہ عنہ (معجم کبیر ص ۳۴۰ ج ۱)

(5) ابوادریس الخولانی (سنن کبری بیہقی ص ۶۲ ج ۱، صحیح ابن خزیمہ ص ۹۵ ج ۱)

(6) شریح بن ہانی (معجم اوسط ص ۲۹۹ ج ۳، معجم کبیر ص ۳۹۸ ج ۱)

(7) ابوالاشعث (معجم اوسط ص ۵۴ ج ۷، معجم کبیر ص ۳۶۳ ج ۱)

(8) نعیم بن زیاد ابوعمار (معجم کبیر ص ۳۵۲ ج ۱، مسند احمد ص ۱۲ ج ۶)

(9) سوید بن غفلہ (معجم کبیر ص ۳۵۸ ج ۱)

(10) حارث (معجم کبیر ص ۳۶۱ ج ۱)

(11) ابوجندل (معجم کبیر ص ۳۶۱ ج ۱)

(12) ابوعبدالرحمن (مسند احمد ص ۱۳ ج ۶)

(13) عبدالرحمن بن ابی لیلی (مسند ابن الجعد ص ۱۴۱ ج ۱، سنن نسائی ص ۱۵ ج ۱)

(14) ابوقلابہ (معجم کبیر ص ۳۶۲ ج ۱)

(15) ابوسلمہ (معجم الصحابہ لابن قانع ص ۱۸۹ ج ۱)

(16) کعب بن عجرۃ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پہلے ۱۵ شاگرد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مسح علی الخفین یا مسح علی الموقین (الخفین) نقل کرتے ہیں سولہواں (16) شاگرد کعب بن عجرۃ ہے اس سے عبدالرحمن بن ابی لیلی نقل کرتے ہیں اور عبدالرحمن کے دو شاگرد ہیں۔

(۱) حکم بن عتیبہ: یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے دوسرے شاگردوں کی طرح مسح علی الخفین یا مسح علی الموقین نقل کرتا ہے۔ صحیح مسلم ص ۱۳۴ ج ۱، سنن نسائی ص ۱۵ ج ۱، سنن ترمذی ص ۲۹ ج ۱، سنن ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱، صحیح ابن خزیمہ ص ۹۱ ج ۱ میں یہی حدیث مذکور ہے گویا کہ ان سب حضرات نے اس روایت کو ذکر کرکے اس کے راجح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے

(۲) یزید بن ابی زیاد: یہ مذکورہ سب راویوں کے خلاف مسح علی الخفین والجوربین نقل کرتے ہیں اس لیے ان کی یہ روایت شاذ ہے۔ اور بوجہ شذوذ ضعیف ہے

فائدہ: (موق کا معنی)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بعض شاگردوں نے مرفوعاً مسح علی الموقین ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے موقین کے معنی کے بارے میں تین قسم کے اقوال ہیں۔

﴿۱﴾ بعض علماء نے موق کا معنی موزہ کیا ہے۔ ان علماء کے نام درج ذیل ہیں۔

(1)......امام بیہقی رحمہ اللہ (سنن کبری بیہقی ص ۲۰۸ ج ۱)

(2)......محمد بن ابی نصر الازدی الحمیدی رحمہ اللہ (تفسیر غریب مافی الصحیحین ص ۱۵۳ ج ۱)

(3)......امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (شرح مسلم للنووی ص ج)

(4)......ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ (غریب الحدیث لابن الجوزی ص۳۷۸ ج۲)

(5)......علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ (غریب الحدیث للخطابی ص۶۱ ج۲)

(6)......ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ (غریب الحدیث لابن قتیبہ ص۲۳۰ ج۲)

(7)......ابوالعباس احمد بن محمد الحموی رحمۃ اللہ علیہ (المصباح المنیر ص۹۹ ج۹)

(8)......ابن درید رحمۃ اللہ علیہ (جمہرۃ اللغۃ ص۲۵۹ ج۲)

(9)......محمد بن علی البکری رحمۃ اللہ علیہ (دلیل الفالحین ص۳۷ ج۲)

(10)......الہروی رحمۃ اللہ علیہ (عون المعبود ص۱۷۸ ج۱)

(11)......الفراء رحمۃ اللہ علیہ (البنایہ ص۶۰۶ ج۱)

﴿۴﴾......بعض علماء نے لکھا ہے کہ موق کا معنی جرموق ہے۔ جو چمڑے کا ہوتا ہے اور موزے کی حفاظت کیلئے موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ ان علماء کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱)......علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ: (عمدۃ القاری ص۵۴ ج۱۶)

(۲)......علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ: (مرقاۃ المفاتیح ص۴۵۹ ج۲)

(۳)......ابوالشجاع محمد بن علی ابن الدہان رحمۃ اللہ علیہ (تقویم النظر ص۲۳۳ ج۱)

(۴)......علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ (تبیین الحقائق ص۲۴۱ ج۱)

(۵)......برہان الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ (المحیط البرہانی ص۲۱۵ ج۱)

(۶)......عبدالغنی الغنیمی رحمۃ اللہ علیہ (اللباب فی شرح الکتاب ص۲۱ ج۱)

(۷)......علامہ ابن عابدین الشامی رحمۃ اللہ علیہ (ردالمحتار ص۲۶۸ ج۱)

(۸)......منصور بن یونس البہوتی رحمۃ اللہ علیہ (الروض المربع ص۳۰ ج۱)

(۹)......مصطفیٰ بن سعد الرحیبانی رحمۃ اللہ علیہ (مطالب اولی النہی ص۲۷۰ ج۱)

(۱۰)......ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ (المبدع ص۱۰۰ ج۱)

(۱۱)......ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ (الجوہر النقی ص۲۸۹ ج۱)

(۱۲)......جمال الدین القاسمی رحمۃ اللہ علیہ (المسح علی الجوربین ص۵۵ ج۱)

(۱۳)......علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ (البحر الرائق ج۲ ص۱۹۲)

(۱۴)......علامہ علی بن زکریا المنبجی رحمۃ اللہ علیہ (اللباب فی الجمع بین الکتاب والسنۃ ج۱ ص۱۳۵)

﴿۳﴾ بعض علماء نے صرف اتنا لکھا ہے کہ موق موزے کی ایک قسم ہے اور بعض نے لکھا ہے موق وہ ہے جو موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ موق چھوٹا موزہ ہوتا ہے جس کی پنڈلی معروف موزے کی پنڈلی سے چھوٹی ہوتی ہے۔ چونکہ جرموق بھی موزے کی ہی ایک قسم ہے اور موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے اور موزے کی پنڈلی سے اس کی پنڈلی چھوٹی ہوتی ہے اس لیے ان علماء کے اقوال کے مطابق بھی موق کا معنی جرموق ہوگا۔ ان علماء کے نام یہ ہیں۔

(۱)......زمخشری رحمۃ اللہ علیہ (الفائق فی غریب الحدیث ص۳۳۲ ج۱)

(۲)......الخطابی رحمۃ اللہ علیہ (معالم السنن ص۵۱ ج۱)

(۳)......الجوہری رحمۃ اللہ علیہ (الجوہر النقی ص۲۸۹ ج۱، الصحاح تاج اللغۃ ص۱۵۵۷ ج۴)

(۴)......محمد بن ابی بکر الرازی رحمۃ اللہ علیہ (مختار الصحاح ص۶۴۲ ج۱)

(۵)......مرتضی الزبیدی رحمۃ اللہ علیہ (تاج العروس ص۶۵۸۹ ج۱)

(۶)......ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ (لسان العرب ص۳۳۰۰ ج۶)

(۷)......اللیث رحمۃ اللہ علیہ (عون المعبود ص۱۷۸ ج۱)

(۸)......المطرزی رحمۃ اللہ علیہ (عون المعبود ص۱۷۸ ج۱)

(۹)......ابن سیدہ رحمۃ اللہ علیہ (عون المعبود ص ۱۸۷ ج ۱)

(۱۰)......ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ (عون المعبود ص ۱۸۷ ج ۱)

(۱۱)......قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ (عون المعبود ص ۱۸۷ ج ۱)

(۱۲)......ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ (عون المعبود ص ۱۸۷ ج ۱)

خلاصہ : یہ ہے کہ موق کے دو ہی معنی ہیں خف (یعنی موزہ) اور جرموق۔

چونکہ جرموق بھی موزہ کی ہی ایک قسم ہے اس لیے موق دونوں معنی کے لحاظ سے موزہ شمار ہوگا اس لیے مسح علی الموق مسح علی الخف ہی ہوگا۔ اس معنی کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ ایک کتا کنویں کے پاس پیاس سے تڑپ رہا تھا قریب تھا کہ پیاس سے وہ مر جاتا کہ اچانک اس کو بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے دیکھا :

فنزعت موقها فاستقت له به فسقته اياه فغفرلها به (صحیح مسلم ص ج)

اس عورت نے اپنا موق اتار کر اس میں کتے کیلئے پانی بھرا اور پانی کتے کو پلا دیا پس اس وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گئی۔

چونکہ جراب میں پانی نہیں بھرا جا سکتا اس لیے موق کا معنی جرموق یا خف (یعنی موزہ) ہوگا۔ موق کا معنی جراب کسی نے نہیں کیا اس لئے اس حدیث کو باریک جرابوں پر مسح کے جواز کی دلیل بنانا درست نہیں۔

④ حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ:

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَاَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ (سنن ابی داود ص ۱۹ ج ۱)

راشد بن سعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین کی ایک جماعت کو جہاد کیلئے بھیجا ان کو سردی لگ گئی جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ پگڑیوں اور موزوں پر مسح کریں۔

مرتبہ حدیث:

غیر مقلد محدث عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں هٰذَا الْحَدِيْثُ لَايَصْلُحُ لِلْاِسْتِدْلَالِ فَاِنَّهٗ مُنْقَطِعٌ فَاِنَّ رَاشِدًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ كِتَابِ الْمَرَاسِيْلِ ص ۲۲ قَالَ اَحْمَدُ يَعْنِيْ ابْنَ حَنْبَلٍ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ وَالْحَرْبِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ (تحفۃ الاحوذی ص ۲۸۷ ج ۱)

یہ حدیث استدلال کے لائق نہیں کیونکہ یہ منقطع ہے کہ راشد بن سعد نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا حافظ ابن ابی حاتم نے کتاب المراسیل ص ۲۲ میں لکھا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ راشد بن سعد نے ثوبانؓ سے کچھ نہیں سنا اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تھذیب ص ۲۲۶ ج ۳ میں لکھا ہے ابوحاتم اور حربی کہتے ہیں راشد نے ثوبانؓ سے کچھ نہیں سنا

تہذیب التہذیب ص ۲۲۶ ج ۳ میں ہے دارقطنی نے راشد بن سعد کو ضعیف قرار

دیا ہے اسی طرح ابن حزم نے بھی اس کو ضعیف ٹھہرایا ہے ۔خلاصہ یہ کہ حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ محدثین کے اصول کے مطابق منقطع ہے اور منقطع حدیث محدثین کے نزدیک ضعیف ہوتی ہے کہ ان کے ہاں صحت سند کیلئے سند کا از اول تا آخر متصل ہونا شرط ہے ۔نیز اس میں راشد بن سعد متکلم فیہ راوی ہے جس کی وجہ سے اس حدیث کا درجہ صحیح حدیث سے کم ہو جاتا ہے۔

تساخین کا معنی:

اس حدیث میں تساخین سے مراد موزے ہیں جبکہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ تساخین سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے پاؤں کو گرم کیا جائے خواہ موزہ ہو یا جراب ہو یا کوئی دوسری چیز ہو(صلاۃ الرسول ص۱۱۶)

جبکہ تمیں کبار محدثین اور ائمہ لغت نے تساخین کا معنی خفاف (یعنی موزے) بیان کیا ہے ان محدثین کے نام مع حوالہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام		حوالہ
1	امام خلیل بن احمد الفراہیدی رحمہ اللہ	م۱۷۰ھ	کتاب العین ص۲۸۰ ج۲، ص۳۳۲ ج۴
2	امام ابو عبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ	م۲۲۴ھ	غریب الحدیث لابن سلام ص۱۸۷ ج۱
3	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ	م۲۴۱ھ	مسائل احمد بن حنبل ص۳۵ ج۱
4	امام ابو اسحاق الحربی رحمہ اللہ	م۲۸۵ھ	غریب الحدیث للحربی ص۱۰۳۴ ج۳
5	امام ابن قتیبہ الدینوری رحمہ اللہ	م۲۷۶ھ	المعانی الکبیر ص۱۱۴۲ ج۱
6	امام خطابی رحمہ اللہ	م۳۸۸ھ	غریب الحدیث للخطابی ص۶۱ ج۲
7	علامہ ابن عباد رحمہ اللہ	م۳۸۵ھ	المحیط فی اللغۃ ص۳۲۸ ج۱
8	علامہ ابن الفارس رحمہ اللہ	م۳۹۵ھ	مقاییس اللغۃ ص۱۱۳ ج۳

9	علامہ ابن درید رحمہ اللہ	م ۳۲۱ھ	جمہرۃ اللغۃ ص ۳۱۶ ج ۱
10	امام ابو منصور الازہری رحمہ اللہ	م ۳۷۰ھ	تہذیب اللغۃ ص ۸۲ ج ۷
11	علامہ ابن سیدہ رحمہ اللہ	م ۴۵۸ھ	المحکم والمحیط الاعظم ص ۸۱ ج ۵
12	علامہ سرخسی رحمہ اللہ	م ۴۸۳ھ	المبسوط ص ۲۸۷ ج ۱
13	علامہ ماوردی رحمہ اللہ	م ۴۵۰ھ	الحاوی فی فقہ الشافعی ص ۳۵۶ ج ۱
14	علامہ ابن حزم رحمہ اللہ	م ۴۵۶ھ	المحلی ص ۵۹۹ ج ۱
15	علامہ زمخشری رحمہ اللہ	م ۵۳۸ھ	الفائق فی غریب الحدیث ص ۲۶۶ ج ۴
16	علامہ نسفی رحمہ اللہ	م ۵۳۷ھ	طلبۃ الطلبۃ ص ۱۰۳ ج ۱
17	ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ	م ۶۰۶ھ	النہایۃ فی غریب الحدیث ص ۵۰۱ ج ۱
18	برہان الدین الخوارزمی رحمہ اللہ	م ۶۱۰ھ	المغرب ص ۳۶ ج ۳
19	علامہ نووی رحمہ اللہ	م ۶۷۶ھ	المجموع شرح المہذب ص ۴۰۸ ج ۱
20	زین الدین محمد بن ابی بکر الرازی رحمہ اللہ م ۶۶۶ھ		مختار الصحاح ص ۳۲۶ ج ۱
21	ابن منظور الافریقی رحمہ اللہ	م ۷۱۱ھ	لسان العرب ص ۱۹۴۷ ج ۳
22	حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ	م ۷۲۸ھ	مجموع الفتاوی ص ۱۷۳ ج ۲۱
23	حافظ ابن القیم رحمہ اللہ	م ۷۵۱ھ	احکام اہل الذمہ ص ۱۲۷۳ ج ۳
24	ابو العباس الحموی رحمہ اللہ	م ۷۷۰ھ	المصباح المنیر ص ۱۸۶ ج ۲
25	علامہ زیلعی رحمہ اللہ	م ۷۶۲ھ	نصب الرایہ ص ۱۶۵ ج ۱
26	علامہ فیروز آبادی رحمہ اللہ	م ۸۱۷ھ	قاموس المحیط ص ۱۵۵۵ ج ۱
27	حافظ عینی رحمہ اللہ	م ۸۵۵ھ	شرح ابی داود للعینی ص ۳۲۵ ج ۱
28	حافظ ابن حجر رحمہ اللہ	م ۸۵۲ھ	بلوغ المرام ص ۲۲ ج ۱
29	مرتضی الزبیدی رحمہ اللہ	م ۱۲۰۵ھ	تاج العروس ص ۸۰۶۲ ج ۱
30	شوکانی رحمہ اللہ	م ۱۲۵۰ھ	نیل الاوطار ص ۳۲۸ ج ۱

ان سب نے تساخین کا معنی خفاف یعنی موزے کیا ہے اور غیر مقلدین نے تساخین کا جو معنی ذکر کیا ہے كُلُّ مَا يُسَخَّنُ بِهِ الْقَدَمُ مِنْ خُفٍّ وَجَوْرَبٍ وَنَحْوِهِ اس کو علامہ خطابی رحمہ اللہ نے یقال اور قال بعضہم کے ساتھ (معالم السنن ص۵۰ ج۱، غریب الحدیث ص۶۱ ج۲) اور علامہ بغوی رحمہ اللہ نے قیل کے ساتھ (شرح السنۃ ص۲۵۲ ج۱) اور علامہ عینی رحمہ اللہ نے یقال کے ساتھ (شرح ابی داود للعینی ص ج) ذکر کیا ہے یعنی اولاً تو چند علماء نے یہ معنی لکھا ہے اور پھر ایسے الفاظ (قیل، یقال اور قال بعضہم) کے ساتھ ذکر کیا ہے جو اس کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ لہذا حدیث ثوبان میں مسح علی التساخین سے مسح علی الخفین ہی مراد ہے، اس سے مسح علی الجوربین مراد لینا درست نہیں ہے۔

چنانچہ غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

"إِنَّ التَّسَاخِيْنَ فَقَدْ فَسَّرَهَا أَهْلُ اللُّغَةِ بِالْخِفَافِ"

بے شک اہل لغت نے تساخین کی تفسیر خفاف (یعنی موزوں) سے کی ہے۔ پھر ائمہ لغت کے حوالے ذکر کیے ہیں کہ تساخین کا معنی خفاف (یعنی موزے) ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں:

"فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّسَاخِيْنَ عِنْدَ أَهْلِ اللُّغَةِ وَالْغَرِيْبِ هِيَ الْخِفَافُ فَالْاِسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ مُطْلَقًا ثَخِيْنَيْنِ كَانَا أَوْ رَقِيْقَيْنِ غَيْرُ صَحِيْحٍ" (تحفۃ الاحوذی ص۲۸۷ ج۱)

پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ائمہ لغت کے نزدیک تساخین موزے ہیں تو مطلقاً جرابوں خواہ ثخین ہوں یا رقیق، پر مسح کے جواز کی اس حدیث کو دلیل بنانا درست نہیں

مسح جوربین کی تمام احادیث ضعیف ہیں:

(1) حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْاَسَانِیْدُ فِی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ فِیْهَا لِیْنٌ (الضعفاء الکبیر ص۳۶ ج۷)

جوربین اور نعلین پر مسح کی حدیثوں کی سندوں میں ضعف ہے۔

(2) غیر مقلد عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ اَنَّهٗ لَیْسَ فِیْ بَابِ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ حَدِیْثٌ مَرْفُوْعٌ صَحِیْحٌ خَالٍ مِّنَ الْکَلَامِ هٰذَا مَا عِنْدِیْ (تحفۃ الاحوذی ص۲۸۴ ج۱)

خلاصہ یہ ہے کہ میری تحقیق کے مطابق مسح علی الجوربین کے مسئلہ میں کوئی ایک بھی ایسی مرفوع حدیث نہیں جو صحیح ہو اور اعتراض سے خالی ہو۔

(3) مبارکپوری صاحب رحمہ اللہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا اَحَادِیْثُ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ فَفِیْ صِحَّتِهَا کَلَامٌ عِنْدَ اَئِمَّةِ الْفَنِّ (تحفۃ الاحوذی ص۲۸۴ ج۱)

بہر کیف مسح علی الجوربین کی سب کی سب احادیث کی صحت پر فن حدیث کے ماہرین کو اعتراض ہے۔

(4) مبارکپوری صاحب رحمہ اللہ ایک اور مقام میں لکھتے ہیں:

وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ فَلَمْ یَرِدْ فِیْهِ حَدِیْثٌ اُجْمِعَ عَلٰی صِحَّتِهٖ وَمَا وَرَدَ فِیْهِ فَقَدْ عَرَفْتَ مَا فِیْهِ مِنَ الْمَقَالِ (تحفۃ الاحوذی ص۱۸۵ ج۱)

بہرحال مسح علی الجوربین کے بارے میں ایک حدیث بھی ایسی نہیں جسکی صحت پر اجماع ہو اور جتنی حدیثیں بھی مسح علی الخفین کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ان پر جو اعتراضات ہیں وہ آپ جان چکے ہیں۔

(5) مبارکپوری صاحب ایک اور مقام میں لکھتے ہیں:

لَمْ يَقُمْ عَلٰى جَوَازِهٖ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَكُلُّ مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْمُجَوِّزُوْنَ فَفِيْهِ خَدْشَةٌ ظَاهِرَةٌ (بحوالہ فتاوی ثنائیہ ص۴۴۳ ج۱)

جرابوں پر مسح کے جواز پر کوئی صحیح دلیل قائم نہیں ہوئی اور قائلین جواز کی سب دلیلوں پر واضح خدشات ہیں۔

(6) فرقہ اہل حدیث کے بانی شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین لکھتے ہیں:

اس کی (یعنی جرابوں پر مسح کی) کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات ہیں (فتاوی نذیریہ ص۳۲۷ ج۱)

فائدہ: (متکلم فیہ حدیث)

اصول محدثین کے لحاظ سے مسح علی الجوربین کی مذکورہ بالا چاروں احادیث ضعیف ہیں یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسح علی الجوربین کے جواز کا مدار ان احادیث مرفوعہ پر نہیں رکھا جبکہ بعض محدثین نے ان میں سے بعض حدیثوں کو صحیح قرار دے کر وجوہ ضعف کے جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے۔ مضعفین حضرات کی طرف سے ان جوابات کو بھی کمزور ثابت کیا گیا ہے تاہم اتنی بات متفق علیہ ہے کہ یہ احادیث متکلم فیہ ہیں اور متکلم فیہ حدیث میں وہ قوت نہیں رہتی جو غیر متکلم فیہ حدیث میں ہوتی ہے اس لیے ایسی متکلم فیہ حدیث، صحیح غیر متکلم فیہ نصوص کے مقابلہ میں حجت نہیں بن سکتی۔

☆☆☆

حصہ دوم: (تشریح احادیث مسح جوربین)

احادیث کی تشریح سے قبل دو اصول ملاحظہ کیجئے۔

اصل اول: (ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے)

چونکہ مسح علی الجوربین کی احادیث باتفاق ائمہ موضوع (یعنی جھوٹی اور من گھڑت) نہیں کسی بھی معتبر محدث نے ان کو موضوع نہیں کہا بلکہ جمہور اور اکابر محدثین وفقہاء نے ان کو ضعیف کہا ہے جبکہ بعض محدثین نے صحیح کہا ہے۔ اور محدثین وفقہاء کا متفقہ اصول ہے کہ رائے وقیاس پر عمل کرنے سے ضعیف حدیث پر عمل کرنا اولی ہے۔

○ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ آرَاءِ الرِّجَالِ

(عقود الجواہر المنیفہ ص ۸)

لوگوں کی آراء سے ضعیف حدیث پر عمل کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

اس پر مزید اقوال اعلام الموقعین ج ۱ ص ۸۲ ، کوثر النبی ص ۱۲ میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ ہم نے چند اقوال اپنی کتاب "مرد و عورت کی نماز کے فرق پر تفصیلی جائزہ" میں نقل کر دیے ہیں وہاں دیکھے جا سکتے ہیں

اسی طرح امر مستحب، ضعیف حدیث سے ثابت ہو سکتا ہے اور درجہ استحباب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ محقق ابن ہمام فرماتے ہیں وَالْاِسْتِحْبَابُ يَثْبُتُ بِالضَّعِيْفِ غَيْرِ الْمَوْضُوْعِ (فتح القدیر ص ۱۳۲ ج ۲ اواخر باب الصلاۃ علی المیت) استحباب ضعیف حدیث سے ثابت ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہو۔ مزید حوالہ جات کیلئے ملاحظہ کیجئے الاذکار للنووی ص ۷ ، فتح المبین لابن حجر المکی ص ۳۲ ، الدر المختار ص ۱۲۹ ج ۱ ، رد المحتار ج ۱ ص ۱۲۸ ، فتح الباری ص ۲۰۶ ج ۱۰ ، مقدمہ عمدۃ القاری ص ۹ ج ۱ ، فتاوی ابن تیمیہ ج ۱۸ ص ۲۶)

○ مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں لَاتُرْفَعُ الْاَیْدِیْ اِلَّا فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ کو ضعیف ہے مگر عمل اس پر ہے (فتاوی ثنائیہ ص۶۸۴ ج۱)

○ غیر مقلدین کے شیخ الاسلام اور غیر مقلدین کے مفتی امام غرباء اہل حدیث عبدالستار لکھتے ہیں "ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے" (فتاوی ستاریہ ص۳۷ ج۴)

قصداً ضعیف حدیث کی مخالفت کا انجام:

رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اتوار یا جمعرات کو پچھنے لگوانے میں مرض برص کا اندیشہ ہے" ایک محدث نے اس حدیث کو ضعیف کہہ کر قصداً اتوار کے دن پچھنے لگوائے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برص میں مبتلاء ہو گئے چند روز کے بعد ایک شب کو رسول مقبول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور مرض کی شکایت کرنے لگے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جیسا کیا ویسا بھگتو اتوار کے دن پچھنے کیوں لگوائے تھے" انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس حدیث کا راوی ضعیف تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ "حدیث تو میری نقل کرتا تھا " عرض کیا کہ یا رسول اللہ خطا ہوئی میں توبہ کرتا ہوں یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اور صبح کو آنکھ کھلی تو مرض کا نشان بھی نہ رہا (تبلیغ دین ص۷۶)

اصل دوم: (صحت معنی کا معیار)

حدیث مرفوع یا حدیث موقوف میں مفہوم و معنی کے لحاظ سے دو احتمال ہوں ایک احتمال میں قرآن اور سنت متواترہ کی مخالفت لازم نہ آتی ہو، دوسرے احتمال میں قرآن یا سنت متواترہ کی مخالفت لازم آتی ہو تو قرآن اور سنت متواترہ کی موافقت اور عدم مخالفت والا احتمال صحیح اور دوسرا مخالفت پیدا کرنے والا احتمال غلط ہوگا۔

مثلاً لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ (اس کی نماز نہیں ہوتی جو ام القرآن کو نہیں پڑھتا) میں اگر "من" کو عام بنائیں کہ خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد سب کی نماز ام

القرآن کے بغیر نہیں ہوتی تو یہ وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگاؤ اور خاموش رہو) کے خلاف ہے اور ''من'' کو خاص بنائیں یعنی منفرد کی نماز ام القرآن کے بغیر نہیں ہوتی ۔ جیسا کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ بن حنبل کا قول ہے (سنن ابوداود ۱۱۹ ج ا، سنن ترمذی ص ا۷ ج ا) اور قرآن کریم میں مقتدیوں کو نہ پڑھنے اور خاموش رہنے کا حکم ہے تو قرآن کے ساتھ مخالفت لازم نہیں آتی ۔ لہذا یہ احتمال صحیح اور پہلا مخالفت پیدا کرنے والا احتمال غلط ہے ۔

اسی طرح حدیث پر عمل کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار بھی یہی ہے اگر کسی حدیث پر عمل کرنے سے قرآن یا سنت متواترہ کی مخالفت لازم آتی ہو تو اس حدیث پر عمل کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر مخالفت لازم نہ آتی ہو تو اس پر عمل کرنا جائز ہوگا بشرطیکہ جواز عمل کا کوئی شرعی مانع پیش نہ آئے جیسے کسی جائز عمل کو فرض یا واجب سمجھ لیا جائے تو وہ جائز کام ممنوع ہو جائے گا ۔

چند ضروری اصطلاحات:

ان دو اصولوں کے بعد جوربین کے متعلق چند ضروری اصطلاحات بھی معلوم کر لیں ۔

ستر قدم :

موزے اور جراب کے مسائل میں ستر قدم سے مراد یہ ہے کہ موزے یا جراب کے سخت اور موٹے ہونے کی وجہ سے پاؤں کی انگلیاں قدم کی ہڈی اور ٹخنے جدا جدا ظاہر نہ ہوں اور ان کی ساخت نمایاں نہ ہو اور اگر باریک ہونے کی وجہ سے قدم کی انگلیوں وغیرہ کی ساخت ظاہر ہو جائے تو ستر قدم نہیں ہوا اس صورت میں اس پر مسح جائز نہ ہوگا جیسے حدیث میں ہے ''رب کاسیات عاریات'' بہت سی کپڑا پہننے والی عورتیں برہنہ بدن ہوتی ہیں یعنی جب وہ کپڑا باریک یا چست و تنگ ہونے کی وجہ سے بدن کی ساخت کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے ستر بدن کا مقصد حاصل نہیں ہوتا تو وہ عورت کپڑا پہننے کے باوجود برہنہ بدن ہے موزے اور جورب میں بھی جب انگلیوں وغیرہ کی ساخت ظاہر ہو گئی تو گویا پاؤں ظاہر ہے

اس صورت میں اس کا وہی حکم ہوگا جو پاؤں کے ظاہر ہونے کی حالت میں ہوتا ہے یعنی پاؤں کا دھونا بعض فقہاء نے جو یہ لکھا ہے لَا یُریٰ مَا تَحْتَهُمَا اس سے یہی مراد ہے کہ موزے اور جورب کے نیچے پاؤں کی انگلیوں وغیرہ کی ساخت نظر نہ آئے۔

چنانچہ شیخ عبداللہ بن جبرین رقیق جرابوں کی صفت یوں بیان کرتے ہیں

اِنَّهَا یُخَرِّقُهَا الْمَاءُ وَاَنَّهَا تُمَثِّلُ حَجْمَ الرِّجْلِ وَالْاَصَابِعِ وَیُمْکِنُ تَمْیِیْزُ الْاَصَابِعِ وَالْاَظَافِرِ مِنْ وَرَائِهَا (فتاوی الشیخ ابن جبرین ج ا ص ۱۴)

رقیق جرابیں وہ ہیں جن سے پانی گذر جائے اور پاؤں اور انگلیوں کے جسم کی صورت ظاہر کردیں اور ان کے اوپر سے انگلیاں اور ناخن جدا جدا محسوس ہوں۔

المبدع شرح المقنع ج ا ص ۱۰۷ میں ہے اَوِالْجَوْرَبِ خَفِیْفًا یَصِفُ الْقَدَمَ جراب خفیف وہ ہے جو قدم کی کیفیت ظاہر کردے۔

المغنی ج ۲ ص ۱۹ میں ہے صَفِیْقًا لَایَبْدُوْ مِنْهُ شَیْءٌ مِّنَ الْقَدَمِ ثخین وہ جراب ہے جس سے پاؤں کی کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔

شفاف:

شفاف کا معنی ہے ایک طرف سے دوسری طرف پانی اور نظر کا گذرنا جیسے باریک کپڑے سے پانی اور نظر گذر جاتی ہے یہ معنی بھی ہے پانی کو جذب کرنا اور غیر شفاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز اتنی ٹھوس اور سخت ہو کہ اس سے پانی اور نظر نہ گذرے اور وہ پانی کو جذب نہ کرے، موزے اور جورب کے غیر شفاف ہونے سے مراد یہی ہے کہ ان سے پانی اور نظر نہ گذر سکے بعض فقہاء کی عبارتوں میں ہے لَایَشِفُّ الْبَشَرَةَ اس کا مطلب یہ ہے کہ چمڑے تک پانی نہ پہنچ سکے یا بشرہ سے قدم مراد ہے مطلب یہ ہے کہ قدم کی انگلیاں وغیرہ جدا جدا ظاہر نہ ہوں جیسا کہ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا -اور- وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا میں جلود

سے بدن مراد ہے اسی طرح یہاں پر بشرہ سے قدم مراد ہے ستر قدم یا غیر شفاف کا یہ مطلب نہیں کہ چمڑے کی رنگت یعنی چمڑے کا سفید، کالا اور سرخ ہونا نظر نہ آئے

ثخین، صفیق: ثخین اور صفیق وہ جوربین ہیں جن میں چار صفتیں ہوں:

❶ ان میں مناسب فاصلہ یعنی کم از کم تین میل یا دن رات بغیر جوتے کے لگاتار چلنا ممکن ہو

❷ اتنی سخت اور موٹی ہوں کہ بغیر باندھنے اور پکڑنے کے پاؤں پر کھڑی رہیں

❸ نظر ایک طرف سے دوسری طرف نہ گذرے۔

❹ پانی کو جذب نہ کرے۔

الدرالمختار ص۵۰۰ میں ہے اَوْ جَوْرَبَیْهِ الثَّخِیْنَیْنِ بِحَیْثُ یَمْشِیْ فَرْسَخًا وَیَثْبُتُ عَلَی السَّاقِ بِنَفْسِهٖ وَلَایُرٰی مَا تَحْتَهٗ وَلَایَنْشِفُ۔

ثخین جوربین وہ ہیں جن میں لگاتار تین میل تک چلنا ممکن ہو اور وہ از خود پنڈلی پر سیدھی کھڑی رہیں اور آنکھوں کے سامنے کریں تو نیچے کی چیز نظر نہ آئے (یعنی اس سے نیچے کی طرف نظر نہ گذر سکے) اور پانی کو جذب نہ کریں۔

الفاتح شرح القدوری ص ۷۱ ج ۱ میں ہے وَلِلثَّخَانَةِ عَلَامَاتٌ اَحَدُهَا التَّمَسُّكُ عَلَی السَّاقِ مِنْ غَیْرِ رَبْطٍ وَالثَّانِیْ اَنْ یَّکُوْنَ صَلْبًا فَاِذَا وُضِعَ عَلَی الْاَرْضِ قَامَ لَایَنْکَسِرُ وَالثَّالِثُ اَنْ لَایُرٰی شُعَاعُ الشَّمْسِ مِنْ شُکْلَیْهَا وَالرَّابِعُ اَنْ یُّدْخَلَ فِی الْمَاءِ ثُمَّ یُخْرَجَ فِی الْحَالِ وَلَا یَجَاوِزَ الْمَاءُ اِلٰی بَاطِنِهٖ

ثخانت کی چند علامات ہیں:

① بغیر باندھنے کے پنڈلی پر کھڑی رہے۔

② جراب اتنی سخت ہو کہ جب زمین پر رکھی جائے تو وہ سیدھی کھڑی رہے اور مڑے نہیں۔

③ ثخین کی تیسری علامت یہ ہے کہ اس سے سورج کی شعاع یعنی اس کی سرخی نہ دیکھی جا سکے

④ ثخین کو پانی میں داخل کیا جائے پھر اس کو فوراً نکالا جائے اور پانی اس کے اندر کی طرف سرایت نہ کرے

ان چار صفتوں والی جراب موزوں جیسی ہوتی ہے پس ان کا اور موزوں کا حکم ایک ہے ثخین کی ان قیودات اور صفات کی تفصیل باب چہارم میں فتاوی جات کے ذیل میں مذکور ہوگی۔

رقیق: وہ جوربین جن میں مذکورہ بالا تین شرطوں میں سے کوئی شرط نہ ہو۔ یہ جوربین نہ موزوں جیسی ہوتی ہیں نہ ان پر موزوں کا حکم لگتا ہے۔

مجلد: وہ جوربین جن پر ٹخنوں سمیت نیچے اوپر چمڑا لگا ہوا ہو یعنی موزوں میں پاؤں کے جتنے حصہ کا چھپا ہوا ہونا ضروری ہے اتنے حصے پر چمڑا لگا ہوا ہو۔

منعل: منعل کے بارے میں دو قول ہیں (۱) وہ جوربین جن کے تلوے پر چمڑا لگا ہوا ہو۔

(۲) وہ جوربین جن پر ٹخنوں سے نیچے ایڑی اور تلوے پر اور اوپر سے انگلیوں پر چمڑا چڑھا ہوا ہو

جوربین کی چھ قسمیں ہیں:

ثخین مجلد ،ثخین منعل ،ثخین مجرد ،رقیق مجلد ،رقیق منعل ،رقیق مجرد

ان میں سے پہلی چار قسمیں موزوں کی طرح ہیں ان کے وہی احکام ہیں جو موزوں کے ہیں۔ آخری دو قسمیں یعنی رقیق سادہ اور رقیق منعل موزوں کے حکم میں نہیں کیونکہ رقیق سادہ میں ثخین کی تینوں شرطیں نہیں پائی جاتیں اس لئے نہ وہ موزوں کے حکم میں ہیں نہ ان پر مسح جائز ہے۔

تشریح احادیث مسح جوربین:

دو اصول اور ضروری اصطلاحات معلوم ہو جانے کے بعد ہم احادیث جوربین کی تشریح عرض کرتے ہیں۔

احادیث جوربین ضعیف ہیں موضوع و من گھڑت نہیں ضعیف حدیث بھی حدیث رسول ہوتی ہے اس لیے اہل علم خصوصا احناف کوشش کرتے ہیں کہ ضعیف حدیثوں پر بھی حتی

الا مکان عمل ہو جائے لیکن ایسے طور پر کہ قرآن وحدیث کے نصوص قطعیہ اور احکام صحیحہ کے خلاف نہ ہو۔ چنانچہ مذاہب اربعہ کے علماء نے حدیث جوربین پر عمل کیا ہے لیکن ایسے طور پر کہ اس سے قرآن وحدیث کی مخالفت لازم نہیں آتی۔

الجوربین کا مصداق: چاروں مکاتب فقہ یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کے معتبر وثقہ علماء کا اتفاق ہے کہ موزے جیسی جراب پر مسح جائز ہے اور جو جراب موزے جیسی نہ ہو اس پر مسح جائز نہیں۔ اس اصولی اتفاق کے بعد اس بات پر بھی ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ احادیث جوربین میں جوربین سے ایسی جراب مراد ہے جو موزے جیسی ہو۔ جوربین میں باریک جراب داخل نہیں اور نہ اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

جبکہ عرب وعجم کے بعض آسائش اور خواہش پرست قسم کے لوگوں نے اس میں باریک جرابوں کو شامل کر کے ان پر بھی مسح شروع کر رکھا ہے جس سے وہ اپنی نماز بھی خراب کر رہے ہیں اور دوسروں کی نمازیں بھی برباد کر رہے ہیں۔

رہی یہ بات کہ ان احادیث میں الجوربین سے موزوں جیسی جرابیں مراد ہیں اس کا ثبوت کیا ہے؟ ذیل میں ہم چند دلائل پیش کرتے ہیں۔

دلیل نمبر 1:

وضوء میں پاؤں کے متعلق قرآن وحدیث میں دو حکم ہیں پاؤں دھونا، اور موزے پر مسح کرنا اس لئے اگر موزے نہ پہنے ہوئے ہوں تو پاؤں کا دھونا فرض ہے اور اگر موزے پہنے ہوئے ہوں تو پاؤں دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور یہ دونوں حکم قطعی ہیں۔ جیسا کہ باب اول میں گذرا ہے اب اگر احادیث جوربین میں باریک جرابیں بھی شامل ہوں اور ان پر مسح کرنا جائز ہو تو یہ حالت موزے نہ پہننے کی ہے جس میں پاؤں کا دھونا فرض ہے اور ہے بھی یہ حکم قطعی لیکن احادیث جوربین میں باریک جرابیں شامل کر کے ان پر مسح کرنے کی صورت میں قرآن کا یہ حکم قطعی متروک ہو جاتا ہے اس کا نام نسخ ہے حالانکہ نسخ

کے لئے شرط ہے کہ ناسخ قوۃ میں منسوخ کے مساوی ہو اس سے ضعیف نہ ہو حتی کہ خبر واحد جو صحیح ہو وہ بھی قرآن وحدیث کے قطعی حکم کیلئے ناسخ نہیں بن سکتی جبکہ احادیث جوربین جو ضعیف ہیں یا کم از کم متکلم فیہ ضرور ہیں جیسا کہ باب دوم میں اس پر تحقیق گذر چکی ہے ان میں اتنی قوت نہیں جو صحیح خبر واحد میں ہوتی ہے ان کے ساتھ قرآن کے قطعی حکم کا نسخ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر یہ احادیث محتمل ہیں ان میں یہ بھی احتمال ہے کہ الجوربین سے خفین مراد ہوں جیسا کہ دوسری حدیثوں میں اس کو تساخین اور موقین کہا گیا ہے اور تساخین اور موقین سے موزے مراد ہیں اور اگر جوربین سے جرابیں مراد ہوں پھر یہ احتمال ہے کہ وہ مجلد ہوں یا منعل اور اگر مجرد ہوں تو پھر یہ بھی احتمال ہے کہ وہ ثخین ہوں یا رقیق ایسی محتمل حدیث قرآن کے قطعی ومحکم حکم کیلئے کیسے ناسخ بن سکتی ہے؟ جبکہ باریک جرابیں مراد لینے کی صورت میں ان احادیث ضعیفہ محتملہ کے ساتھ قرآن کے قطعی حکم کا نسخ لازم آتا ہے جو کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اس لئے ان احادیث میں جوربین سے وہ جوربین مراد ہیں جو موزوں کے حکم میں ہوتی ہیں تو یہ حالت بن جائے گی موزے پہننے کی اور اس کا حکم (موزوں پر مسح کا جواز) بھی قطعی ہے اس صورت میں قرآن کے قوی، قطعی اور محکم حکم کا ضعیف ومحتمل حدیث کے ساتھ ترک اور نسخ والا مفسدہ لازم نہیں آتا۔

تائیدات:

(۱)......غیر مقلد محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری قاضی ابوالطیب کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''اَلْاَصْلُ هُوَ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ كَمَا هُوَ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ وَالْعُدُوْلُ عَنْهُ لَايَجُوْزُ اِلَّا بِاَحَادِيْثَ صَحِيْحَةٍ اِتَّفَقَ عَلٰى صِحَّتِهَا اَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ كَاَحَادِيْثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَجَازَ الْعُدُوْلُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ اِلَى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِلَااخْتِلَافٍ وَاَمَّا اَحَادِيْثُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَفِيْ صِحَّتِهَا كَلَامٌ عِنْدَ اَئِمَّةِ الْفَنِّ كَمَا عَرَفْتَ فَكَيْفَ يَجُوْزُ الْعُدُوْلُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمِ اِلَى الْمَسْحِ عَلٰى

الْجَوْرَبَيْنِ مُطْلَقًا وَاِلٰى هٰذَا اَشَارَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ وَلَايُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ اَبِىْ قَيْسٍ وَهُزَيْلٍ اه فَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اُشْتُرِطَ جَوَازُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ بِتِلْكَ الْقُيُوْدِ وَلِيَكُوْنَا فِىْ مَعْنَى الْخُفَّيْنِ وَيَدْخُلَا تَحْتَ الْخُفَّيْنِ ۔ (تحفۃ الاحوذی ص ۲۸۴ ج ۱)

وضوء میں پاؤں کا اصل حکم دھونا ہے جیسا کہ قرآن کا ظاہر بھی ہے اور اس سے عدول اور اس کا ترک جائز نہیں مگر ایسی احادیث صحیحہ کے ساتھ جن کی صحت پر ائمہ حدیث کا اتفاق ہو جیسا کہ مسح خفین کی احادیث ہیں۔ سو ان احادیث کی وجہ سے غسل قدمین سے مسح علی الخفین کی طرف بالاتفاق عدول جائز ہے۔ لیکن مسح جوربین کی احادیث کی صحت پر ائمہ فن کو اعتراض ہے جیسا کہ آپ اس کو جان چکے ہیں پس ان احادیث ضعیفہ کی وجہ سے غسل قدمین سے مطلقاً مسح جوربین کی طرف عدول کیسے جائز ہو سکتا ہے اس کی طرف امام مسلم نے اشارہ کرتے ہوئے کہا ابوقیس اور ہزیل جیسے راویوں کی روایت کی وجہ سے ظاہر قرآن کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اسی وجہ سے علماء نے مسح جوربین کے جواز کیلئے قیودات کی شرط لگائی ہے تا کہ ان قیودات کی وجہ سے جوربین خفین کے حکم میں آ کر احادیث خفین کے تحت داخل ہو جائیں۔

(۲)...... محدث مبارکپوری ایک اور مقام میں لکھتے ہیں

"قَدْ وَرَدَ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى صِحَّتِهَا اَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ فَلِاَجْلِ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ تَرَكُوْا ظَاهِرَ الْقُرْآنِ وَعَمِلُوْا بِهَا وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَلَمْ يَرِدْ فِيْهِ حَدِيْثٌ اُجْمِعَ عَلٰى صِحَّتِهٖ وَمَا وَرَدَ فِيْهِ فَقَدْ عَرَفْتَ مَا فِيْهِ مِنَ الْمَقَالِ فَكَيْفَ يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ وَيُعْمَلُ بِهٖ" (تحفۃ الاحوذی ص ۲۸۵ ج ۱)

تحقیق مسح خفین کے بارے میں ایسی احادیث کثیرہ ہیں جن کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے انھی احادیث صحیحہ کی وجہ سے اہل علم نے قرآن کے ظاہر کو چھوڑ دیا ہے اور ان احادیث پر عمل کیا ہے۔ لیکن مسح جوربین کے متعلق ایک حدیث بھی ایسی نہیں جسکی صحت پر اجماع ہو اور جو حدیثیں اس کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ان پر جو اعتراضات

ہیں وہ آپ جان چکے ہیں پس ان احادیث ضعیفہ کی وجہ سے ظاہر قرآن کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے؟ اور کیسے ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔؟

(۳) ......میاں نذیر حسین احادیث جوربین کے متعلق چند شبہات پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''جب تک ان تمام باتوں کی وضاحت نہ ہو جائے ہم کتاب اللہ کے مضمون کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں'' (فتاوی نذیریہ ج ا ص ۳۳۴)

(۶،۵،۴)......السنن الکبری للبیہقی ص۲۸۴ ج ۱، نصب الرایہ ص۱۸۵ ج ۱ تحفۃ الاحوذی ص۲۷۹ ج ۱ میں ہے

قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ رَاَیْتُ مُسْلِمَ بْنَ حَجَّاجٍ ضَعَّفَ هٰذَا الْخَبَرَ وَقَالَ اَبُوْقَیْسٍ الْاَوْدِیُّ وَهُزَیْلُ بْنُ شُرَحْبِیْلٍ لَایَحْتَمِلَانِ هٰذَا مَعَ مُخَالَفَتِهِمَا الْاَجِلَّةَ الَّذِیْنَ رَوَوْا هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْمُغِیْرَةِ فَقَالُوْا مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَقَالَ لَانَتْرُكُ ظَاهِرَ الْقُرْاٰنِ بِمِثْلِ اَبِیْ قَیْسٍ وَّ هُزَیْلٍ۔

ابو محمد یحیی بن منصور کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے مسح جوربین کی حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ضعیف قرار دیا اور فرمایا کہ ابوقیس اودی اور ہزیل بن شرحبیل اتنے قوی نہیں کہ اجلہ اکابر محدثین جنھوں نے اس حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کو مسح علی الخفین کے لفظوں سے روایت کیا ہے اُن کی مخالفت کے باوجود ان کی روایت کو قبول کر لیا جائے۔ نیز امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم ابوقیس اور ہزیل جیسے راویوں کی وجہ سے قرآن کے ظاہر کو (یعنی غسل رجلین کے قطعی حکم کو) نہیں چھوڑ سکتے۔

(۸،۷) علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ اور علامہ محمد بن محمد بابرتی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَاِنْ کَانَ ثَخِیْنًا فَهُوَ غَیْرُ جَائِزٍ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَا یَجُوْزُ لِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ (تَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ) وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ أَيْضًا ؛ وَلِأَنَّهُ يُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيهِ إِذَا كَانَ ثَخِينًا وَلَهُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي مَعْنَى الْخُفِّ ؛ لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ مُوَاظَبَةُ الْمَشْيِ فِيهِ إِلَّا إِذَا كَانَ مُنَعَّلًا ، وَهُوَ مَحْمَلُ الْحَدِيثِ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى كَذَا فِي الْهِدَايَةِ وَأَكْثَرِ الْكُتُبِ ؛ لِأَنَّهُ فِي مَعْنَى الْخُفِّ (البحر الرائق ص۱۹۲ ج۱، العنایہ شرح ہدایہ ص۱۵۱ ج۱)

اگر جراب ثخین ہو تو امام ابو حنیفہ ﷫ کے نزدیک (اس پر مسح) جائز نہیں اور صاحبین فرماتے ہیں جائز ہے کیونکہ امام ترمذی ﷫ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷛ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا اور جرابوں پر مسح کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو ابن حبان ﷫ نے بھی اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں اس کو روایت کیا ہے اور اس وجہ سے کہ جراب جب ثخین ہو تو اس میں (بغیر جوتی کے) چلنا ممکن ہے اور امام ابو حنیفہ ﷫ کی دلیل یہ ہے کہ یہ ثخین جراب موزے کے حکم میں نہیں ہے کیونکہ اس میں لگا تار چلنا تب ممکن ہے جب وہ منعل ہو اور حدیث کا محمل یہی ہے۔ اخیر عمر میں امام ابو حنیفہ ﷫ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کرلیا اور اسی پر فتوی ہے جیسا کہ ہدایہ اور اکثر کتب میں ہے وجہ یہ ہے کہ ثخین موزے کے حکم میں ہے۔

اس رجوع کے بعد امام ابو حنیفہ ﷫ امام ابو یوسف ﷫ اور امام محمد ﷫ اور سب علماء احناف کے نزدیک حدیث میں الجوربین کا مصداق ثخین جراب ہوگی۔

دلیل نمبر 2: عہد رسالت میں باریک جرابوں کا وجود اور رواج ہی نہ تھا تو ان پر نبی کریم ﷺ نے مسح کیسے کرلیا؟ لہذا احادیث مسح جوربین میں باریک جرابیں کیسے مراد ہوسکتی ہیں؟ اور ان کو ان النبی ﷺ مسح علی الجوربین کا صریح مصداق کیسے بنایا جاسکتا ہے؟

اس حدیث میں الجوربین کا مصداق وہی جرابیں ہوں گی جو نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں موجود تھیں اوران پر مسح ہوتا تھا۔ وہ ثخین جرابیں تھیں۔

عهدنبوت میں باریک جرابیں نهیں تهیں :

رہی یہ بات کہ عہد نبوت میں باریک جرابوں کا وجود نہ تھا اس کا ثبوت کیا ہے وہ ملاحظہ کیجئے

حوالہ نمبر ۱: شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص ۲۵۶ ج ۲۳: میں لکھا ہے۔

وَهٰذَا اَصَحُّ قَوْلَيِ الْعُلَمَاءِ لٰكِنْ يُشْتَرَطُ فِي الْجَوْرَبِ اَنْ يَكُوْنَ ثَخِينًا وَاَمَّا الرَّقِيْقَانِ فَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ لَايُمْسَحُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَذْهَبُ جَمَاهِيْرِ الْعُلَمَاءِ وَالدَّلِيْلُ لِمَنْ قَالَ بِجَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ هُوَ الْقِيَاسُ عَلَى الثَّخِيْنَيْنِ لِاَنَّهُ مَاكَانَ مَوْجُوْدًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقِيْسَ عَلَى الثَّخِيْنَيْنِ وَهٰذَا الْقِيَاسُ مَعَ الْفَارِقِ۔

جوربین پر مسح کے جواز والا قول زیادہ صحیح ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جورب ثخین ہو۔ رہا رقیق تو اس پر مسح کرنا جائز نہیں جمہور علماء کا مذہب یہی ہے اور جو لوگ باریک جرابوں پر مسح کے جواز کے قائل ہیں وہ باریک جرابوں کا قیاس کرتے ہیں ثخین جرابوں پر۔ ان کو قیاس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں باریک جراب موجود ہی نہ تھی لیکن یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے۔

حوالہ نمبر ۲: شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص ۲۵۶ ج ۲۳: میں ہے

وَلَمْ تَكُنِ الْجَوَارِبُ كَهٰذِهِ الْجَوَارِبِ الْمَوْجُوْدَةِ الْاٰنَ الشَّفَّافَةِ الرَّقِيْقَةِ الَّتِيْ لَوْ وَضَعَ الْاِنْسَانُ اِصْبَعَهُ لَرُبَمَا وَجَدَ حَرَارَتَهُ عَلٰى بَدَنِهِ مِنْ رِقَّتِهَا فَهِيَ حَوَائِلُ ضَعِيْفَةٌ جِدًّا لَا تُنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الْحَوَائِلِ الثَّخِيْنَةِ فِي الْجِلْدِ كَمَا فِي الْخُفِّ وَلَا فِي الْجَوْرَبِ۔

عہد نبوت کی جرابیں موجودہ زمانہ کی جرابوں کی طرح نہ تھیں۔ موجودہ جرابیں

اتنی باریک ہیں کہ ان سے پانی اور نظر گذر جاتی ہے اور اگر انسان اپنی انگلی پہنی ہوئی جراب پر رکھدے تو جراب کے باریک ہونے کی وجہ سے بدن اس کی حرارت کو محسوس کرتا ہے۔ پس پانی کے قدموں تک پہنچنے میں باریک جرابیں انتہائی کمزور مانع ہے ان کو ان موانع کا درجہ و حکم نہیں دیا جا سکتا جو چمڑے کی طرح سخت اور ٹھوس ہیں یعنی موزے اور ثخین جرابیں۔

حوالہ نمبر۳: شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص۱۴ ج۱۰: میں ہے

اَلْجَوَارِبُ الْخَفِیْفَةُ هٰذِهٖ لَمْ تَكُنْ مَوْجُوْدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّمَا كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْجَوَارِبَ وَيَمْشُوْنَ بِهَا وَلِذٰلِكَ كَانُوْا يَلُفُّوْنَ الْخِرَقَ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ۔

آج کی یہ باریک خفیف، نرم جرابیں نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں موجود نہ تھیں عہد نبوت کے لوگ جرابیں پہنتے اور بغیر جوتی کے ان کے ساتھ چلتے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے قدموں پر کپڑے کے ٹکڑے لپیٹ لیتے تھے۔

حوالہ نمبر۴: شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص۱۴ ج۱۰:

فَاِنَّ الْجَوْرَبَ مُنَزَّلٌ مَنْزِلَةَ الْخُفِّ وَالْخُفُّ صَفِيْقٌ وَلَايُمْكِنُ لِلْجَوْرَبِ اَنْ يُنَزَّلَ مَنْزِلَةَ الْخُفِّ اِلَّا بِالثَّخَانَةِ وَالصَّفَاقَةِ وَعَلٰى هٰذَا فَاِنَّهٗ سَيَصِحُّ الْمَسْحُ عَلَيْهِ كَمَا نَصَّ الْعُلَمَاءُ اِذَا كَانَ صَفِيْقًا ثَخِيْنًا فَالَّذِىْ يَشِفُّ الْبَشَرَةَ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ قَالَ بِجَوَازِهٖ بِالْقِيَاسِ اَىْ يَقُوْلُ اَقِيْسُ هٰذَا الشَّفَافَ عَلَى الْجَوْرَبِ الْمَوْجُوْدِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَاِنَّهٗ يُجَابُ عَنْهُ اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبِ اِذَا كَانَ شَفَافًا لَايُنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الثَّخِيْنَيْنِ لِاَنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ الشَّفَافِ وَالثَّخِيْنِ ظَاهِرٌ وَمِنْ شَرْطِ صِحَّةِ الْقِيَاسِ اَنْ لَايُوْجَدَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْاَصْلِ وَالْفَرْعِ فَالْفَرْعُ خَفِيْفٌ وَالْاَصْلُ ثَخِيْنٌ۔

(جرابوں پر مسح کے جواز کیلئے) جرابوں کو موزوں کے حکم میں اتارا جاتا ہے چونکہ موزے سخت اور موٹے ہوتے ہیں تو جرابیں موزوں جیسی تب ہونگی جب وہ سخت اور گف ہوں لہذا علماء کی صراحت کے مطابق جرابوں پر مسح اس وقت جائز ہوگا جب وہ سخت اور موٹی ہوں۔ پس وہ جرابیں جو باریک ہوں ان پر مسح نہیں کیا جا سکتا کیونکہ باریک جرابیں نبی پاک ﷺ کے زمانے میں مروج نہ تھیں اور جو شخص اس کے جواز کا قائل ہے وہ کہتا ہے میں ان باریک جرابوں کا قیاس کرتا ہوں ان جرابوں پر جو نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں موجود تھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قیاس باطل ہے کیونکہ قیاس کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے کہ اصل اور فرع کے درمیان فرق نہ ہو یہاں پر فرع باریک جرابیں ہیں اور اصل جس پر قیاس کیا گیا ہے وہ سخت اور موٹی جرابیں ہیں (اس فرق کی وجہ سے یہ قیاس باطل ہے)

حوالہ نمبر ۵: شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص۲۶۲ ج۱۵:

وَكَانَ الْمَوْجُوْدُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ الْجَوَارِبَ سَمِيْكَةٌ فَنَزَلَتِ الْجَوَارِبُ السَّمِيْكَةُ مَنْزِلَةَ الْخُفِّ لِاَنَّهُ مِثْلُهُ فِي الْوَصْفِ وَقَرِيْبٌ مِنْهُ حَتّٰى اَنَّهُمْ رُبَّمَا يُوَاصِلُوْنَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ وَلَا يَسْتُرُوْنَ اَقْدَامَهُمْ۔

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں موجود جرابیں موٹی ہوتی تھیں اس لئے ان کو موزوں کا حکم دیا گیا کیونکہ وہ وصف میں موزے کے برابر یا موزے کے قریب ہیں حتی کہ قدموں کو کسی اور چیز سے چھپانے کے بغیر وہ لوگ ان جرابوں میں لگاتار چلتے۔

حوالہ نمبر (۶) دروس عمدۃ الفقہ للشنقیطی ص۲۹۴ ج۱:

وَالسَّبَبُ فِيْ كَوْنِ الْعُلَمَاءِ يَشْتَرِطُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْجَوْرَبُ كَذٰلِكَ (ثَخِيْنَةً) لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلٰى زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ الْجَوَارِبُ الرَّقِيْقَةُ وَالشَّفَّافَةُ مَوْجُوْدَةً

علماء نے جرابوں میں ثخین ہونے کی جو شرط لگائی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں باریک جرابوں کا وجود نہ تھا۔

حوالہ نمبر (۷) فتاوی الشیخ ابن جبرین ص ۱۱ ج ۱:

اَمَّا الْجَوْرَبُ فَهُوَ فِيْ الْاَصْلِ مَا يُنْسَجُ مِنَ الصُّوْفِ الْغَلِيْظِ وَيُفَصَّلُ عَلٰى قَدْرِ الْقَدَمِ اِلَى السَّاقِ وَيَثْبُتُ بِنَفْسِهٖ وَلَا يَنْعَطِفُ وَلَايَنْكَسِرُ لِمَتَانَتِهٖ وَغِلْظِهٖ فَهُوَ اِذَا لُبِسَ وَقَفَ عَلَى السَّاقِ وَلَمْ يَنْكَسِرْ وَالْعَادَةُ اَنَّهٗ لَايُخَرِّقُهُ الْمَاءُ لِقُوَّةِ نَسْجِهٖ وَيُشْبِهُ بُيُوْتَ الشَّعْرِ الَّتِيْ تُنْصَبُ لِلسُّكْنٰى وَلَايُخَرِّقُهَا الْمَطَرُ فَكَذٰلِكَ الْجَوَارِبُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ حَتّٰى اَنَّهَا لِغِلْظِهَا يُمْكِنُ مُوَاصَلَةُ الْمَشْيِ فِيْهَا بِدُوْنِ نَعْلٍ اَوْ كَنَادِرَ وَلَا يُخَرِّقُهَا الْمَاءُ وَلَايَتَاَثَّرُ مَنْ مَشٰى بِهَا بِالْحِجَارَةِ وَلَا بِالشَّوْكِ وَلَا بِالرَّمْضَاءِ اَوِ الْبُرُوْدَةِ

اصل جراب وہ ہے جس کی بنائی موٹی اون سے ہو اور پورے قدم کو پنڈلی تک چھپالے۔ سخت اور موٹے ہونے کی وجہ سے بغیر پکڑنے یا باندھنے کے از خود کھڑی رہے اور ٹوٹے نہیں۔ اور عادت یہ ہے کہ مضبوط بنائی کی وجہ سے اس میں پانی ایک طرف سے دوسری طرف نہیں گذرتا اور وہ بالوں کے ان خیموں کے مشابہ ہوتی ہے جن کو رہائش کیلئے لگایا جاتا ہے۔ اور اس کو بارش پھاڑ کر گذر نہیں سکتی۔ اس زمانہ میں جو جرابیں تھیں وہ اسی طرح سخت اور موٹی ہوتیں تھیں حتی کہ ان کے موٹے اور سخت ہونے کی وجہ سے بغیر جوتی اور سینڈل کے اس میں چلنا ممکن ہوتا اور اس سے پانی نہ گذر سکتا اور اس کے ساتھ چلنے والا پتھر، کانٹے، اور گرمی سردی سے متاثر نہ ہوتا۔

حوالہ نمبر (۸) فتاوی الشیخ ابن جبرین ص ۱۲ ج ۱:

شیخ ابن جبرین نے پہلے یہ لکھا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جرابوں پر مسح

کے جواز میں ان آثار صحابہ رضی اللہ عنہم پر اعتماد کیا ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا جرابوں پر مسح کرنا مذکور ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس قسم کی جرابوں پر مسح کرتے تھے اس کی وضاحت میں شیخ ابن جبرین لکھتے ہیں

''قَدْ ذَكَرْنَا اَنَّ الْجَوَارِبَ فِيْ عَهْدِهِمْ كَانَتْ غَلِيْظَةً قَوِيَّةً''

تحقیق ہم نے ذکر کر دیا ہے کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں جرابیں موٹی اور سخت ہوتی تھیں

دلیل نمبر 3: عَنْ رَاشِدِ بْنِ نَجِيْحٍ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ دَخَلَ الْخَلَاءَ وَعَلَيْهِ جَوْرَبَانِ اَسْفَلُهُمَا جُلُوْدٌ وَاَعْلَاهُمَا خَزٌّ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ص ۲۸۵ ج ۱)

راشد بن نجیح کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ بیت الخلاء میں داخل ہوئے (بعد میں وضوء کیا) اور انھوں نے ایسے موزے پہن رکھے تھے جن کے نیچے چمڑا اور اس کے اوپر ریشم لگا ہوا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان پر مسح کیا۔

چونکہ عہد نبوت میں باریک جرابوں کا وجود نہ تھا اس لئے یقیناً حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جرابیں ثخین ہونگی پھر ان کے نیچے چمڑا اور اوپر ریشم لگا ہوا تھا اور ایسی جرابوں پر بلا شبہ مسح جائز ہے پس یہ اثر قرینہ ہے کہ احادیث جوربین میں بھی جورب منعل یا کم از کم ثخین مراد ہونگے۔ چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ کی تشریح الجورب المنعل کر کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اسی مذکورہ اثر کو اس مفہوم پر دلیل بنایا ہے امام بیہقی فرماتے ہیں وَقَدْ وَجَدْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَثَرًا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اور میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا اثر پایا ہے جو اسی مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔ پھر آگے اسی اثر کو پوری سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

دلیل نمبر 4: اگر الجوربین سے وہ جرابیں مراد لیں جو موزوں جیسی ہوتی ہیں اور ان پر مسح کریں تو اس میں مسح علی الخفین کی احادیث صحیحہ کے ساتھ موافقت ہے کہ اس مفہوم کے مطابق موزوں جیسی جرابیں پہننے کی صورت میں موزہ پہننے والی حالت بنتی ہے جس میں جواز مسح کا حکم قطعی طور پر ثابت ہے اس پر عمل ہوگا اور اگر باریک جرابیں مراد لیں تو باریک جرابیں پہننے کی صورت میں موزے نہ پہننے والی حالت بن جاتی ہے جس میں قرآن وحدیث میں پاؤں کے دھونے کا حکم ہے لیکن یہ لوگ مسح کرتے ہیں پس ان احادیث میں جوربین سے موزوں جیسی جرابیں مراد لیں تو اس میں قرآن وحدیث کے ساتھ موافقت ہوتی ہے اور باریک جرابیں مراد لینے کی صورت میں قرآن وحدیث کی مخالفت لازم آتی ہے اس لئے جوربین سے موزوں جیسی جرابیں مراد لینا صحیح اور باریک جرابوں کو اس میں شامل کرنا غلط ہے۔

دلیل نمبر 5: امام بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

وَكَانَ الْأُسْتَاذُ أَبُوالْوَلِيْدِ يُؤَوِّلُ حَدِيْثَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ عَلٰى أَنَّهُ مَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ لَا أَنَّهُ جَوْرَبٌ عَلَى الْإِنْفِرَادِ وَنَعْلٌ عَلَى الْإِنْفِرَادِ ...... وَقَدْ وَجَدْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَثَرًا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ

استاذ ابوالولید جوربین پر مسح والی حدیث کی یوں وضاحت کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ایسی جرابوں پر مسح کیا جو منعل تھیں جراب اور جوتی الگ مراد نہیں۔ پھر امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث کے اس مفہوم کی دلیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا وہ اثر ہے جو دلیل نمبر ۳ میں گذرا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جن جرابوں پر مسح کرتے تھے وہ بھی منعل تھیں (اس سے ثخین منعل مراد ہے)۔

اس کے مطابق بھی ان حدیثوں میں باریک جرابوں والا احتمال ختم ہو جاتا ہے۔

فائدہ: (والنعلین کے عطف کی تحقیق)

شاید امام بیہقی رحمہ اللہ نے جو وضاحت کی ہے وہ اس بنیاد پر ہے کہ ان حدیثوں میں

نعلین کا عطف جوربین پر عطف الشی علی مرادفہ کے قبیل سے ہے اور اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جوربین سے ہر قسم کی جرابیں مراد نہیں بلکہ منعل جرابیں مراد ہیں اور نعلین سے منعلین مراد ہیں اس صورت میں منعلین اور جوربین دونوں مرادف ہو جائیں گے اور مرادف کا عطف مرادف پر ہو جاتا ہے مغنی اللبیب ص ۳۲۸ ج ۲ پر اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں مثلاً

① اِنَّمَآ اَشْكُوْبَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ یہاں بَثِّيْ اور حُزْنِيْ آپس میں مرادف ہیں

② اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہاں صلوات اور رحمۃ آپس میں مرادف ہیں۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی معنی لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

فَاِنْ قِيْلَ فَمِنْ اَيْنَ يُشْتَرَطُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجَلَّدًا اَوْ مُنَعَّلًا وَّالْحَدِيْثُ مُطْلَقٌ ؟ قُلْتُ الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ وَمُرَادٌ مِّنْهُ ذٰلِكَ لِيَكُوْنَ فِيْ مَعْنَى الْخُفِّ ۔(شرح ابی داود للعینی ص۳۷۴ ج۱)

اگر اعتراض کیا جائے کہ حدیث مطلق ہے تو مجلد یا منعل ہونے کی شرط کیوں لگائی ہے۔ جواب: حدیث سے مجلد یا منعل مراد ہے اور اسی پر حدیث محمول ہے تا کہ جورب خف کے حکم میں آ جائے (یہ نہیں کہ حدیث مطلق ہو پھر اس کو مقید کیا جائے)

دلیل نمبر 6: اگر الجوربین سے ثخین جراب مراد لیں تو جوربین کا یہ معنی متیقن ہے اور اگر عام مفہوم لیں جو باریک جرابوں کو بھی شامل ہو تو یہ مشکوک ہے جب حدیث کے معنی میں دو احتمال ہوں ایک متیقن دوسرا مشکوک تو حدیث کو متیقن معنی پر محمول کرنا واجب نہیں تو اولیٰ ضرور ہے۔

دلیل نمبر 7: اگر الجوربین سے ثخین جراب مراد لیں تو یہ متفق علیہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور اگر باریک جرابیں بھی اس میں داخل کریں تو یہ مختلف فیہ ہے اور حدیث کو مختلف فیہ معنی پر محمول کرنے کے بجائے متفق علیہ معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔

دلیل نمبر 8: اگر جوربین سے ثخین جراب مراد ہو اور اس پر مسح کر کے نماز پڑھیں تو نماز کی صحت یقینی ہے اور نماز بالاتفاق صحیح ہے اور اگر باریک جراب بھی اس میں داخل ہو اور باریک جراب پر مسح کر کے نماز پڑھیں تو نماز کے فاسد ہونے کا بھی احتمال ہے اور نماز کی صحت مختلف فیہ ہوگی۔ حدیث کو اس معنی پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے جس کے مطابق نماز کی صحت یقینی ہو اور نماز بالاتفاق صحیح ہو۔

دلیل نمبر 9: چونکہ ائمہ اربعہ (امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) اور مذاہب اربعہ کے سب علماء اہل سنت نے ان احادیث میں الجوربین سے ثخین جرابیں یا ثخین منعل جرابیں مراد لی ہیں اور جس مسئلہ پر ائمہ اربعہ اور مذاہب اربعہ کے علماء متفق ہو جائیں وہ مسئلہ اجماعی ہوتا ہے اس کی مخالفت اجماع کی مخالفت ہے۔ جب ائمہ اربعہ اور مذاہب اربعہ کے علماء الجوربین سے ثخین جرابوں کے مراد لینے پر متفق ہیں اور اس پر اجماع ہے تو باریک جرابوں کو اس میں شامل کرنا اجماع کے خلاف ہے اس لئے یہ معنی باطل ہے۔

دلیل نمبر 10: حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی ۹۶ روایات میں مسح علی الخفین ہے اور ایک روایت میں مسح علی الجوربین ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ۱۵ روایات میں مسح علی الخفین یا مسح علی الموقین ہے اور موق کا معنی خف ہے اور ایک روایت میں مسح علی الجوربین ہے۔ حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ میں تساخین ہے اور تساخین کا جمہور کے نزدیک معنی خف ہے۔ لہذا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں اگر جوربین سے جورب ثخین مراد لیں گے تو روایات میں توافق ہو جائے گا اور اگر باریک جرابیں مراد لیں گے تو تضاد اور شذوذ ہوگا اس

طرح حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ بھی تضاد ہوگا لہذا تضاد وشذوذ پیدا کرنے والے معنی سے بہتر ہے کہ جوربین کا وہ معنی کیا جائے جس سے روایات میں توافق ہو جائے اور شذوذ بھی دفع ہو جائے۔

دلیل نمبر 11: احادیث جوربین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان ہوا ہے اور قاعدہ مذکورہ کے مطابق کہ عموم لفظ میں ہوتا ہے عمل میں عموم نہیں ہوتا بلکہ وہ عمل فقط ان صورتوں کو شامل ہوتا ہے جن کا خارج میں وقوع ہوا ہو جبکہ یہاں رقیق پر مسح کرنے کا وقوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابیؓ سے ثابت نہیں بلکہ ان کے زمانہ میں رقیق جراب کا وجود نہ تھا لہذا مسح علی الجوربین کے عمل میں رقیق جراب شامل کرنے کیلئے رقیق جراب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابیؓ کا عمل ثابت کرنا ضروری ہے حالانکہ نہ وہ ثابت ہے اور نہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔

چونکہ اس دلیل کی بنیاد اس قاعدہ پر ہے کہ افعال میں عموم نہیں ہوتا اس کا ثبوت ملاحظہ کیجئے لاعموم فی الافعال (اجابۃ السائل شرح بغیۃ العامل ج۱ص۹۲) افعال میں عموم نہیں ہوتا اسی طرح قاضی ابوعبداللہ صیمری، شیخ ابواسحاق، ابن القشیری اور قاضی عبد الوہاب سب نے یہی لکھا ہے (ارشاد الفحول ج۱ص۲۸۹) اس قاعدہ کے مزید حوالہ جات مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ کیجئے (الانجم الزاہرات ج۱ص۲۸، البحر المحیط فی اصول الفقہ ج۱ص۵۰۲، ج۲ص۱۸۲تا۱۸۵، ج۳ص۲۶۱، التلخیص فی اصول الفقہ ج۲ص۸)

موزوں جیسی جراب کا معیار

مذکورہ بالا دس دلائل سے یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ جوربین والی احادیث میں الجوربین سے ایسی جرابیں مراد ہیں جو موزوں جیسی ہو لیکن موزوں جیسی جراب سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا معیار ہے اس میں ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے۔

- امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جراب مجلد ہو کہ وہ ایک قسم کا موزہ بن جاتا ہے۔
- امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جراب منعل ہو۔
- امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جراب ثخین ہو۔

یہی راجح ہے کہ یہ معنی ظاہر حدیث کے زیادہ موافق ہے نیز اس میں مجلد یا منعل ہونے کی قید مختلف فیہ ہے جبکہ ثخین ہونا متفق علیہ ہے اس لیے یہ اولی ہے علاوہ ازیں ثخین والے معنی میں توسع زیادہ ہے اور مجلد یا منعل مراد لینے کی صورت میں بلا سبب اور بلاوجہ قصر الدلالت عن المقتضی کی خرابی لازم آتی ہے جبکہ جوربین سے ثخین جراب مراد لینے سے یہ خرابی لازم نہیں آتی۔

رہا یہ سوال کہ ثخین جراب مراد لینے سے رقیق جراب پر دلالت نہیں ہوتی حالانکہ جوربین کا لفظ عام ہے جو رقیق کو بھی شامل ہے تو قصر الدلالت عن المقتضی کا مفسدہ اس میں بھی لازم آتا ہے اس کا اولاً جواب یہ ہے کہ ائمہ اربعہ کے اجماع اور مذکورہ بالا گیارہ (۱۱) دلائل سے ثابت ہو چکا ہے کہ الجوربین سے موزوں جیسی جرابیں مراد ہیں اس لیے رقیق جراب نہ اس میں داخل ہے نہ اس کا مقتضی ہے پس جب رقیق جراب جوربین کے مقتضی میں داخل ہی نہیں تو قصر الدلالت عن المقتضی کی خرابی لازم نہیں آتی۔

ثانیاً اگر رقیق جراب کو جوربین کے مقتضی و مدلول میں شامل کر ہی لیں تو چونکہ حدیث جوربین پر جواز عمل کی جس صورت پر ائمہ کا اجماع ہے وہ یہ ہے کہ جوربین کا مصداق ایسی جراب ہو جو موزوں جیسی ہو پس اس مضبوط اور قوی وجہ کی بناء پر جوربین سے ثخین جراب مراد لی گئی ہے اور چونکہ ثخین جراب مراد لینے سے یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو مجلد یا منعل کی قید بلاوجہ اور بلاضرورت ہے جس سے "قصر الدلالت عن المقتضی بلا سبب" کی خرابی لازم آتی ہے لیکن ثخین جراب مراد لے کر رقیق جراب کو جوربین کے مقتضی و مدلول سے خارج کرنا بلاضرورت اور بلاسبب نہیں بلکہ اس کا خارج کرنا قوی سبب اور شرعی

ضرورت کی بناء پر ہے اس لیے اس میں یہ خرابی لازم نہیں آتی ۔ بلکہ جب رقیق جراب کو جوربین میں داخل کر کے اس پر مسح جائز قرار دینے کی صورت میں وہ بارہ خرابیاں لازم آتی ہیں جن کی قابل غور بارہ نکات میں نشاندہی کی گئی ہے تو ثخین جراب مراد لے کر رقیق جراب کو خارج کرنا ضروری ہو جاتا ہے ۔ یہ بھی عموم تسلیم کرنے کی صورت میں ہے

تائیدات:

☆......... چنانچہ تحفۃ الاحوذی ص۲۸۴ ج۱ میں غیر مقلد محدث مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں لَا یُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ اَبِیْ قَیْسٍ وَّهُزَیْلٍ فَلِاَجَلِ ذٰلِكَ اِشْتَرَطُوْا جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَیْنِ بِتِلْكَ الْقُیُوْدِ لِیَكُوْنَا فِیْ مَعْنَى الْخُفَّیْنِ وَیَدْخُلَا تَحْتَ اَحَادِیْثِ الْخُفَّیْنِ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ (امام مالك) اَنَّ الْجَوْرَبَیْنِ اِذَا كَانَا مُجَلَّدَیْنِ كَانَا فِیْ مَعْنَى الْخُفَّیْنِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ (امام شافعی) اِذَا كَانَا مُنَعَّلَیْنِ كَانَا فِیْ مَعْنَاهُمَا وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ (امام اعظم وامام احمد) اَنَّهُمَا اِذَا كَانَا صَفِیْقَیْنِ ثَخِیْنَیْنِ كَانَا فِیْ مَعْنَاهُمَا وَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا مُجَلَّدَیْنِ وَلَا مُنَعَّلَیْنِ۔

ابوقیس اور ہزیل کی شاذ حدیث کی وجہ سے قرآن کے ظاہر (غسل رجلین) کو نہیں چھوڑا جا سکتا اس وجہ سے ائمہ نے جرابوں پر مسح کے جواز کیلئے ایسی شرطیں لگائی ہیں جن کی وجہ سے جرابیں موزوں کے حکم میں آ جاتی ہیں اور احادیث خفین کے تحت داخل ہو جاتی ہیں چنانچہ بعض (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ) نے مجلد ہونے کی شرط لگائی ، بعض (قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) نے منعل ہونے کی شرط لگائی جبکہ بعض (امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وامام احمد رحمۃ اللہ علیہ) نے ثخین ہونے کی شرط لگائی خواہ وہ مجلد اور منعل نہ ہوں ۔

☆.........امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قَالُوْا (سفیان الثوری، ابن المبارك ،

شافعی ،احمد ،اسحاق)يُمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَإِنْ لَّمْ يَكُوْنَا نَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ (سنن ترمذی ص۲۹ ج۱)

ان ائمہ (سفیان ثوری رحمہ اللہ ،ابن مبارک رحمہ اللہ ،امام شافعی رحمہ اللہ ،امام احمد رحمہ اللہ ،امام اسحاق رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ جرابیں اگرچہ منعل نہ ہوں ان پر مسح کیا جائے گا بشرطیکہ ثخین ہوں۔

درج ذیل علماء کرام نے احادیث مسح علی الجوربین سے جوربین مجلد یا منعل یا ثخین مراد لی ہیں۔

نمبر شمار	نام	مراد	حوالہ
1	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (قول قدیم)	مجلد	(المبسوط للسرخسی ص۲۸۹ ج۱)
2	علامہ عینی رحمہ اللہ	ایضا	(شرح ابی داود للعینی ص۳۷۴ ج۱)
3	علامہ ماوردی رحمہ اللہ	ایضا	(الحاوی فی الفقہ الشافعی ص۳۶۴ ج۱)
4	غیر مقلد عالم شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ	ایضا	(عون المعبود ص۱۸۸ ج۱)
5	غیر مقلد عالم عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ	ایضا	(تحفۃ الاحوذی ص۲۸۴ ج۱)
6	وہبۃ الزحیلی رحمہ اللہ	ایضا	(الفقہ الاسلامی وادلتہ ص۳۲۸ ج۱)
7	امام ابوالولید رحمہ اللہ	منعل	(سنن کبری بیہقی ص۲۸۵ ج۱)
8	علامہ ابوالحسن المرغینانی رحمہ اللہ	ایضا	(الہدایہ ص۳۰ ج۱)
9	امام بیہقی رحمہ اللہ	ایضا	(سنن کبری بیہقی ص۲۸۵،۲۸۷ ج۱)
10	علامہ عینی رحمہ اللہ	ایضا	(شرح ابی داود للعینی ص۳۷۴ ج۱)
11	غیر مقلد عالم عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ	ایضا	(تحفۃ الاحوذی ص۲۸۴ ج۱

12	علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	(البحر الرائق ص۲۰۹ ج۲
13	علامہ محمد بن محمد البابرتی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	(العنایہ شرح الہدایہ ص۲۵۱،۲۵۲ ج۱
14	علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	(بدائع الصنائع ص۳۷ ج۱
15	علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	(فتح القدیر ص۱۵۷ ج۱
16	علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	(المجموع شرح المہذب ص۵۰۰ ج۱
17	مفتی احمد الہریدی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	(فتاوی دار الافتاء المصریہ ص۳۷ ج۱)
18	امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	تحسین	جامع الترمذی ج۱ ص۲۹
19	علامہ ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	الجوہر النقی ص۲۸۵ ج۱
20	علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	العرف الشذی ص۳۴ ج۱
21	غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	تحفۃ الاحوذی ص۲۸۴ ج۱
22	غیر مقلد عالم عبیداللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	مرعاۃ المفاتیح ص۳۵۹ ج۱
23	علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	البحر الرائق ص۲۰۹ ج۱
24	علامہ محمد بن محمد البابرتی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	العنایہ ص۲۵۱،۲۵۲ ج۱
25	عبدالغنی الغنیمی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	اللباب فی شرح الکتاب ص۲۰ ج۱
26	علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	المبسوط للسرخسی ص۲۴۹ ج۱
27	علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	البدائع والصنائع ص۳۷ ج۱
28	علی بن زکریا المنبجی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب ج۱ ص۱۳۲

29	علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	تبیین الحقائق ص۲۴۵ ج۱
30	علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۸۴ ج۱
31	علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	فتح القدیر ص۱۵۸ ج۱
32	علامہ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	الحاوی فی الفقہ الشافعی ص۲۴۷ ج۱
33	علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	الشرح الکبیر لابن قدامہ ص۱۴۹ ج۱ المغنی ص۱۹ ج۲
34	عبدالرحمن بن ابراہیم المقدسی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	العدۃ شرح العمدۃ ص۴۱ ج۱
35	برہان الدین ابن المفلح رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	المبدع شرح المقنع ص۱۰۰ ج۱
36	صالح بن الفوزان رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	الملخص الفقہی ص۵۶ ج۱
37	علامہ شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص۱۴ ج۱۰ دروس عمدۃ الفقہ للشنقیطی ص۲۹۴ ج۱
38	منصور بن یونس البہوتی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	شرح منتہی الارادات ص۱۲۷ ج۱ کشاف القناع عن متن الاقناع ص۳۱۵ ج۱ الروض المربع ص۳۰ ج۱
39	الحاجۃ نجاح الحلبی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	فقہ العبادات حنبلی ص۷۱ ج۱
40	محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	مختصر الانصاف ص۴۱
41	مصطفیٰ بن سعد الرحیبانی رحمۃ اللہ علیہ	ایضا	مطالب اولی النہی ص۱۲۷ ج۱

جرابوں پر مسح قرآن وسنت کی روشنی میں

مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں درج ذیل نکات قابل غوراور قابل توجہ ہیں۔

(۱)...... کیا ضعیف حدیث (مسح علی الجوربین) قرآن وحدیث کے قطعی واجماعی حکم (غسل الرجلین) کیلئے ناسخ بن سکتی ہے؟

(۲)...... کیا متکلم فیہ حدیث قرآن وحدیث کے قطعی واجماعی حکم کیلئے ناسخ بن سکتی ہے؟

(۳)...... کیا ظنی دلیل قرآن وحدیث کے قطعی واجماعی حکم کیلئے ناسخ بن سکتی ہے؟

(۴)...... نبی پاک ﷺ اور صحابہؓ نے باریک جراب پر مسح کیا ہے؟ اور کیا نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں باریک جراب موجود تھی؟

(۵)...... حدیث کے ایک معنی کے مطابق قرآن وحدیث کی موافقت ہوتی ہو دوسرے معنی میں مخالفت ہو تو کونسا معنی مراد لینا چاہیے؟

(۶)...... حدیث کے ایک معنی میں آثار صحابہؓ کے ساتھ موافقت ہو دوسرے میں آثار صحابہؓ کی مخالفت ہو تو کونسا معنی بہتر ہے؟

(۷)...... حدیث کا ایک معنی متیقن ہو دوسرا مشکوک ان میں کون سا معنی مراد لینا چاہیے؟

(۸)...... حدیث کا ایک معنی متفق علیہ ہے دوسرا مختلف فیہ ہے کون سا معنی مراد لینا چاہیے؟

(۹)...... حدیث کے ایک معنی کے مطابق نماز کی صحت یقینی ہو، دوسرے معنی کے مطابق نماز کی صحت مشکوک ہو تو ان میں سے کون سا معنی اولی ہے؟

(۱۰)...... حدیث کے ایک معنی کے مطابق نماز بالاتفاق صحیح ہے دوسرے کے مطابق نماز کی صحت مختلف فیہ ہو جاتی ہے ان میں سے کون سا معنی درست ہے؟

(۱۱) حدیث کا ایک معنی اجماع امت کے مطابق ہے دوسرا معنی اجماع کے خلاف ہے۔ ان میں سے کون سا معنی درست ہے اور کون سا نادرست ہے؟

(۱۲)...... حدیث کے ایک معنی کے مطابق احادیث میں تضاد و شذوذ لازم آتا ہے دوسرے معنی کے مطابق تضاد اور شذوذ لازم نہیں آتا ان میں سے کون سا معنی زیادہ بہتر ہے؟

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں ان سب نکات کا جواب یہ ہے کہ الجوربین سے ثخینین یا منعل یا مجلد جرابیں مراد ہیں باریک جرابیں مراد نہیں۔ اور اگر مسح علی الجوربین کی احادیث میں الجوربین میں باریک جراب کو شامل کر کے اس پر مسح کو جائز قرار دیا جائے تو

☆......لازم آتا ہے ضعیف حدیث کے ساتھ قرآن وسنت کے قطعی واجماعی حکم کا نسخ۔

☆......لازم آتا ہے متکلم فیہ حدیث کے ساتھ قرآن وسنت کے قطعی واجماعی حکم کا نسخ۔

☆......لازم آتا ہے ظنی دلیل کے ساتھ قرآن وسنت کے قطعی واجماعی حکم کا نسخ۔

☆......لازم آتا ہے ایسی جراب پر مسح کرنا جس پر نہ نبی کریم ﷺ نے مسح کیا اور نہ اصحاب النبی ﷺ نے مسح کیا۔

☆......لازم آتا ہے قرآن وسنت کی موافقت والے معنی کا چھوڑنا اور مخالفت والے معنی کا لینا

☆......لازم آتا ہے آثار صحابہؓ کی موافقت والے معنی کا چھوڑنا اور مخالفت والے معنی کا لینا۔

☆......لازم آتا ہے متیقن معنی کا چھوڑنا اور مشکوک معنی کا لینا۔

☆......لازم آتا ہے متفق علیہ معنی کا چھوڑنا اور مختلف فیہ معنی کا لینا۔

☆......لازم آتا ہے صحت نماز کو مشکوک بنانا۔

☆......لازم آتا ہے صحت نماز کو مختلف فیہ بنانا۔

☆......لازم آتی ہے اجماع امت کی مخالفت۔

☆......لازم آتا ہے احادیث میں توافق پیدا کرنے والے معنی کو چھوڑنا اور تضاد پیدا کرنے والے معنی کو لینا۔

☆......لازم آتا ہے معروف حدیث اور معروف معنی کو چھوڑنا اور شاذ حدیث وشاذ معنی کو لینا۔

☆......بعض حضرات نے باریک جرابوں پر مسح کا قیاس کیا ہے موزوں کے مسح پر اس میں لازم آتا ہے قرآن وسنت کا نسخ وترک، قیاس کے ساتھ۔

جس معنی کے مراد لینے میں (یعنی الجوربین میں باریک جرابوں کو داخل کرنے میں) اتنی خرابیاں لازم آتی ہوں وہ کیسے درست ہوسکتا ہے؟ اور اس کی بنیاد پر باریک جرابوں پر مسح کرنے کا کیا جواز ہے؟

قیاس کی قسمیں اور ان میں فرق:

قیاس کی دو قسمیں ہیں قیاس شرعی اور قیاس غیر شرعی ان دونوں میں فرق ملاحظہ کیجئے

فرق نمبر	قیاس شرعی	قیاس غیر شرعی
1	کتاب وسنت کے موافق ہوتا ہے	کتاب وسنت کے مخالف ہوتا ہے
2	کتاب وسنت پر عمل کا ذریعہ بنتا ہے	کتاب وسنت کے ترک کا سبب بنتا ہے
3	طاعت وعبادت ہے	معصیت وبغاوت ہے
4	اس میں دین کی تکمیل ہے	اس میں دین کی توہین وتنقیص ہے
5	اس کی اساس اجماع وکتاب وسنت ہے	اس کی اساس خواہشات اور ہوائے نفس ہے
6	یہ شرعاً مطلوب ہے	یہ شرعاً ممنوع ہے
7	یہ اہل سنت کا قیاس ہے	یہ اہل بدعت کا قیاس ہے

8	یہ رحمانی قیاس ہے	یہ شیطانی قیاس ہے
9	یہ سنت رسول ﷺ و اصحاب رسول ﷺ ہے	یہ سنت مشرکین اور سنت یہود ہے
10	یہ کتاب وسنت کے تحت اصول وفروع کو ظاہر کرتا ہے	یہ کتاب وسنت کے اصول وفروع کو مٹاتا ہے

زیر غور مسئلہ میں دو قیاس ہیں ایک قیاس ان لوگوں کا ہے جو باریک جرابوں پر مسح کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ باریک جرابوں کا وہی حکم ہے جو موزوں کا ہے کہ جیسے موزوں سے قدم کے چمڑے کا رنگ یعنی اس کا سرخ، سفید اور کالا ہونا ظاہر نہیں ہوتا اسی طرح جن باریک جرابوں سے چمڑے کا رنگ ظاہر نہ ہو ان پر بھی موزے کی طرح مسح جائز ہے اس قیاس میں کتاب وسنت کے حکم کا ترک بلکہ مخالفت ہے کیونکہ باریک جرابیں پہننے کی حالت بالاتفاق عدم تخفف یعنی موزہ نہ پہننے کی حالت ہے اور عدم تخفف کی حالت میں پاؤں کے دھونے کا حکم ہے جبکہ یہاں قیاس کی وجہ سے اس قرآنی حکم کو چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں مسح پر عمل ہو رہا ہے اور یہی وہ قیاس ہے جس کے بارے میں کہا گیا ہے اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِيْسُ (حکم الٰہی کے مقابلہ میں سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا)

اور مذاہب اربعہ کے اہل علم حضرات نے جرابوں پر مسح کیلئے جو شرطیں لگائی ہیں ان سے وہ جرابیں موزوں جیسی بن جاتی ہیں جس سے ان جرابوں کے پہننے سے تخفف والی حالت بن جاتی ہے اور حالت تخفف میں بالاجماع موزوں پر مسح کرنا جائز ہے پس یہ قیاس سنت متواترہ صحیحہ پر عمل کا ذریعہ بن گیا اور اسی قیاس کرنے کا حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو ایک مکتوب میں حکم دیا تھا اِعْرِفِ الْاَشْبَاهَ وَالْاَمْثَالَ وَقِسِ الْاُمُوْرَ یعنی پیش آمدہ مسائل کے نظائر شریعت میں پہچانو تو پھر ان پیش آمدہ امور کا ان پر قیاس کر کے شرعی حکم ظاہر کرو

(جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۱۳۹، الفقیہ والمتفقہ ج ۲ ص ۹۰، مسند الفاروق ج ۲ ص ۵۴۶[?])

باب چہارم: ﴿جرابوں پر مسح مذاہب اربعہ کی روشنی میں﴾

یہ بات گذر چکی ہے کہ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق واجماع ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا تب جائز ہے جب وہ موزوں جیسی ہوں لیکن اس کا معیار کیا ہے؟ اس کی تفصیل باب سوم کے اخیر میں گذر چکی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

☆......امام مالک کے نزدیک جراب مجلد ہو۔

☆......امام شافعی کے نزدیک جراب منعل ہو۔

☆......امام اعظم وامام احمد کے نزدیک جراب ثخین ہو۔

ان میں سے امام اعظم وامام احمد کے مذہب میں توسع زیادہ ہے۔ اس اصولی گفتگو کے بعد یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ جرابوں کی چھ قسمیں ہیں ثَخِین مُجَلَّد ، ثخین مُنَعَّل، ثخین مُجَرَّد، رَقِیق مُجَلَّد، رقیق مُنَعَّل، رقیق مُجَرَّد، ان کا حکم مذاہب اربعہ کی روشنی میں بصورت نقشہ درج ہے۔

جرابوں کی اقسام مع حکم۔

نمبر شمار	جراب کی قسم	شرعی حکم	حوالہ کتب
1	ثخین مجلد	باتفاق ائمہ اربعہ اس پر مسح جائز ہے	المغنی ص ۳۰۳ ج ۱ ، العدہ ص ۳۳ ج ۱ ، المجموع ص ۵۰۰ ج ۱، الکافی ص ۱۷۸ ج ۱ ، بدائع ص ۸۳ ج ۱، البنایہ ص ۴۲۵ ج ۱
2	ثخین منعل	امام مالک کے نزدیک مسح جائز نہیں امام اعظم امام احمد کا مذہب اور امام شافعی کے اصح قول میں مسح جائز ہے	الکافی ص ۱۷۸ ج ۱، مختصر المزنی ص ۱۰ ج ۱، المجموع ص ۵۰۰ ج ۱، المغنی ص ۳۰۳ ج ۱، بدائع الصنائع ص ۸۳ ج ۱

3	ثخین مجرد	امام اعظم، امام شافعی، امام احمد کے مذہب میں ان پر مسح جائز ہے امام مالک کے مذہب اور امام شافعی کے ایک قول میں جائز نہیں	الکافی ص ۱۷۸ ج ۱، مختصر المزنی ص ۱۰ ج ۱، المجموع ص ۵۰۰ ج ۱، المغنی ص ۳۰۳ ج ۱ بدائع الصنائع ص ۸۳ ج ۱
4	رقیق مجلد	ان پر بالاتفاق مسح جائز ہے	المغنی ص ۳۰۳ ج ۱، العدہ ص ۳۳ ج ۱، المجموع ص ۵۰۰ ج ۱ الکافی ص ۱۷۸ ج ۱، بدائع ص ۸۳ ج ۱ البنایہ ص ۴۲۵ ج ۱
5	رقیق منعل	امام مالک، امام شافعی، امام احمد کے نزدیک ان پر مسح جائز نہیں حنفیہ کے دو قول ہیں ایک قول میں جائز ہے (۱) دوسرا قول مفتی بہ عدم جواز کا ہے (۲)	الکافی ص ۳۴ ج ۱، العدۃ ص ۳۳ ج ۱، المغنی ص ۳۰۳ ج ۱ (۱) کبیری ص ۱۱۹ ج ۱، (۲) حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۹ ج ۱ رد المحتار ص ۲۶۹ ج ۱ تقریرات رافعی ج ۱ ص ۵۰۱، خیر الفتاوی ص ۱۲۹ ج ۲، احسن الفتاوی ص ۷۴ ج ۲، مسائل بہشتی زیور جدید ص ۵۰
6	رقیق مجرد	باتفاق ائمہ اربعہ ان پر مسح جائز نہیں	المغنی ص ۳۰۳ ج ۱، العدہ ص ۳۳ ج ۱، المجموع ص ۵۰۰ ج ۱ الکافی ص ۱۷۸ ج ۱، بدائع ص ۸۳ ج ۱ البنایہ ص ۴۲۵ ج ۱

مذاہب ائمہ اربعہ کتب فقہ کی روشنی میں:

ہم نے ائمہ اربعہ کے مذاہب اور ان کے حوالہ جات کا اجمالاً تو ذکر کر دیا ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چاروں مذاہب کے ان کی کتب سے تفصیلی حوالہ جات بھی درج کر دیں ان میں سے بعض میں باریک جرابوں پر مسح کے ناجائز ہونے کی صراحت ہے اور بعض میں جرابوں پر مسح کے جواز کیلئے قیودات اور شرائط کی صراحت ہے ان سے بھی باریک جرابوں پر مسح کے جواز کی نفی ہو جاتی ہے۔

جرابوں پر مسح فقہ حنفی کی روشنی میں

(1)......قُلْتُ اَرَاَیْتَ رَجُلًا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی جَوْرَبَیْهِ وَنَعْلَیْهِ اَوْ عَلٰی جَوْرَبَیْهِ بِغَیْرِ نَعْلَیْنِ قَالَ لَا یُجْزِیْهِ الْمَسْحُ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ اِذَا مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ اَجْزَاَهُ الْمَسْحُ كَمَا یُجْزِیُ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفِّ اِذَا كَانَ الْجَوْرَبَانِ ثَخِیْنَیْنِ لَا یَشِفَّانِ

(المبسوط للشیبانی ج۱ص۹۱)

ابوسلیمان جوزجانی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے وضوء میں جراب اور جوتی پر مسح کیا یا صرف جراب پر مسح کیا امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں سے کسی پر بھی مسح جائز نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور امام ابویوسف اور امام محمد کا قول یہ ہے کہ جب جرابیں ثخین ہوں اور پانی کو جذب نہ کرتی ہوں تو ان پر ایسے ہی مسح کرنا جائز ہے جیسے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے

(2)...... اَلْمَسْحُ عَلَی الْجَوْرَبِ اِذَا كَانَ مُنَعَّلًا جَائِزٌ اِتِّفَاقًا وَاِذَا كَانَ لَمْ یَكُنْ مُنَعَّلًا وَكَانَ رَقِیْقًا غَیْرُ جَائِزٍ اِتِّفَاقًا وَاِنْ كَانَ ثَخِیْنًا فَهُوَ غَیْرُ جَائِزٍ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَا یَجُوْزُ ......وَعَنْهُ اَنَّهُ رَجَعَ اِلٰی قَوْلِهِمَا وَعَلَیْهِ الْفَتْوٰی كَذَا فِی الْهِدَایَةِ وَاَكْثَرِ الْكُتُبِ لِاَنَّهُ فِیْ مَعْنَی الْخُفِّ فَالتَّاوِیْلُ الْمَذْكُوْرُ لِلْحَدِیْثِ قَصْرٌ لِدَلَالَتِهِ عَنْ مُقْتَضَاهُ بِغَیْرِ سَبَبٍ فَلَا یُسْمَعُ (البحر الرائق ص۲۰۸ج۲)

جب جرابیں منعل ہوں تو ہمارے تینوں ائمہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ، امام محمد رحمہ اللہ کا جواز مسح پر اتفاق ہے۔ اور رقیق غیر منعل پر بالاتفاق مسح

جائز نہیں اور ثخین غیر منعل پر امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں بعد میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواز والے قول کی طرف رجوع کرلیا اور فتوی اسی پر ہے ہدایہ اور اکثر کتب حنفیہ میں اسی طرح ہے کیونکہ ثخین جراب موزے کے حکم میں ہے اور منعل جراب مراد لینے کی صورت میں قصر الدلالۃ عن المقتضی بلاسبب ہے (یعنی بلاوجہ لفظ کی اپنے پورے مفہوم و مقتضی پر دلالت متروک ہو جاتی ہے) اس لئے یہ قابل قبول نہیں۔

(3)......وَهٰذَا بِخِلَافِ الرَّقِيْقِ فَاِنَّ الدَّلِيْلَ يُفِيْدُ اِخْرَاجَهُ مِنَ الْاِطْلَاقِ لِكَوْنِهٖ لَيْسَ فِيْ مَعْنَى الْخُفِّ (البحر الرائق ص۲۰۹ ج ۲)

بخلاف رقیق جراب کے کیونکہ دلیل تقاضا کرتی ہے اس کو لفظ کے اطلاق سے خارج کرنے کا کہ وہ موزے کے حکم میں نہیں۔

(4)......وَفِى الْمُجْتَبٰى لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ الرَّقِيْقِ مِنْ غَزْلٍ اَوْ شَعْرٍ بِلَاخِلَافٍ وَلَوْ كَانَ ثَخِيْنًا يَمْشِيْ مَعَهُ فَرْسَخًا فَصَاعِدًا ......فَعَلَى الْخِلَافِ ......قَالُوْا وَلَوْ شَاهَدَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ صَلَابَتَهَا لَاَفْتٰى بِالْجَوَازِ

(البحر الرائق ص۲۰۹ ج ۲)

مجتبی میں ہے کہ سوت یا بالوں کی باریک جرابوں پر بلا اختلاف مسح کرنا جائز نہیں البتہ ثخین جس میں تین میل یا اس سے زیادہ (بغیر جوتی کے) آدمی چل سکتا ہو اس میں اختلاف ہے (امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں) اور اگر وہ اس کے سخت ہونے کا مشاہدہ کر لیتے تو (شروع میں ہی) اس پر جواز مسح کا فتوی دیتے۔

(5)......اِنَّ مَاكَانَ رَقِيْقًا مِنْهَا لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ اِتِّفَاقًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ

مُجَلَّدًا اَوْ مُنَعَّلًا وَمَا كَانَ ثَخِيْنًا مِنْهَا فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مُجَلَّدًا اَوْ مُنَعَّلًا فَمُخْتَلَفٌ فِيْهِ وَمَا كَانَ فَلَا خِلَافَ فِيْهِ ۔(البحر الرائق ص۲۱۱ ج ۲)

باریک جراب پر بالاتفاق مسح جائز نہیں الا یہ کہ مجلد یا منعل ہو اور اگر ثخین مجلد یا منعل ہو تو اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور اگر ثخین مجلد یا منعل نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے (لیکن فتوی جواز پر ہے)

(6)......وَلَوْ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَإِنْ كَانَا ثَخِيْنَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ جَائِزٌ بِالْاِتِّفَاقِ وَإِنْ لَّمْ يَكُوْنَا ثَخِيْنَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ لَايَجُوْزُ بِالْاِتِّفَاقِ وَإِنْ كَانَا ثَخِيْنَيْنِ غَيْرَ مُنَعَّلَيْنِ لَايَجُوْزُ فِيْ قَوْلِ الْإِمَامِ خِلَافًا لِصَاحِبَيْهِ وَرُوِيَ اَنَّ الْإِمَامَ رَجَعَ اِلٰى قَوْلِهِمَا فِيْ الْمَرَضِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ۔(اللباب فی شرح الکتاب ص۴۱ ج ۱)

اگر جرابیں ثخین منعل ہوں تو بالاتفاق مسح جائز ہے اور اگر غیر ثخین اور غیر منعل ہوں تو بالاتفاق مسح ناجائز ہے اور اگر ثخین غیر منعل ہوں تو امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے مرض الوفات میں امام اعظم رحمہ اللہ نے بھی اسی کی طرف رجوع کر لیا تھا۔

(7)......وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَإِنْ كَانَا ثَخِيْنَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا لِاَنَّ مُوَاظَبَةَ الْمَشْيِ سَفَرًا بِهِمَا مُمْكِنٌ وَإِنْ كَانَا رَقِيْقَيْنِ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا لِاَنَّهُمَا بِمَنْزِلَةِ اللِّفَافَةِ وَإِنْ كَانَا ثَخِيْنَيْنِ غَيْرَ مُنَعَّلَيْنِ لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله تعالى ......وَعَلٰى قَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رحمهما الله تعالى يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا

(المبسوط للسرخسی ص۲۸۹ ج ۱)

اگر جرابیں ثخین منعل ہوں تو ان پرمسح جائز ہے کیونکہ بغیر جوتی کے ان میں چلنا ممکن ہے اور اگر باریک جرابیں ہوں تو ان پرمسح جائز نہیں کیونکہ یہ باریک لفافہ کی مثل ہیں اور اگر ثخین غیر منعل ہو تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ،اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں (لیکن مرض الوفات میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواز کی طرف رجوع کرلیا تھا)

(8)......وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوَارِبِ فَلَايَخْلُوْ اِمَّا اِنْ كَانَ الْجَوَارِبُ رَقِيْقًا غَيْرَ مُنَعَّلٍ وَفِىْ هٰذَا الْوَجْهِ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ بِلَاخِلَافٍ وَاَمَّا اِذَا كَانَ ثَخِيْنًا مُنَعَّلًا وَفِىْ هٰذَا الْوَجْهِ يَجُوْزُ الْمَسْحُ بِلَا خِلَافٍ لِاَنَّهُ يُمْكِنُ قَطْعُ السَّفَرِ وَتَتَابُعُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ فَكَانَ بِمَعْنَى الْخُفِّ وَالْمُرَادُ مِنَ الثَّخِيْنِ اَنْ كَانَ يَسْتَمْسِكُ عَلَى السَّاقِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَشُدَّهُ بِشَيْءٍ وَلَا يَسْقُطُ فَاَمَّا اِذَا كَانَ لَايَسْتَمْسِكُ وَيَسْتَرْخِيْ فَهٰذَا لَيْسَ بِثَخِيْنٍ وَلَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَاَمَّا اِذَا كَانَ ثَخِيْنًا غَيْرَ مُنَعَّلٍ وَفِىْ هٰذَا الْوَجْهِ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا يَجُوْزُ - (المحیط البرہانی ص۲۱۲ ج۱)

جرابوں پرمسح کی تین صورتیں ہیں (۱) جرابیں رقیق غیر منعل ہوں ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں (۲) ثخین منعل ہوں ان پر بالاتفاق مسح جائز ہے کیونکہ ان کے ساتھ سفر میں لگاتار چلنا ممکن ہے اس لیے یہ موزوں کے حکم میں ہیں اور ثخین سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کے ساتھ باندھنے کے بغیر پنڈلی پر کھڑا رہے اور گرے نہ اور جب پنڈلی پر بغیر باندھنے کے کھڑا نہ ہو اور نیچے گر جائے تو وہ ثخین نہیں اور اس پرمسح جائز نہیں (۳) ثخین غیر منعل پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسح جائز نہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

کے نزدیک مسح جائز ہے (امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جواز والے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا)

(9)......فَإِنْ كَانَ رَقِيقًا لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ بِلَاخِلَافٍ

(المحیط البرہانی ص ۲۱۳ ج ۱)

اگر جراب باریک ہو تو اس پر بالاتفاق مسح جائز نہیں۔

(10)......يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِينَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا مُجَلَّدَيْنِ عَلَى الْقَوْلِ الْآخِرِ مِنْ قَوْلَيِ الْإِمَامِ رضى الله عنه

(اللباب فی الجمع بین السنة والكتاب ج ۱ ص ۱۳۴)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو قولوں میں سے آخری قول یہ ہے کہ ثخین غیر مجلد جرابوں پر مسح جائز ہے۔

(11)......وَأَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَإِنْ كَانَا مُجَلَّدَيْنِ أَوْ مُنَعَّلَيْنِ يُجْزِيهِ بِلَاخِلَافٍ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَإِنْ لَمْ يَكُونَا مُجَلَّدَيْنِ وَلَا مُنَعَّلَيْنِ فَإِنْ كَانَا رَقِيقَيْنِ يَشِفَّانِ الْمَاءَ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا بِالْإِجْمَاعِ وَإِنْ كَانَا ثَخِينَيْنِ لَا يَجُوزُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ يَجُوزُ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا فِي آخِرِ عُمْرِهِ وَذَلِكَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ قَالَ لِعُوَّادِهِ فَعَلْتُ مَا كُنْتُ أَمْنَعُ النَّاسَ عَنْهُ" (بدائع الصنائع ص ۳۷ ج ۱)

جرابوں پر مسح کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر جرابیں مجلد یا منعل ہوں تو اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے (۲) اگر مجلد اور منعل نہ ہوں اور باریک ہوں جو پانی کو جذب کرتی ہوں تو ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں (۳) اور اگر جرابیں ثخین (غیر مجلد غیر منعل) ہوں تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں لیکن اخیر عمر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواز والے قول کی طرف رجوع

کرلیا۔ کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرض الوفات میں ثخین جرابوں پر مسح کیا اور عیادت کنندہ لوگوں کو کہا کہ میں نے آج وہ کام کیا ہے جس سے میں لوگوں کو روکتا تھا۔

(12)......وَاَمَّا الْحَدِيْثُ فَيَحْتَمِلُ اَنَّهُمَا كَانَا مُجَلَّدَيْنِ اَوْ مُنَعَّلَيْنِ وَبِهٖ نَقُوْلُ وَلَاعُمُوْمَ لَهٗ لِاَنَّهٗ حِكَايَةُ حَالٍ اَلَا يُرٰى اَنَّهٗ لَمْ يَتَنَاوَلِ الرَّقِيْقَ مِنَ الْجَوَارِبِ

(بدائع الصنائع ص ۳۷ ج ۱ ص ۳۸ ج ۱)

بہر کیف حدیث جوربین میں احتمال ہے کہ وہ جرابیں مجلد ہوں یا منعل اور ہم اسی کے قائل ہیں اور اس حدیث میں عموم نہیں کیونکہ اس میں واقعی حالت کا بیان ہے اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ (بالاتفاق) یہ حدیث باریک جرابوں کو شامل نہیں۔

(13)......وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَهُوَ عَلٰى اَقْسَامٍ ثَلٰثَةٍ اِنْ كَانَا مُجَلَّدَيْنِ اَوْ مُنَعَّلَيْنِ جَازَ الْمَسْحُ بِاِجْمَاعٍ بَيْنَ اَصْحَابِنَا وَاَمَّا اِذَا كَانَا غَيْرَ مُنَعَّلَيْنِ فَاِنْ كَانَا رَقِيْقَيْنِ بِحَيْثُ يُرٰى مَاتَحْتَهُمَا لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا وَاِنْ كَانَا ثَخِيْنَيْنِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَجُوْزُ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ رَجَعَ اِلٰى قَوْلِهِمَا فِيْ آخِرِ عُمْرِهٖ۔

(تحفۃ الفقہاء ص ۸۶ ج ۱)

جرابوں پر مسح کی تین قسمیں ہیں (۱) اگر جرابیں مجلد منعل ہوں تو بالاجماع مسح جائز ہے (۲) اگر جرابیں باریک ہوں کہ ان سے نظر گذر جائے اور مجلد منعل نہ ہوں تو ان پر مسح جائز نہیں (۳) اگر جرابیں ثخین ہوں منعل مجلد نہ ہوں تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسح جائز نہیں اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وامام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسح جائز ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اخیر عمر میں جواز کی طرف رجوع کرلیا تھا۔

(14)......اِعْلَمْ اَنَّ الْمَسْئَلَةَ عَلٰى ثَلٰثَةِ وُجُوْهٍ اِنْ كَانَا رَقِيْقَيْنِ غَيْرَ مُنَعَّلَيْنِ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا اِتِّفَاقًا وَاِنْ كَانَا ثَخِيْنَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ جَائِزٌ اِتِّفَاقًا وَاِنْ كَانَا ثَخِيْنَيْنِ غَيْرَ مُنَعَّلَيْنِ فَهُوَ مَحَلُّ الْاِخْتِلَافِ كَمَا فِى الْخَانِيَةِ

(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۸۴ ج۱)

جرابوں پر مسح کرنے کے مسئلہ کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر جرابیں باریک غیر منعل ہوں تو ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں (۲) اگر جرابیں ثخین منعل ہوں تو بالاتفاق جائز ہے (۳) اگر جرابیں ثخین غیر منعل ہوں تو اس میں اختلاف ہے۔

(15)......وَيُشْتَرَطُ لِجَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اَنْ يَّكُوْنَا مُنَعَّلَيْنِ اَوْ مُجَلَّدَيْنِ بِالْاِتِّفَاقِ بَيْنَ اَئِمَّةِ الْحَنَفِيَّةِ اَمَّا اِذَا كَانَا غَيْرَ مُنَعَّلَيْنِ وَلَا مُجَلَّدَيْنِ فَيَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ الصَّاحِبَيْنِ اِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ ثَخِيْنَيْنِ لَايَشِفَّانِ الْمَاءَ وَيُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِمَا فَاِنْ كَانَا رَقِيْقَيْنِ يَشِفَّانِ الْمَاءَ فَلَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا بِالْاِتِّفَاقِ۔ (فقہ العبادات حنفی ص۴۵ ج۱)

جرابوں پر مسح کے جواز کیلئے شرط یہ ہے کہ جرابیں منعل ہوں یا مجلد اس پر ائمہ احناف کا اتفاق ہے اور اگر ثخین ہوں کہ پانی کو جذب نہ کریں اور ان میں لگاتار چلنا ممکن ہو لیکن منعل اور مجلد نہ ہوں تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے اور اگر باریک ہوں جو پانی کو جذب کرلیں تو ان پر مسح بالاتفاق جائز نہیں۔

(16)......اَلشَّرْطُ الْخَامِسُ اِسْتِمْسَاكُهُمَا عَلَى الرِّجْلَيْنِ مِنْ غَيْرِ شَدٍّ لِثَخَانَتِهِ اِذِ الرَّقِيْقُ لَايَصْلُحُ لِقَطْعِ الْمَسَافَةِ وَالشَّرْطُ السَّادِسُ مَنْعُهُمَا وُصُوْلَ الْمَاءِ اِلَى الْجَسَدِ فَلَايَشِفَّانِ الْمَاءَ (مراقی الفلاح ص۷۹ ج۱)

جواز مسح کیلئے پانچویں شرط یہ ہے کہ بغیر باندھنے کے تخت اور موٹے ہونے کی وجہ سے کھڑی رہیں کیونکہ باریک جراب میں مسافت طے کرنا ممکن نہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ پانی ان سے گذر کر جسم تک نہ پہنچ سکے پس وہ پانی کو جذب نہ کریں۔

(17)...... وَيَجُوْزُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ اَوْ مُجَلَّدَيْنِ اَوْ مُنَعَّلَيْنِ ...... وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اَوَّلاً يَقُوْلُ لَايَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَا مُنَعَّلَيْنِ لِاَنَّهٗ لَايُقْطَعُ فِيْهِمَا الْمَسَافَةُ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَاذَكَرْ نَا وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى۔

(الاختیار لتعلیل المختار ص ۲۸ ج ۱)

جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب وہ ثخین یا مجلد یا منعل ہوں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا قول یہی تھا کہ جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب وہ منعل ہوں کیونکہ ثخین مجرد میں مسافت طے نہیں ہوسکتی پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کی طرف رجوع کرلیا جس کو ہم نے ذکر کیا ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے۔

(18)...... يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ اِذَا كَانَ مُجَلَّدًا اَوْ مُنَعَّلاً اَوْ ثَخِيْنًا

(البحر الرائق ص ۲۰۸ ج ۲)

جراب پر مسح تب جائز ہے جب وہ مجلد یا منعل یا ثخین ہو۔

(19)...... اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ فِيْ وَجْهٍ يَجُوْزُ بِالْاِتِّفَاقِ وَهُوَ مَا اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ وَفِيْ وَجْهٍ لَايَجُوْزُ بِالْاِتِّفَاقِ وَهُوَ اَنْ لَّا يَكُوْنَا ثَخِيْنَيْنِ وَلَا مُنَعَّلَيْنِ وَفِيْ وَجْهٍ لَايَجُوْزُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ خِلَافًا لِصَاحِبَيْهِ وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَا ثَخِيْنَيْنِ غَيْرَ مُنَعَّلَيْنِ ۔ (البنایہ شرح الہدایہ ص ۲۵۲ ج ۱)

جرابوں پر مسح کی تین صورتیں ہیں (۱) ثخین منعل ،ان پر مسح بالاتفاق جائز ہے
(۲) نہ ثخین ہو اور نہ منعل ،(بلکہ رقیق غیر منعل ہو) تو اس پر بالاتفاق مسح جائز نہیں۔
(۳) ثخین غیر منعل ،اس پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسح جائز نہیں اور صاحبین (امام ابویوسف رحمہ اللہ وامام محمد رحمہ اللہ) کے نزدیک جائز ہے (بعد میں امام صاحب رحمہ اللہ نے مرض الوفات میں اسی قول کی طرف رجوع کرلیا) اور فتویٰ اسی پر ہے۔

(20)...... وَلَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ اَوْ مُنَعَّلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ لَا يَشِفَّانِ الْمَاءَ (الکتاب فقہ حنفی ص۳۲ ج۱)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب مجلد یا منعل ہوں اور امام ابویوسف رحمہ اللہ وامام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ثخین جو پانی کو جذب نہ کرے اس پر مسح جائز ہے

(21)...... وَلَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ اَوْ مُنَعَّلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ لَا يَشِفَّانِ الْمَاءَ ۔ (اللباب فی شرح الکتاب ص۴۰ ج۱)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب مجلد یا منعل ہوں اور امام ابویوسف رحمہ اللہ وامام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ثخین جو پانی کو جذب نہ کرے اس پر مسح جائز ہے۔

(22)...... "اَوْ جَوْرَبَيْهِ الثَّخِيْنَيْنِ "اَىْ بِحَيْثُ يَسْتَمْسِكَانِ عَلَى السَّاقِ بِلَا شَدٍّ كَانَ الْاِمَامُ لَا يُجَوِّزُ الْمَسْحَ عَلَيْهِمَا اَوَّلًا وَيُجَوِّزُهٗ صَاحِبَاهُ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى

قَوْلِهِمَا وَبِهِ يُفْتٰى "اَوِ الْمُنَعَّلَيْنِ" وَالْمُنَعَّلُ مَا وُضِعَ الْجِلْدُ عَلٰى اَسْفَلِهٖ كَالنَّعْلِ فَاِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ يُمْكِنُ مُوَاظَبَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ فَيَصِيْرُ كَالْخُفِّ "اَوِالْمُجَلَّدَيْنِ" وَهُوَمَاوُضِعَ الْجِلْدُ عَلٰى اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ فَيَكُوْنُ كَالْخُفِّ

(درر الاحکام شرح غرر الاحکام ص۱۴۹ ج۱)

ثخین جرابیں ہوں یعنی بغیر باندھے کے پنڈلی پر کھڑی رہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہلے ان پر مسح جائز نہیں قرار دیتے تھے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ و امام محمد رحمہ اللہ جائز کہتے بعد میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بھی جواز کی طرف رجوع کر لیا فتوی بھی اسی پر ہے یا منعل ہوں منعل وہ ہے جس کے نیچے جوتی کی طرح چمڑا ہو کیونکہ اس میں بغیر جوتی کے چلنا ممکن ہے تو یہ موزے کی مثل ہو جاتا ہے یا مجلد ہوں مجلد وہ ہے جس کے نیچے اوپر چمڑا ہو یہ بھی موزے جیسا ہو جاتا ہے۔

(23)......وَيَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ مُجَلَّدًا اَوْمُنَعَّلًا وَكَذَا عَلَى الثَّخِيْنِ الَّذِيْ يَسْتَمْسِكُ عَلَى السَّاقِ مِنْ غَيْرِ رَبْطٍ فِي الْاَصَحِّ عَنِ الْاِمَامِ وَهُوَقَوْلُهُمَا ......وعليه الفتوى (مجمع الانہر ص۱۱۱ ج۱)

اور مجلد یا منعل جرابوں پر مسح جائز ہے اسی طرح ثخین غیر مجلد و غیر منعل پر بھی جائز ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اصح قول اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کا مذہب یہی ہے اور فتوی اسی پر ہے۔ اور ثخین وہ جرابیں ہیں جو بغیر باندھنے کے پنڈلی پر کھڑی رہیں۔

(24)......وَعَلَى الْجَوْرَبِ مُجَلَّدًا اَوْ مُنَعَّلًا وَكَذَا عَلَى الثَّخِيْنِ فِي الْاَصَحِّ عَنِ الْاِمَامِ وَهُوَقَوْلُهُمَا (ملتقی الابحر ص۷۲ ج۱)

اور مجلد یا منعل جرابوں پر مسح جائز ہے اسی طرح ثخین پر بھی جائز ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصح قول اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے۔

(25)......وَيَجُوْزُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ أَوْ مُجَلَّدَيْنِ أَوْ مُنَعَّلَيْنِ

(الاختیار لتعلیل المختار ص ۲۲ ج ۱)

جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب ثخین یا مجلد یا منعل ہوں۔

☆☆☆☆☆

جرابوں پر مسح فقہ حنبلی کی روشنی میں

(1)......وَيَصِحُّ عَلَى خُفٍّ وَجَوْرَبٍ صَفِيْقٍ مِنْ صُوْفٍ اَوْغَيْرِهٖ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُجَلَّدٍ اَوْ مُنَعَّلٍ (الاقناع فی فقہ الامام احمد بن حنبل ص۳۲ ج۱)

اور مسح صحیح ہے موزے پر اور اون وغیرہ کی سخت اور موٹی جرابوں پر اگرچہ وہ مجلد اور منعل نہ ہوں۔

(2)......يَجُوْزُ بَعْدَ لُبْسٍ عَلَىٰ طَاهِرٍ مُبَاحٍ سَاتِرٍ لِلْمَفْرُوْضِ يَثْبُتُ بِنَفْسِهٖ مِنْ خُفٍّ وَجَوْرَبٍ صَفِيْقٍ وَنَحْوِهِمَا (التقاسیم فی متن الزاد ص۷ ج۱)

جو موزہ اور سخت جراب پاک ومباح ہو فرض مقدار کو چھپالے اور بغیر پکڑنے اور باندھنے کے پنڈلی پر کھڑی رہے اس پر مسح جائز ہے۔

(3)......يَجُوْزُ (الْمَسْحُ)...... عَلٰى جَوْرَبٍ صَفِيْقٍ وَهُوَ مَا يُلْبَسُ فِى الرِّجْلِ عَلٰى هَيْئَةِ الْخُفِّ مِنْ غَيْرِ الْجِلْدِ (الروض المربع شرح زاد المستقنع ص۳۰ ج۱)

مسح سخت جراب پر جائز ہے اور سخت جراب وہ ہے جو چمڑے کی نہ ہو اور پاؤں میں موزے کی طرح پہنی جائے۔

(4)......يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلٰى ......الْجَوْرَبِ فِىْ مَعْنَى الْخُفِّ لِاَنَّهٗ مَلْبُوْسٌ سَاتِرٌ لِمَحَلِّ الْفَرْضِ يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ اَشْبَهَ الْخُفَّ

(الشرح الکبیر لابن قدامہ ص۱۴۹ ج۱)

جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے۔۔۔۔۔اور جراب موزہ کے حکم میں ہوتا ہے کیونکہ وہ محل فرض کو چھپاتا ہے اس میں بغیر جوتی کے چلنا بھی ممکن ہے۔

(5)۔۔۔۔اِنَّمَا یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَیْھِمَا اِذَا ثَبَتَ بِنَفْسِهٖ وَاَمْکَنَ مُتَابَعَةُ الْمَشْیِ فِیْهِ وَاِلَّا فَلَا۔ (الروض المربع شرح زاد المستقنع ص۳۰ ج۱)

صرف اور صرف مسح اس صورت میں جرابوں پر جائز ہے جب (۱) وہ بغیر باندھنے کے کھڑی رہیں (۲) اور ان میں (بغیر جوتی کے) چلنا ممکن ہو ورنہ جائز نہیں۔

(6)۔۔۔۔یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَمَا اَشْبَھَھُمَا مِنَ الْجَوَارِبِ الصَّفِیْقَةِ الَّتِیْ تَثْبُتُ فِی الْقَدَمَیْنِ۔ (عمدۃ الفقہ ص۱۶ ج۱)

مسح جائز ہے موزوں پر اور ان سخت جرابوں پر جو موزوں کے مشابہ ہوں یعنی بغیر پکڑنے اور باندھنے کے قدموں میں کھڑی رہیں۔

(7)۔۔۔۔وَیُشْتَرَطُ لِلْجَوْرَبِ اَنْ یَّکُوْنَ صَفِیْقًا یَسْتُرُ الْقَدَمَ لِاَنَّهٗ اِذَا کَانَ خَفِیْفًا یَصِفُ الْقَدَمَ لَمْ یَجُزِ الْمَسْحُ عَلَیْهِ لِاَنَّهٗ غَیْرُ سَاتِرٍ فَلَمْ یَجُزِ الْمَسْحُ عَلَیْهِ کَالْخُفِّ الْمُخَرَّقِ وَیُشْتَرَطُ اَنْ یَّثْبُتَ فِی الْقَدَمِ بِنَفْسِهٖ مِنْ غَیْرِ شَدٍّ فَاِنْ کَانَ یَسْقُطُ مِنَ الْقَدَمِ لِسَعَتِهٖ اَوْثِقْلِهٖ لَمْ یَجُزِ الْمَسْحُ عَلَیْهِ لِاَنَّ الَّذِیْ تَدْعُوْ الْحَاجَةُ اِلَیْهِ ھُوَ الَّذِیْ یَثْبُتُ بِنَفْسِهٖ وَلِاَنَّ الْاَصْلَ فِی الْمَسْحِ ھُوَ الْخُفُّ وَغَیْرُهٗ مَقِیْسٌ عَلَیْهِ وَالْخُفُّ یَثْبُتُ بِنَفْسِهٖ فَمَالَایَثْبُتُ بِنَفْسِهٖ لَایَلْحَقُ بِهٖ

(العدۃ شرح العمدۃ ص۳۲ ج۱)

جراب پر مسح کے جواز کیلئے شرط ہے کہ جراب سخت اور موٹی ہو جو قدم کو چھپالے کیونکہ جب وہ باریک ہو اور قدم کی ساخت کو ظاہر کرے تو اس پر مسح جائز نہیں کیونکہ وہ قدم

کیلئے ساتر نہیں تو یہ پھٹے ہوئے موزے کی طرح ہوگی ۔ یہ بھی شرط ہے کہ وہ بغیر باندھنے کے قدم میں ثابت رہے پس اگر قدم سے گر جائے فراخ یا ثقیل ہونے کی وجہ سے تو اس پر مسح جائز نہیں کیونکہ موزوں پر مسح کے جواز کا داعی اس کا بغیر باندھنے کے از خود ثابت ہونا ہے پس جو جراب بنفسہ ثابت نہیں رہ سکتی وہ موزے کے ساتھ لاحق نہیں ہو سکتی۔

(8)...... لِاَنَّهٗ مَلْبُوْسٌ سَاتِرٌ لِلْقَدَمِ يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ اَشْبَهَ الْخُفَّ فَاِنْ شَدَّ عَلٰى رِجْلَيْهِ لَفَائِفَ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهَا لِاَنَّهَا لَا تَثْبُتُ بِنَفْسِهَا اِنَّمَا تَثْبُتُ بِشَدِّهَا (الکافی فی فقہ ابن حنبل ص ۷۱ ج ۱)

(جرابوں پر مسح جائز ہے کیونکہ) وہ ساتر قدم ہے اس میں بغیر جوتی کے لگا تار چلنا بھی ممکن ہے اس لئے یہ موزے کے مشابہ ہے اور اگر اپنے پاؤں پر لفافہ پہن لے تو اس پر مسح جائز نہیں کیونکہ یہ بذات خود ثابت نہیں رہ سکتا بس وہ تو ثابت رہتا ہے باندھنے کی وجہ سے۔

(9)...... "وَالْجَوْرَبَيْنِ" ...... لِاَنَّهٗ سَاتِرٌ لِلْقَدَمِ يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ اَشْبَهَ الْخُفَّ وَهُوَ شَامِلٌ لِلْمُجَلَّدِ وَالْمُنَعَّلِ وَصَرَّحَ بِهٖ غَيْرُهٗ

(المبدع شرح المقنع ص ۱۰۰ ج ۱)

اور جرابوں پر مسح جائز ہے ۔ اس لئے بھی جوربین پر مسح جائز ہے کہ جوربین قدم کیلئے ساتر ہیں اور ان میں (بغیر جوتی کے) لگا تار چلنا ممکن ہے اس اعتبار سے جوربین موزہ کے مشابہ ہیں اور (حدیث میں) جوربین کا لفظ مجلد اور منعل کو بھی شامل ہے۔ مصنفین نے اس کی صراحت کی ہے۔

(10)...... وَلَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ اِلَّا عَلٰى مَا يَسْتُرُ مَحَلَّ الْفَرْضِ كُلَّهٗ وَيَثْبُتُ

بِنَفْسِهٖ فَإِنْ كَانَ ......الْجَوْرَبُ خَفِيفًا يَصِفُ الْقَدَمَ اَوْيَسْقُطُ مِنْهُ إِذَا مَشٰى اَوْ شَدَّ لَفَائِفَ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ (المبدع شرح المقنع ص ۱۰۷ ج ۱)

اور مسح جائز نہیں مگر ان جرابوں پر جو قدم کے محل فرض کو ڈھانپ لیں اور بغیر باندھنے کے کھڑی رہیں پس اگر جرابیں باریک ہوں جو قدم کی ساخت کو ظاہر کریں یا چلنے کے وقت گر جائیں یا قدموں پر لفافے (ان سلا کپڑا) چڑھا لے تو ان پر مسح جائز نہیں۔

(11)...... يُشْتَرَطُ لِجَوَازِ الْمَسْحِ عَلٰى حَوَائِلِ الرِّجْلِ شُرُوْطٌ اَلْاَوَّلُ اَنْ يَّكُوْنَ سَاتِرًا لِمَحَلِّ الْفَرْضِ ......اَلثَّانِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَابِتًا بِنَفْسِهٖ إِذِ الرُّخْصَةُ وَرَدَتْ فِي الْخُفِّ الْمُعْتَادِ وَمَا لَا يَثْبُتُ بِنَفْسِهٖ لَيْسَ فِيْ مَعْنَاهُ وَحِيْنَئِذٍ لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلٰى مَا يَسْقُطُ لِزَوَالِ شَرْطِهٖ (المبدع شرح المقنع ص ۱۰۷ ج ۱)

پانی اور پاؤں کے درمیان حائل ہونے والی (یعنی پہنی ہوئی) چیزوں پر مسح کے جواز کیلئے کئی شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ محل فرض کو ڈھانپ لے دوسری شرط یہ ہے کہ وہ قدم اور پنڈلی پر بغیر پکڑنے اور باندھنے کے کھڑی رہے کیونکہ مسح کی رخصت اس موزہ کے بارے میں وارد ہوئی ہے جو مروج تھا اور جو خود کھڑا نہ ہو وہ اس مروج موزے کے حکم میں نہیں آتا اس لئے اس جورب پر مسح جائز نہیں جو گر جائے کہ اس میں جواز کی شرط نہیں پائی جاتی۔

(12)......وَكَذٰلِكَ الْجَوْرَبُ الصَّفِيْقُ الَّذِيْ لَا يَسْقُطُ إِذَا مَشٰى فِيْهِ إِنَّمَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ بِالشَّرْطَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي الْخُفِّ، أَحَدُهُمَا أَنْ يَكُونَ صَفِيقًا، لَا يَبْدُو مِنْهُ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَمِ الثَّانِي أَنْ يُمْكِنَ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيهِ......وَلِأَنَّهُ سَاتِرٌ لِمَحَلِّ الْفَرْضِ يَثْبُتُ فِي الْقَدَمِ فَجَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ كَالنَّعْلِ (المغنی ص ۱۹، ۲۰ ج ۲)

اسی طرح اس جراب پر مسح جائز ہے جو اتنی سخت اور موٹی ہو کہ چلنے سے نہ گرے اور جراب پر مسح کے جواز کی دو شرطیں ہیں جن کو ہم نے موزوں میں ذکر کر دیا ہے ایک یہ کہ وہ جراب سخت اور موٹی ہو کہ اس سے قدم کی ساخت نظر نہ آئے دوسری یہ کہ اس میں (بغیر جوتی کے) لگاتار چلنا ممکن ہو۔ نیز یہ جرابیں قدموں کیلئے ساتر بھی ہیں اور پنڈلی اور پاؤں پر بغیر پکڑنے اور باندھنے کے چلنے میں کھڑی رہتی ہیں اس لئے ان پر مسح جائز ہے۔

(13)......وَيُمْسَحُ عَلٰى مَا تَقُوْمُ مَقَامَ الْخُفَّيْنِ فَيَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ الصَّفِيْقِ الَّذِيْ يَسْتُرُ الرِّجْلَ مِنْ صُوْفٍ اَوْ غَيْرِهٖ (الملخص الفقہی ص۵۶ ج۱)

اور اس پر مسح جائز ہے جو ہو تو اون وغیرہ کی لیکن موزوں کے قائم مقام ہو سو سخت اور موٹی جرابوں پر مسح جائز ہے۔

(14)......وَكَذٰلِكَ الْجَوْرَبُ الصَّفِيْقُ الَّذِيْ لَا يَسْقُطُ اِذَا مَشٰى فِيْهِ (شرح لَمَّا كَانَ الْخُفُّ الْمُعْتَادُ مِنْ شَانِهٖ (۱) اَنْ يَّكُوْنَ صَفِيْقًا (۲) لَا يَسْقُطُ اِذَا مَشٰى فِيْهِ لَمْ يُصَرِّحْ بِذِكْرِ هٰذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ فِيْهِ وَلَمَّا كَانَ الْجَوْرَبُ وَهُوَ غِشَاءٌ مِّنْ صُوْفٍ يُتَّخَذُ لِلدِّفْاِ يُسْتَعْمَلُ تَارَةً وَتَارَةً كَذَا صَرَّحَ بِاشْتِرَاطِ ذٰلِكَ فِيْهِ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَيَانُ هٰذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ عَنْ قُرْبٍ (شرح الزرکشی ص۱۷ ج۱)

اسی طرح ان جرابوں پر مسح جائز ہے جو سخت اور موٹی ہوں جب اس میں چلیں تو وہ (بغیر باندھنے کے) نہ گریں چونکہ مروج اور معتاد موزے شخین بھی ہوتے ہیں اور چلنے سے گرتے بھی نہیں اس لئے ان میں ان دو شرطوں کی صراحت کی ضرورت نہ تھی لیکن جراب جو اون سے بنا جاتا ہے پاؤں کی گرمائش کیلئے ان کو کبھی کبھی استعمال کیا جاتا ہے

موزہ کی طرح اس لئے اس میں دونوں شرطوں کی صراحت کردی ہے۔

(15)......وَالْجَوَارِبُ فِي مَعْنَى الْخُفِّ ؛ لِأَنَّهُ سَاتِرٌ لِمَحَلِّ الْفَرْضِ ، يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيهِ أَشْبَهَ الْخُفَّ (کشاف القناع ج۱ص۳۱۶)

اور جورب موزہ کے حکم میں ہے کیونکہ یہ محل فرض کو ڈھانپ لیتے ہیں اور ان میں بغیر جوتے کے چلنا ممکن ہے اس لیے یہ موزے کے زیادہ مشابہ ہے۔

☆☆☆○○○☆☆☆

جرابوں پر مسح فقہ شافعی کی روشنی میں

(1)......قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَايُمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْجَوْرَبَانِ مُجَلَّدَيِ الْقَدَمَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ حَتّٰى يَقُوْمَا مَقَامَ الْخُفَّيْنِ

(الحاوی فی الفقہ الشافعی ص۳۶۴ ج۱)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جرابوں پر مسح نہ کیا جائے مگر یہ کہ ایسی جرابیں ہوں جن کے قدم مجلد ہوں (یعنی نیچے اوپر چمڑا ہو) تاکہ موزوں کے قائم مقام ہو جائیں۔

(2)......قَالَ الْمَاوَرْدِيُّ اِعْلَمْ اَنَّ الْجَوْرَبَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَكُوْنَ مُجَلَّدَ الْقَدَمِ فَيَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ ...... وَلِاَنَّ مَا اَمْكَنَ الْمَشْيُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَتَرَ بِهِ مَحَلُّ الْفَرْضِ جَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ كَالْخُفِّ وَلِاَنَّ كُلَّ حُكْمٍ تَعَلَّقَ بِلِبَاسِ الْخُفِّ تَعَلَّقَ بِلِبَاسِ الْجَوْرَبِ الْمُجَلَّدِ ......اَلضَّرْبُ الثَّانِيْ اَنْ يَكُوْنَ الْجَوْرَبُ غَيْرَ مُجَلَّدِ الْقَدَمِ فَهُوَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَكُوْنَ الْجَوْرَبُ غَيْرَ مُنَعَّلٍ فَلَايَجُوْزُ لَهُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ......إِنَّهُ وَارٰى قَدَمَيْهِ بِمَالَايُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ فَلَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ ......وَالضَّرْبُ الثَّانِيْ اَنْ يَكُوْنَ مُنَعَّلَ الْاَسْفَلِ فَهٰذَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَكُوْنَ مِمَّا يَشِفُّ وَيَصِلُ بَلَلُ الْمَسْحِ عَلَيْهِ إِلَى الْقَدَمِ فَلَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَالثَّانِيْ اَنْ يَكُوْنَ مِمَّا لَايَشِفُّ وَيَمْنَعُ صَفَاقُهُ مِنْ وُصُوْلِ بَلَلِ الْمَسْحِ إِلٰى قَدَمَيْهِ فَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُنَا فِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ عَلٰى وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا لَايَجُوْزُ وَهُوَ رِوَايَةُ الْمُزَنِيِّ وَالثَّانِيْ يَجُوْزُ وَهِيَ رِوَايَةُ الرَّبِيْعِ (الحاوی فی الفقہ الشافعی ص۳۶۴،۳۶۵ ج۱)

ماوردی کہتے ہیں جراب پر مسح کی دو قسمیں ہیں (۱) جراب مجلد القدم ہو اس پر مسح جائز ہے ایک تو حدیث مغیرہؓ کی وجہ سے دوسرا اس لئے کہ جب جراب میں بغیر جوتی کے چلنا ممکن ہو اور وہ محل فرض کو بھی چھپالے تو اس پر مسح جائز ہوتا ہے جیسا کہ موزے پر جائز ہے (۲) دوسری یہ کہ مجلد نہ ہو پھر اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ منعل نہ ہو اس پر مسح کرنا جائز نہیں کیونکہ اس نے اپنے قدموں کو ایسی جرابوں کے ساتھ چھپایا ہے جن میں بغیر جوتی کے لگا تار چلنا ممکن نہیں لہذا اس پر مسح کرنا جائز نہیں ...... دوسری صورت یہ ہے کہ منعل الاسفل ہو یعنی اس کے نیچے تلوے پر چمڑا لگا ہوا ہو اس کی دو قسمیں ہیں (۱) پانی کو جذب کرے اور تری قدم تک پہنچ جائے (یعنی باریک جراب ہو) اس پر مسح جائز نہیں (۲) سخت اور موٹے ہونے کی وجہ سے پانی کو جذب نہ کرے اور تری قدموں تک نہ پہنچے (یعنی جراب ثخین ہو) اس پر جواز مسح کے بارے میں علماء شافعیہ کے دو قول ہیں مزنی کی روایت کے مطابق اس پر مسح جائز نہیں اور ربیع کی روایت کے مطابق مسح جائز ہے۔

(3)...... قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَا لُبِسَ مِنْ خُفِّ خَشَبٍ اَوْ مَا قَامَ مَقَامَهُ اَجْزَاَهُ اَنْ يُّمْسَحَ عَلَيْهِ قَالَ الْمَاوَرْدِيُّ هٰذَا صَحِيْحٌ وَجُمْلَتُهُ اَنَّ كُلَّ خُفٍّ اِجْتَمَعَتْ فِيْهِ ثَلٰثُ شَرَائِطَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا وَرَابِعٌ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ جَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ مِنْ جُلُوْدٍ اَوْ حَدِيْدٍ اَوْ خَشَبٍ اَوْ جَوْرَبٍ اَحَدُ الشَّرَائِطِ الثَّلٰثَةِ اَنْ يَّكُوْنَ سَاتِرًا لِجَمِيْعِ الْقَدَمِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ حَتّٰى لَا يَظْهَرَ شَيْءٌ لَا مِنْ اَعْلَى الْخُفِّ وَسَاقِهِ وَلَا مِنْ خَرْقٍ فِيْ وَسْطِهِ اَوْ اَسْفَلِهِ فَاِنْ ظَهَرَ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَمِ مِنْ اَيِّ جِهَةٍ ظَهَرَ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَالثَّانِيْ اَنْ لَّا يَصِلَ بَلَلُ الْمَسْحِ اِلَى الْقَدَمِ فَاِنْ وَصَلَ اِمَّا لِخِفَّةِ نَسْجٍ اَوْ رِقَّةِ حُجْمٍ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يُّمْكِنَ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ

عَلَيْهِ لِقُوَّتِهِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنْ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ لِضُعْفِهِ أَوْ ثِقْلِهِ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ مُخْتَلَفٌ فِيهِ أَنْ يَكُوْنَ مُبَاحَ اللُّبْسِ فَلَا يَكُوْنُ مَسْرُوْقًا وَلَا مَغْصُوْبًا لِأَنَّهُ لَا يَتَرَخَّصُ فِي مَعْصِيَةٍ فَإِنْ كَانَ مَسْرُوْقًا أَوْ مَغْصُوْبًا فَفِي جَوَازِ مَسْحِهِ عَلَيْهِ وَجْهَانِ وَكَذَا لَوْ لَبِسَ خُفًّا مِنْ ذَهَبٍ كَانَ حَرَامَ اللُّبْسِ كَالْمَغْصُوْبِ فَأَحَدُ الْوَجْهَيْنِ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَيْهِ بَاطِلٌ لِأَنَّ الْمَعْصِيَةَ تَمْنَعُ مِنَ الرُّخْصَةِ (الحاوی فی الفقہ الشافعی ص ۳۶۵ ج ۱)

امام شافعی ﷫ نے کہا کہ موزہ پہن لے یا جو موزے کے قائم مقام ہے وہ پہن لے تو اس پر مسح جائز ہے۔ماوردی ﷫ نے کہا یہ صحیح ہے اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ ہر وہ موزہ جس میں تین اتفاقی شرطیں اور چوتھی اختلافی شرط پائی جائے اس پر مسح جائز ہے خواہ وہ موزہ چمڑے کا ہو یا بالوں کا یا لوہے کا ہو یا لکڑی کا یا جراب ہو۔

وہ شرائط یہ ہیں (۱) ٹخنوں سمیت پورے قدم کو چھپالے حتی کہ پاؤں کا کوئی حصہ اس سے ظاہر نہ ہو پس کسی جانب سے پاؤں کا کوئی حصہ ظاہر ہو گیا تو اس پر مسح جائز نہ ہوگا

(۲) مسح کی تری قدم تک نہ پہنچے پس اگر تری قدم تک پہنچ گئی بناوٹ کے کمزور ہونے کی وجہ سے یا باریک ہونے کی وجہ سے تو اس پر مسح جائز نہیں

(۳) اس کے قوی و مضبوط ہونے کی وجہ سے اس میں لگاتار (بغیر جوتی کے) چلنا ممکن ہو۔ پس اگر لگا تار چلنا ممکن نہ ہو اس کے کمزور ہونے کی وجہ سے یا بوجہ ثقل تو اس پر مسح جائز نہیں

(۴) چوتھی اختلافی شرط یہ ہے کہ اس چیز کا پہننا مباح ہو لہذا وہ جراب نہ چوری کی ہو نہ غصب شدہ ہو اور اگر چوری یا غصب کی ہوئی ہو تو ایک قول یہ ہے کہ مسح باطل ہے۔

(4)......اَلثَّانِیْ اَنْ یَّکُوْنَ قَوِیًّا وَالْمُرَادُ مِنْهُ کَوْنُهٗ بِحَیْثُ یُمْکِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْیِ عَلَیْهِ ...... فَلَایَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَی اللَّفَائِفِ وَالْجَوَارِبِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الصُّوْفِ لِاَنَّهٗ لَایُمْکِنُ الْمَشْیُ عَلَیْهَا ...... وَلِاَنَّهَا لَا تَمْنَعُ نُفُوْذَ الْمَاءِ اِلَی الرِّجْلِ

(الشرح الکبیر للرافعی ص۳۷۴ ج۲)

دوسری شرط یہ ہے کہ جراب مضبوط ہو اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں لگا تار چلنا ممکن ہو......لہٰذا اون اور بالوں کی جرابوں پر مسح جائز نہیں کیونکہ اس میں چلنا بھی ممکن نہیں اور یہ پانی کے پاؤں تک پہنچنے کو بھی نہیں روک سکتی۔

(5)......وَاِنْ لَبِسَ جَوْرَبًا جَازَ الْمَسْحُ عَلَیْهِ بِشَرْطَیْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ یَّکُوْنَ صَفِیْقًا لَایَشِفُّ وَالثَّانِیْ اَنْ یَّکُوْنَ مُنَعَّلًا فَاِنِ اخْتَلَّ اَحَدُ الشَّرْطَیْنِ لَمْ یَجُزِ الْمَسْحُ عَلَیْهِ (المجموع شرح المہذب ص۴۹۹ ج۱)

اگر جراب پہن لی تو اس پر دو شرطوں کے ساتھ مسح جائز ہے ایک یہ کہ وہ جراب سخت اور موٹی اتنی ہو کہ پانی کو جذب نہ کرے دوسری یہ کہ منعّل ہو اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو مسح جائز نہیں۔

(6)......وَنَصَّ الشَّافِعِیُّ عَلَیْهَا فِی الْاُمِّ ......وَهُوَ اَنَّهٗ یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَی الْجَوْرَبِ بِشَرْطِ اَنْ یَّکُوْنَ صَفِیْقًا مُنَعَّلًا وَهٰکَذَا قَطَعَ بِهٖ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ الشَّیْخُ اَبُوْحَامِدٍ وَالْمَحَامِلِیُّ وَابْنُ الصَّبَّاغِ وَالْمُتَوَلِّیْ وَغَیْرُهُمْ...... وَقَالَ الْقَاضِیْ اَبُوالطَّیِّبِ لَایَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَی الْجَوْرَبِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ سَاتِرًا لِمَحَلِّ الْفَرْضِ وَیُمْکِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْیِ عَلَیْهِ (المجموع شرح المہذب ص۴۹۹ ج۱)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الام میں صراحت کی ہے کہ جراب پرمسح اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ (موزہ کی طرح) سخت اور منعل ہو شافعیہ کی ایک جماعت نے اس کو قطعی اور یقینی قرار دیا ہے جیسے الشیخ ابوحامد رحمۃ اللہ علیہ، محاملی رحمۃ اللہ علیہ، ابن الصباغ رحمۃ اللہ علیہ، اور متولی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اور قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جراب پرمسح تب جائز ہے جب وہ محل فرض کیلئے ساتر ہو اور اس میں چلنا ممکن ہو۔

(7)......وَالصَّحِيحُ بَلِ الصَّوَابُ مَا ذَكَرَهُ الْقَاضِي أَبُو الطَّيِّبِ وَالْقَفَّالُ وَجَمَاعَاتٌ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ أَنَّهُ إِنْ أَمْكَنَ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ جَازَ كَيْفَ كَانَ وَإِلَّا فَلَا وَهٰكَذَا نَقَلَهُ الْفُورَانِيُّ فِي الْإِبَانَةِ عَنِ الْأَصْحَابِ أَجْمَعِينَ فَقَالَ قَالَ أَصْحَابُنَا إِنْ أَمْكَنَ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ جَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا وَإِلَّا فَلَا۔

(المجموع شرح المہذب ص۴۹۹ ج۱)

صحیح بلکہ صواب وہی ہے جس کو قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ اور محققین کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ اگر اس میں لگاتار چلنا ممکن ہو تو جرابوں پرمسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں اور فورانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابانہ میں تمام شافعی علماء سے یہی نقل کیا ہے کہ اگر جرابوں میں لگاتار چلنا ممکن ہو تو ان پرمسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

(8)......فِي مَذَاهِبِ الْعُلَمَاءِ فِي الْجَوْرَبِ قَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ الصَّحِيحَ مِنْ مَذْهَبِنَا أَنَّ الْجَوْرَبَ إِنْ كَانَ صَفِيقًا يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ جَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَلَا

(المجموع شرح المہذب ص۴۹۹ ج۱)

جراب پرمسح کے بارے میں علماء کے مذہب کا بیان تحقیق ہم نے ذکر کر دیا ہے کہ ہمارا صحیح مذہب یہ ہے کہ جراب اگر (۱) سخت ہو اور (۲) اس میں (بغیر جوتی کے) لگاتار چلنا ممکن ہو تو اس پرمسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

(9)......وَاِنْ لَبِسَ خُفًّا لَايُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ لِرِقَّتِهٖ اَوْ لِثِقْلِهٖ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ لِاَنَّ الَّذِيْ تَدْعُوْ الْحَاجَةُ اِلَيْهِ مَا يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ وَمَا سِوَاهُ لَاتَدْعُوْ الْحَاجَةُ اِلَيْهِ فَلَمْ تَتَعَلَّقْ بِهِ الرُّخْصَةُ

(المجموع شرح المہذب ص۵۰۰ ج۱)

اگر ایسا موزہ پہن لیا جس میں لگا تار چلنا ممکن نہ ہو اس کے باریک یا ثقیل ہونے کی وجہ سے تو اس پر مسح جائز نہیں کیونکہ جو چیز جرابوں پر مسح کا داعیہ بنتی ہے وہ یہی ہے کہ اس میں لگا تار چلنا ممکن ہو اور جس میں لگا تار چلنا ممکن نہ ہو تو اس پر مسح کی حاجت نہیں لہذا اس کے ساتھ مسح کی رخصت کا کوئی تعلق نہیں۔

(10)......وَاِنْ لَبِسَ جَوْرَبًا جَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ بِشَرْطَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَكُوْنَ صَفِيْقًا لَايَشِفُّ وَالثَّانِيْ اَنْ يَكُوْنَ مُنَعَّلًا فَاِنِ اخْتَلَّ اَحَدُ هٰذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ (المہذب ص۲۱ ج۱)

اگر جراب پہن لی تو اس پر دو شرطوں کے ساتھ مسح جائز ہے ایک یہ کہ وہ جراب سخت اور موٹی اتنی ہو کہ پانی کو جذب نہ کرے دوسری یہ کہ منعل ہو اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو مسح جائز نہیں۔

(11)......وَاِنْ لَبِسَ جَوْرَبًا صَفِيْقًا لَايَشِفُّ وَمُنَعَّلًا يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ جَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ (حلیۃ العلماء ص۱۳۴ ج۱)

اور اگر ایسی جرابیں پہن لیں جو سخت ہونے کی وجہ سے پانی کو جذب نہ کریں اور منعل ہوں کہ ان میں لگا تار چلنا ممکن ہو تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

(12)......وَهُوَ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ جَائِزٌ بِشَرْطَيْنِ اَنْ يَّكُوْنَ الْجَوْرَبَانِ صَفِيْقَيْنِ يَمْنَعَانِ نُفُوْذَ الْمَاءِ اِلَى الْقَدَمِ لَوْصُبَّ عَلَيْهِمَا وَفِىْ هٰذَا يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ اِنَّمَا الْخُفُّ مَا لَمْ يَشِفَّ اَىْ مَا لَمْ يَرِقَّ اَنْ يَّكُوْنَا مُنَعَّلَيْنِ

(فقہ العبادات شافعی ص۱۲۸ ج۱)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جراب پر مسح دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے (۱) جراب سخت اور موٹی ہو (۲) اگر جرابوں پر پانی ڈالا جائے تو وہ جراب قدم تک پانی کے پہنچنے میں مانع بن سکیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا موزہ وہی ہے جو باریک نہ ہو منعل ہو۔

(13)...... وَلَا يُمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْجَوْرَبَانِ مُجَلَّدَىِ الْقَدَمَيْنِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ حَتّٰى يَقُوْمَا مَقَامَ الْخُفَّيْنِ وَمَا لُبِسَ مِنْ خُفِّ خَشَبٍ اَوْ مَا قَامَ مَقَامَهُ اَجْزَاَهُ اَنْ يُّمْسَحَ عَلَيْهِ (مختصر المزنی ص۱۰ ج۱)

جرابوں پر مسح نہ کیا جائے مگر یہ کہ ایسی جرابیں ہوں جن کے قدم ٹخنوں تک مجلد ہوں (یعنی نیچے اوپر چمڑا ہو) تا کہ موزوں کے قائم مقام ہو جائیں اور اگر موزہ پہن لے یا جو موزے کے قائم مقام ہے وہ پہن لے تو اس پر مسح جائز ہے

☆☆☆

جرابوں پرمسح فقہ مالکی کی روشنی میں

(1)......وَلَايَجُوْزُ عَلٰى غَيْرِ الْخُفِّ وَفِيْ مَسْحِ الْجَوْرَبِ الْمُجَلَّدِ......قَوْلَانِ

(اشرف المسالک ص۲۲ ج۱)

امام مالک ﷫ کے نزدیک غیر خف پرمسح جائز نہیں اور جراب مجلد پرمسح کے بارے میں ان کے دوقول ہیں (ایک جواز کا دوسرا عدم جواز کا)

(2)......اَبُوْ عُمَرَ ـ فِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ الْمُجَلَّدَيْنِ رِوَايَتَانِ عَنْ مَالِكٍ ـ اِبْنُ الْحَاجِبِ ، لَايُمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبِ اِلَّااَنْ يَكُوْنَ مِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ جِلْدٌ مَّخْرُوْزٌ (التاج والاکلیل ص۲۲۳، ۲۲۷ ج۱)

ابوعمر ﷫ فرماتے ہیں کہ مجلد جرابوں پرمسح کے جواز کے متعلق امام مالک کے دو قول ہیں (ایک جواز کا دوسرا عدم جواز کا) ابن حاجب ﷫ کہتے ہیں کہ جراب پرمسح نہ کیا جائے الا یہ کہ اس کے اوپر اور نیچے چمڑا سلا ہوا ہو (یعنی مجلد ہو)

(3)......وَلَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلٰى جَوْرَبَيْنِ غَيْرِ مُجَلَّدَيْنِ وَفِي الْمُجَلَّدَيْنِ وَالْجُرْمُوْقَيْنِ رِوَايَتَانِ (التلقین ص۳۱ ج۱)

غیر مجلد جرابوں پرمسح جائز نہیں جراب مجلد اور موزے کے اوپر والے چمڑے کے غلاف کے بارے میں دوقول ہیں۔

(4)......وَمِثْلُ الْخُفِّ فِي الْجَوَازِ وَالْجَوْرَبُ وَهُوَ مَا كَانَ مِنْ قُطْنٍ اَوْ كَتَّانٍ اَوْ صُوْفٍ كُسِيَ ظَاهِرُهٗ بِالْجِلْدِ فَاِنْ لَّمْ يُجَلَّدْ فَلَايَصِحُّ الْمَسْحُ عَلَيْهِ

(الخلاصۃ الفقہیہ ص۳۷ ج۱)

روئی، السی اور اون کی مجلد جراب مسح کے جواز میں موزے کی مثل ہے اور اگر مجلد نہ ہو تو اس پر مسح کرنا صحیح نہیں۔

(5)...... اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ رُخْصَةٌ بَدَلٌ عَنْ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمِثْلُ الْخُفِّ الْجَوْرَبُ بِشَرْطِ اَنْ يَّكُوْنَ ظَاهِرُهٗ جِلْدًا وَشُرُوْطُ الْمَسْحِ اَحَدَ عَشَرَ سِتَّةٌ فِي الْمَمْسُوْحِ وَخَمْسَةٌ فِي الْمَاسِحِ فَشُرُوْطُ الْمَمْسُوْحِ هِيَ اَنْ يَّكُوْنَ جِلْدًا ...... طَاهِرًا مُخَرَّزًا سَاتِرًا مَحَلَّ الْفَرْضِ اَمْكَنَ الْمَشْيُ فِيْهِ بِدُوْنِ حَائِلٍ (الخلاصۃ الفقہیہ ص۳۹، ۴۵ ج۱)

سفر و حضر میں غسل رجلین کے بدلے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت ہے اور جراب بھی موزے کی مثل ہے بشرطیکہ اس کے ظاہر پر چمڑا لگا ہوا ہو اور جواز مسح کی گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے چھ کا تعلق ممسوح کے ساتھ ہے پانچ کا تعلق ماسح کے ساتھ ہے ممسوح کی شرائط یہ ہیں کہ جراب مجلد ہو، پاک ہو، چمڑا اوپر سلا ہوا ہو، محل فرض کیلئے ساتر ہو، بغیر جوتی وغیرہ کے اس میں چلنا ممکن ہو۔

(6)...... وَمِثْلُهُمَا الْجَوْرَبَانِ وَالْجَوْرَبُ مَا وُضِعَ عَلٰى شَكْلِ الْخُفِّ مِنْ قُطْنٍ اَوْ كَتَّانٍ وَجُلِّدَ ظَاهِرُهٗ وَهُوَ مَا يَلِي السَّمَاءَ وَبَاطِنُهٗ وَهُوَ مَا يَلِي الْاَرْضَ

(الفواکہ الدوانی ص۱۳۱ ج۱)

جرابیں بھی موزوں کے حکم میں ہیں، جورب روئی یا السی سے موزوں کی شکل پر بنایا جاتا ہے اور اس کے نیچے اور اوپر چمڑا لگا ہوا ہوتا ہے۔

(7)...... وَقَدْ ذَهَبَ جُمْهُوْرُ الْفُقَهَاءِ عَلٰى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فِيْ حَالَتَيْنِ (۱) اَنْ يَّكُوْنَ الْجَوْرَبَانِ مُجَلَّدَيْنِ يُغَطِّيْهِمَا الْجِلْدُ لِاَنَّهُمَا يَقُوْمَانِ مَقَامَ

الْخُفِّ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ (۲) اَنْ یَّکُوْنَ الْجَوْرَبَانِ مُنَعَّلَیْنِ اَیْ لَهُمَا نَعْلٌ وَهُوَ یُتَّخَذُ مِنَ الْجِلْدِ وَفِی الْحَالَتَیْنِ لَایَصِلُ الْمَاءُ اِلَی الْقَدَمِ لِاَنَّ الْجِلْدَ لَایَنْشِفُ الْمَاءَ اُنْظُرِ الْمَوْسُوْعَةَ الْفِقْهِیَّةَ ص۲۶۱ ج۳۷

(حاشیۃ الفواکہ الدوانی ص۴۳۱ ج۱)

دو حالتوں میں جمہور فقہاء کے نزدیک جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے (۱) دونوں جرابیں مجلد ہوں یعنی ان کو چمڑا ڈھانپ لے کیونکہ یہ اس حالت میں موزے کے قائم مقام ہو جاتی ہیں (۲) دونوں جرابیں منعل ہوں یعنی ان کے نیچے مقدار جوتی پر چمڑا لگا ہوا ہو ان دونوں حالتوں میں پانی قدم تک نہیں پہنچتا کیونکہ چمڑا پانی کو جذب نہیں کرتا۔

(8)...... وَالْجَوْرَبَانِ وَهُمَا عَلٰی شَکْلِ الْخُفِّ اِلَّا اَنَّهُمَا مِنْ نَحْوِ قُطْنٍ اَوْ غَیْرِهٖ وَجُلِّدَ ظَاهِرُهُمَا وَبَاطِنُهُمَا (الفواکہ الدوانی ص۴۳۲ ج۱)

جرابیں موزوں کی شکل پر ہوتی ہیں مگر وہ روئی وغیرہ کی ہوتی ہیں اور ان کا ظاہر اور باطن یعنی تلوا چمڑے کے ساتھ مجلد ہوتا ہے۔

(9)...... فَاِنْ کَانَ الْجَوْرَبَانِ مُجَلَّدَیْنِ کَالْخُفَّیْنِ مَسَحَ عَلَیْهِمَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مَالِكٍ مَنْعُ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَاِنْ کَانَا مُجَلَّدَیْنِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ

(الکافی فی فقہ اہل المدینہ ص۱۷۸ ج۱)

اگر جرابیں مجلد ہوں تو موزے کی مثل ہیں ان پر مسح جائز ہے لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا قول عدم جواز کا ہے مگر پہلا قول اصح ہے۔

(10)...... قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ کَانَ یَقُوْلُ مَالِكٌ فِی الْجَوْرَبَیْنِ یَکُوْنَانِ عَلَی الرِّجْلِ وَاَسْفَلُهُمَا جِلْدٌ مَخْرُوْزٌ وَظَاهِرُهُمَا جِلْدٌ مَخْرُوْزٌ اَنَّهٗ یُمْسَحُ عَلَیْهِمَا

قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَایُمْسَحُ عَلَیْهِمَا (المدونہ ص۱۴۳ ج۱)

ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پہلے فرماتے تھے کہ ایسی جراب پر مسح جائز ہے جس کے نیچے اوپر چمڑا سلا ہوا ہو پھر اس قول سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ جورب مجلد پر مسح جائز نہیں۔

(11) ...... وَمِثْلُ الْخُفِّ الْجَوْرَبُ ...... وَهُوَ مَا كَانَ مِنْ قُطْنٍ اَوْ كَتَّانٍ اَوْ صُوْفٍ جُلِّدَ ظَاهِرُهُ اَیْ كُسِیَ بِالْجِلْدِ فَاِنْ لَّمْ یُجَلَّدْ فَلَایَصِحُّ الْمَسْحُ عَلَیْهِ

(حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر ص۱۵۲ ج۱)

روئی، السی یا اون کی جراب جس کے اوپر چمڑا لگا ہوا ہو وہ موزے کی مثل ہے اور اگر مجلد نہ ہو تو اس پر مسح صحیح نہیں۔

(12) ...... رُخِّصَ لِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ ...... مَسْحُ جَوْرَبٍ جُلِّدَ ظَاهِرُهُ وَبَاطِنُهُ

(مختصر خلیل ص۲۳ ج۱)

سفر و حضر میں مرد اور عورت کیلئے مجلد جراب پر مسح کرنے کی رخصت ہے۔

﴿جرابوں پر مسح فتاوی علماءِ عرب کی روشنی میں﴾

(1)......فتوی علامہ محمد مختار الشنقیطی

وَاَمَّا الْجَوَارِبُ غَيْرُ الْمُنَعَّلَةِ فَعَلٰى صُوْرَتَيْنِ اَلصُّوْرَةُ الْاُوْلٰى اَنْ تَكُوْنَ ثَخِيْنَةً وَهِيَ الَّتِيْ لَاتَصِفُ الْبَشَرَةَ وَالصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ اَنْ تَكُوْنَ خَفِيْفَةً رَقِيْقَةً فَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّهٗ لَايُمْسَحُ عَلَى الرَّقِيْقِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مَوْجُوْدًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلِاَنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا بِجَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الرَّقِيْقِ قَاسُوْهُ عَلَى الْجَوْرَبِ الْمَوْجُوْدِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمَّا قَاسُوْهُ قُلْنَا قِيَاسٌ مَعَ الْفَارِقِ لِاَنَّ الرَّقِيْقَ لَيْسَ كَالثَّخِيْنِ وَالسَّبَبُ فِيْ هٰذَا اَنَّهٗ حِيْنَ مَا كَانَ مِنَ الْقُمَاشِ ثَخِيْنًا شَابَهَ الَّذِيْ مِنَ الْجِلْدِ فَسَتَرَ مَحَلَّ الْفَرْضِ وَتَحَقَّقَ بِهِ الْاَصْلُ فَجَازَ اَنْ يُمْسَحَ عَلَيْهِ وَلَمَّا صَارَ رَقِيْقًا يَشِفُّ الْبَشَرَةَ كَانَ هُوَ وَالْبَشَرَةُ عَلٰى حَدٍّ سَوَاءٍ وَمِنْ هُنَا الْقَوْلُ بِجَوَازِهٖ مَبْنِيٌّ عَلَى الْقِيَاسِ وَجُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى مَنْعِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ الْخَفِيْفَةِ (دروس عمدة الفقہ للشنقیطی ص۲۹۴ ج۱)

بہر حال جراب غیر منعل کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ وہ سخت اور موٹی ہو یعنی وہ پاؤں کی ساخت کو ظاہر نہ کرے، دوسری صورت یہ ہے کہ جراب باریک ہو اور اس

کی بنائی کمزور ہو جمہور کے نزدیک اس باریک جراب پر مسح نہ کیا جائے کہ نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں یہ موجود ہی نہ تھی نیز اس لیے بھی کہ باریک جراب پر مسح کے جواز کا انھوں نے قیاس کیا ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موجود جرابوں پر اور یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے کیونکہ باریک جراب ٹھوس اور سخت جراب جیسی نہیں ہوتی وجہ فرق یہ ہے کہ سخت اور موٹی جراب اس موزے کے مشابہ ہوتی ہے جو چمڑے کا ہوتا ہے اس سے اصل حکم (یعنی مسح علی الخفین) کا تحقق ہو جاتا ہے جبکہ باریک جراب پاؤں، انگلیوں اور ہڈیوں کی ساخت کو اسی طرح ظاہر کرتی ہے کہ باریک جراب اور پاؤں یکساں محسوس ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ باریک جراب پر مسح کے جواز کی بنیاد قیاس پر ہے وہ قیاس مع الفارق ہے جو باطل ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں جمہور کے نزدیک باریک جرابوں پر مسح ممنوع ہے۔

(2)......فتوی علامہ محمد مختار الشنقیطی

إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَّغْسِلَ رِجْلَيْهِ عَلَى الْأَصْلِ وَالنُّصُوْصُ فِيْ هٰذَا وَاضِحَةٌ فَلَمَّا جَاءَتْنَا رُخْصَةُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِأَحَادِيْثَ مُتَوَاتِرَةٍ فَانْتَقَلْنَا مِنْ هٰذَا الْأَصْلِ إِلٰى بَدَلٍ عَلٰى وَجْهٍ تَطْمَئِنُّ بِهِ النُّفُوْسُ ثُمَّ لَمَّا كَانَتْ فِي الْجَوَارِبِ الثَّخِيْنَةِ فِيْ حُكْمِ ذٰلِكَ الْمَاذُوْنِ بِهِ وَالْمُرَخَّصِ بِهِ وَهُوَ الْخُفُّ قُلْنَا بِأَنَّهُ أَخَذَ حُكْمَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَمَّا كَانَ الرَّقِيْقُ لَيْسَ فِيْهِ شِبْهٌ بِالْخُفِّ وَلَيْسَ فِيْهِ شُبْهَةٌ وَلِذٰلِكَ يَقُوْلُ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ فَجَعَلَ الَّذِيْ يَشِفُّ الْبَدَنَ كَأَنَّهُ غَيْرُ مَوْجُوْدٍ كَاسِيَاتٍ عَارِيَاتٍ قَالُوْا لِأَنَّهُ يَلْبَسْنَ لِبَاسًا رَقِيْقًا فِي الظَّاهِرِ سَتْرٌ وَلٰكِنَّهُ فِي الْحَقِيْقَةِ لَيْسَ بِسَتْرٍ فَالرَّقِيْقُ وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهُ السَّتْرَ صُوْرَةً وَلٰكِنَّهُ

لَيْسَ بِسَاتِرٍ حَقِيْقَةً وَمِنْ هُنَا الْأَشْبَهُ مَذْهَبُ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ وَاَئِمَّةِ السَّلَفِ اَنَّهُ لَايُمْسَحُ اِلَّا عَلَى الثَّخِيْنِ (دروس عمدۃ الفقہ للشنقیطی ص۲۹۵ ج۱)

اللہ تعالیٰ نے اصل میں مسلمانوں پر پاؤں کا دھونا فرض کیا ہے اس بارے میں نصوص واضح ہیں پھر جب احادیث متواترہ کے ساتھ موزوں پر مسح کی رخصت آ گئی تو ہم اس اصل حکم سے اس کے بدل کی طرف منتقل ہو گئے لیکن ایسے طریقے پر کہ جس کے ساتھ نفوس مطمئن ہو جاتے ہیں اور چونکہ ثخین جرابیں ان موزوں کے حکم میں آتی ہیں جن پر مسح کی اجازت اور رخصت ہے تو ہم نے کہا کہ مسح علی الخفین کے جواز والا حکم بھی اس پر جاری ہوگا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ باریک جرابیں نہ موزے کے حکم میں آتی ہیں اور نہ موزے کے مشابہ ہیں...... اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کی دو قسمیں دوزخ میں ہوں گی جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ وہ عورتیں جو کپڑا پہننے کے باوجود برہنہ بدن ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس باریک اور تنگ و چست کپڑے کو جو بدن کی ساخت کو ظاہر کر دے کالعدم قرار دیا ہے اس لئے ان عورتوں کو کاسیات عاریات فرمایا ہے اہل علم نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ عورتیں جو باریک کپڑا پہنتی ہیں بظاہر ستر بدن ہے لیکن حقیقت کے لحاظ سے اس میں ستر بدن نہیں ہے سو اسی طرح باریک جرابوں میں بھی صورۃً ستر قدم ہے مگر حقیقت کے لحاظ سے ان میں ستر قدم نہیں ہوتا (جبکہ جواز مسح کیلئے ستر قدم شرط ہے) اسی وجہ سے جمہور علماء اور ائمہ سلف کا مذہب یہ ہے کہ مسح نہ کیا جائے مگر ثخین جرابوں پر اور ثخین جرابیں وہ ہیں جو قدم کی ساخت کو ظاہر نہ کریں اور (بغیر باندھنے کے) پاؤں میں کھڑی رہیں۔

(3)...... فتویٰ علامہ محمد مختار الشنقیطی

صِفَةُ الْجَوْرَبِ الَّذِىْ يُمْسَحُ عَلَيْهِ: وَاِذَا ثَبَتَ هٰذَا فَلَابُدَّ فِى الْجَوْرَبِ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ صَفِيْقًا وَعَلٰى ذٰلِكَ كَلِمَةُ جَمَاهِيْرِ مَنْ يَرَى الْمَسْحَ

عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لِأَنَّ الْجَوَارِبَ الْخَفِيْفَةَ الشَّفَّافَةَ هٰذِهٖ لَمْ تَكُنْ مَوْجُوْدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْجَوَارِبَ وَيَمْشُوْنَ بِهَا وَلِذٰلِكَ كَانُوْا يَلُفُّوْنَ الْخِرَقَ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى مَا اعْتَبَرَهُ الْعُلَمَاءُ مِنِ اشْتِرَاطِ الصَّفَاقَةِ أَيْ كَوْنِهٖ صَفِيْقًا وَأَيْضًا فَالنَّظَرُ يَقْتَضِيْهِ فَإِنَّ الْجَوْرَبَ مُنَزَّلٌ مَنْزِلَةَ الْخُفِّ وَالْخُفُّ صَفِيْقٌ وَلَا يُمْكِنُ لِلْجَوْرَبِ أَنْ يُنَزَّلَ مَنْزِلَةَ الْخُفِّ إِلَّا بِالثَّخَانَةِ وَالصَّفَاقَةِ وَعَلٰى هٰذَا فَإِنَّهٗ يَصِحُّ الْمَسْحُ عَلَيْهِ كَمَا نَصَّ الْعُلَمَاءُ إِذَا كَانَ صَفِيْقًا ثَخِيْنًا فَالَّذِيْ يَشِفُّ الْبَشَرَةَ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِ لِأَنَّهٗ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ قَالَ بِجَوَازِهٖ بِالْقِيَاسِ، أَيْ: يَقُوْلُ: أَقِيْسُ هٰذَا الشَّفَّافَ عَلَى الْجَوْرَبِ الْمَوْجُوْدِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَإِنَّهٗ يُجَابُ عَنْهُ مِنْ وَجْهَيْنِ: اَلْوَجْهُ الْأَوَّلُ: أَنَّ الْقِيَاسَ عَلٰى مَا هُوَ خَارِجٌ عَنِ الْأَصْلِ لَا يَطَّرِدُ، وَلِذٰلِكَ الْأَصْلُ: غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ، وَالْمَسْحُ خِلَافُ الْأَصْلِ، فَلَا يَطَّرِدُ الْقِيَاسُ عَلَى الرُّخَصِ. اَلْوَجْهُ الثَّانِيْ: أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبِ إِذَا كَانَ شَفَّافًا لَا يُنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الثَّخِيْنِ؛ لِأَنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ الشَّفَّافِ وَالثَّخِيْنِ ظَاهِرٌ، وَمِنْ شَرْطِ صِحَّةِ الْقِيَاسِ: أَلَّا يُوْجَدَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ، فَالْفَرْعُ -وَهُوَ (الشُّرَّابُ) الشَّفَّافُ- خَفِيْفٌ، وَالْأَصْلُ الْمَقِيْسُ عَلَيْهِ -وَهُوَ الْجَوْرَبُ- ثَخِيْنٌ، وَإِنَّمَا جَازَ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ الثَّخِيْنِ لِمُشَابَهَتِهِ الْخُفَّيْنِ، فَيُمْنَعُ فِي الْخَفِيْفِ لِعَدَمِ وُجُوْدِ وَصْفِ الْأَصْلِ، وَهُوَ: كَوْنُهٗ ثَخِيْنًا، وَعَلٰى هٰذَا فَالَّذِيْ نَصَّ عَلَيْهِ مَنْ يَقُوْلُ بِمَشْرُوْعِيَّةِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِشْتِرَاطُ كَوْنِهٖ صَفِيْقًا، كَمَا نَبَّهَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْأَئِمَّةِ، مِنْهُمُ الْإِمَامُ ابْنُ قُدَامَةَ -رحمة الله عليه- فِي الْمُغْنِيْ وَكَذٰلِكَ الْمُتُوْنُ الْمَشْهُوْرَةُ فِي الْمَذْهَبِ كَالْإِقْنَاعِ لِلْحَجَاوِيْ وَالْمُنْتَهٰى لِلنَّجَّارِ كُلُّهُمْ نَصُّوْا عَلٰى كَوْنِهٖ صَفِيْقًا إِخْرَاجًا لِلشُّرَّابِ

الْخَفِيْفِ الَّذِيْ يُمْكِنُ اَنْ يَّصِفَ الْبَشَرَةَ اَوْ يَكُوْنَ غَيْرَ صَفِيْقٍ

(شرح زاد المستقنع للشنقيطی ص۱۰ ج۱۴)

جس جراب پر مسح کیا جاتا ہے اس کا بیان ۔ جب جوربین پر مسح کا جواز ثابت ہوگیا تو یہ ضروری ہے کہ وہ جراب ثخین ہو مسح علی الجوربین کے جواز کے قائلین جمہور علماء کا قول بھی یہی ہے کیونکہ باریک اور کمزور بنائی والی جرابیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موجود نہ تھیں وہ ایسی جرابیں پہنتے تھے جن میں (بغیر جوتی کے) چلتے تھے اسی وجہ سے وہ اپنے قدموں پر کپڑے کے ٹکڑے لپیٹ لیتے تھے عہد نبوت میں جراب پر مسح کرنا اور باریک جراب کا عہد نبوت میں موجود نہ ہونا ان علماء کی دلیل ہے جنھوں نے جرابوں کی سخت اور موٹے ہونے کی شرط لگائی ہے اس کے مطابق جرابوں پر مسح کے جواز کیلئے شرط ہے کہ جراب ثخین ہو پس وہ جراب جو باریک ہونے کی وجہ سے جسم کی ساخت کو ظاہر کردے اس پر مسح نہ کیا جائے گا کیونکہ عہد نبوت میں یہ مروج اور معروف نہ تھی اور جو لوگ باریک جرابوں پر جواز مسح کے قائل ہیں انھوں نے باریک جرابوں کا قیاس کیا ہے زمانہ نبوت میں موجود ثخین جرابوں پر اس قیاس کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ جو حکم خلاف اصل ہو یعنی اصل حکم کے خلاف ہو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہوتا زیر بحث مسئلہ میں غسل رجلین اصل ہے اور مسح خلاف اصل ہے اسلئے اس رخصت پر کسی دوسری چیز کا قیاس درست نہیں دوسرا جواب یہ ہے کہ رقیق جراب کو ثخین جراب کا درجہ و حکم نہیں دیا جا سکتا کیونکہ باریک جراب اور سخت موٹی جراب کے درمیان فرق واضح ہے اور قیاس تب صحیح ہوتا ہے کہ اصل حکم میں اور جس کا قیاس کرنا ہے (یعنی فرع) اس میں فرق نہ ہو یہاں پر فرع یعنی باریک جراب اس سے پانی اور نظر گذر جاتی ہے اور اس کی بنائی بھی کمزور ہوتی ہے جب کہ اصل حکم یعنی ثخین جراب سے

نہ پانی گذر سکتا ہے نہ نظر پس باریک جراب کا ثخین جراب پر قیاس کیسے درست ہو سکتا ہے اسی وجہ سے جو علماء جرابوں پر مسح کی مشروعیت کے قائل ہیں انھوں نے اس مشروعیت کو جراب کے ثخین ہونے کے ساتھ مشروط کیا ہے چنانچہ متعدد ائمہ مذہب نے اس کی صراحت کی ہے ان میں سے امام ابن قدامہ نے المغنی میں صراحت کی ہے اسی طرح مذہب حنبلی کے مشہور متون میں بھی اس شرط کی صراحت ہے جیسے الاقناع للحجاوی، منتہی للنجار اور ثخین کی شرط لگانے کی غرض ان جرابوں کو جواز مسح کے حکم سے نکالنا مقصود ہے جو باریک وخفیف ہونے کی وجہ سے قدم کی ساخت کو ظاہر کرتی ہیں۔

(4)......فتوی علامہ محمد مختار الشنقیطی

إِذَا كَانَتِ الْجَوَارِبُ خَفِيْفَةً وَقَدْ كَانَ الْمَوْجُوْدُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْجَوَارِبَ سَمِيْكَةٌ فَنَزَلَتِ الْجَوَارِبُ السَّمِيْكَةُ مَنْزِلَةَ الْخُفِّ لِأَنَّهُ مِثْلُهُ فِي الْوَصْفِ وَقَرِيْبٌ مِنْهُ حَتّٰى أَنَّهُمْ رُبَمَا يُوَاصِلُوْنَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ وَلَا يَسْتُرُوْنَ أَقْدَامَهُمْ حَتّٰى أَنَّهُمْ يَلُفُّوْنَ السَّاخِيْنَ لِأَجْلِ الْوِقَايَةِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَلَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ إِذَا كَانَتْ رَقِيْقَةً فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ فَلَوْ جَاءَ أَحَدٌ يَقِيْسُ فَقَالَ مَثَلًا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْخَفِيْفِ مِنَ الْجَوَارِبِ كَمَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَنَقُوْلُ هٰذَا قِيَاسٌ مَعَ الْفَارِقِ لِأَنَّ الْخُفَّ يُمْكِنُ مُوَاصَلَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاتِرٌ لِلرِّجْلِ بِخِلَافِ هٰذَا الشَّفَافِ الرَّقِيْقِ وَلِأَنَّ الْخُفَّ فِي الْأَصْلِ رُخْصَةٌ عُدِلَ بِهَا عَنِ الْأَصْلِ الَّذِيْ هُوَ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ وَهٰذِهِ الرُّخْصَةُ يَنْبَغِيْ أَنْ تَتَقَيَّدَ بِمَا وَرَدَ وَثَبَتَ فِي السُّنَّةِ وَالْمَحْفُوْظُ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ هُوَ

الْخُفُّ وَالْجَوْرَبُ الثَّخِيْنُ وَلِذٰلِكَ جَاءَ فِي رِوَايَةِ السُّنَنِ (الْجَوْرَبُ الْمُنَعَّلُ)، أَيِ :الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ أَسْفَلِهِ جِلْدٌ، فَإِذَا ثَبَتَ هٰذَا، ثُمَّ إِذَا جَاءَ أَحَدٌ يَقِيْسُ -وَأَعْنِيْ :عِنْدَ مَنْ لَا يَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخَفِيْفِ -فَنَقُوْلُ :إِنَّ هٰذَا قِيَاسٌ مَعَ الْفَارِقِ، لِأَنَّ الثَّخِيْنَ فِيْ حُكْمِ الْخُفِّ، وَلِذٰلِكَ جَازَ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوَارِبِ لِأَنَّهَا فِيْ حُكْمِ الْخِفَافِ، فَلَا يَجُوْزُ قِيَاسُ الْخَفِيْفِ عَلَيْهَا، وَهٰذَا كُلُّهُ قِيَاسٌ مَعَ الْفَارِقِ (شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص۲۶۲ ج۱۵)

شارح علامہ شنقیطی سے پوچھا گیا قیاس مع الفارق کا کیا معنی ہے موصوف نے تفصیل بتانے کے بعد فرمایا قیاس مع الفارق قیاس فاسد کا نام ہے پھر اس کی مثال پیش کی ہے کہ جب جرابیں باریک ہوں اور عہد رسالت مآب میں جو جرابیں موجود تھیں وہ ثخین یعنی سخت اور موٹی تھیں اس لیے وہ موزوں کے حکم میں آ جاتی ہیں کیونکہ وہ صفات میں موزوں کی مثل ہیں یا موزوں کے قریب ہیں حتی کہ وہ بسا اوقات انہی جرابوں میں لگا تار چلتے اور اپنے قدموں کو کسی اور چیز سے چھپاتے نہ تھے اور بعض مرتبہ پتھروں سے بچنے کیلئے ان ثخین جرابوں پر کپڑے لپیٹ لیتے تھے لیکن باریک جرابوں میں لگا تار چلنا ناممکن ہے جب صورت حال یہ ہے تو اگر کوئی آ جائے اور وہ قیاس کرے اور وہ کہے کہ جیسے موزوں پر مسح جائز ہے اسی طرح باریک جرابوں پر بھی جائز ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ موزوں میں لگا تار چلنا ممکن ہے اور وہ پاؤں کیلئے ساتر ہیں بخلاف خفیف اور باریک موزے کے کہ اس میں لگا تار چلنا ممکن نہیں اور نہ یہ پاؤں کو چھپاتا ہے اور نیز حقیقت میں موزوں پر مسح رخصت ہے جس کی وجہ سے اصل حکم یعنی غسل رجلین سے عدول کیا گیا ہے اور یہ رخصت مناسب ہے کہ اسی کے ساتھ مقید ہو جس کے متعلق یہ رخصت

وارد ہوئی ہے اور اس میں رخصت سنت سے ثابت ہے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو چیز محفوظ اور مروج تھی وہ موزے اور ثخین جراب تھی اسی وجہ سے سنن کی روایت میں ہے (الجورب المنعل) یعنی جس کے نیچے چمڑا لگا ہوا ہو پس جب یہ ثابت ہو گیا اب اگر کوئی آجائے اور وہ اس آدمی کے سامنے قیاس پیش کرے جو باریک اور خفیف جرابوں پر مسح کو جائز نہیں سمجھتا وہ کہے کہ میں رقیق جراب کا قیاس کرتا ہوں ثخین جراب پر تو ہم کہیں گے کہ یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے کیونکہ ثخین جراب موزے کے حکم میں ہے اس لئے ثخین جرابوں پر موزے کا حکم جاری ہوگا اور ان پر مسح جائز ہے لیکن باریک وخفیف جرابیں موزوں کے حکم میں نہیں لہذا ان پر مسح جائز نہیں ہے لہذا یہ قیاس باطل ہے۔

(5)......فتوی علامہ محمد مختار الشنقیطی

اَلسُّؤَالُ ۔ مَا حُكْمُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ الَّتِيْ نَلْبَسُهَا الْيَوْمَ وَلَا تُرٰى الْبَشَرَةُ مِنْ خِلَالِهَا، وَلٰكِنْ بَلَلُ الْمَاءِ الْمَمْسُوْحِ يَنْفُذُ مِنْ خِلَالِ الْجَوْرَبِ وَيَصِلُ إِلَى الْبَشَرَةِ؟

اَلْجَوَابُ : اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ سُنَّةٌ مَحْفُوْظَةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَهٰذَا هُوَ اَصَحُّ قَوْلَيِ الْعُلَمَاءِ لٰكِنْ يُشْتَرَطُ فِي الْجَوْرَبِ وَهُوَ الشُّرَّابُ اَنْ يَكُوْنَ ثَخِيْنًا وَاَمَّا الرَّقِيْقُ فَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَذْهَبُ جَمَاهِيْرِ الْعُلَمَاءِ رحمهم الله تعالى وَالدَّلِيْلُ لِمَنْ قَالَ بِجَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ هُوَ :الْقِيَاسُ عَلَى الثَّخِيْنِ؛ لِاَنَّهُ مَا كَانَ مَوْجُوْدًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى

الله عليه وسلم، فَقِيْسَ عَلَى الثَّخِيْنِ، وَالْقِيَاسُ فِي الرُّخَصِ ضَيِّقٌ وَضَعِيْفٌ، هٰذَا اَوَّلاً. ثَانِياً: اَنَّ هٰذَا الْقِيَاسَ مَعَ الْفَارِقِ، فَإِنَّ الرَّقِيْقَ إِذَا مَسَحْتَهُ كَأَنَّكَ تَمْسَحُ ظَاهِرَ الْقَدَمِ، وَمَذْهَبُ مَسْحِ ظَاهِرِ الْقَدَمِ يُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ اَرْحَمَ وَاَفْضَلَ مِنْ مَسْحِ الرَّقِيْقِ. وَالثَّخِيْنُ يَنْزِلُ مَنْزِلَةَ الْخُفِّ؛ لِاَنَّ الْخُفَّ مِنَ الْجِلْدِ سَاتِرٌ حَافِظٌ لِلْقَدَمِ، وَاَمَّا الرَّقِيْقُ فَإِنَّهُ لَا يَسْتُرُ وَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلَةَ الْجَوْرَبِ وَلَا مَنْزِلَةَ الْخُفِّ. وَعَلٰى هٰذَا فَالْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَسْتَبْرِأَ لِدِيْنِهٖ، وَاَنْ يَحْتَاطَ لِدِيْنِهٖ، خَاصَّةً اَمْرِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ اَمْرَهَا عَظِيْمٌ، وَمِنْ هُنَا قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ رحمه الله إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْنَا غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ بِيَقِيْنٍ، وَلَمَّا جَاءَتْ اَحَادِيْثُ الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرَةٌ صَحِيْحَةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَمِلْنَا بِهَا وَانْتَقَلْنَا إِلٰى هٰذِهِ الرُّخْصَةِ وَعَلٰى هٰذَا فَكَذٰلِكَ لَمَّا جَاءَتْنَا رُخْصَةُ الْجَوْرَبَيْنِ نَقُوْلُ: إِنَّهَا جَاءَتْنَا بِحَدِيْثٍ صَحِيْحٍ بِجَوْرَبَيْنِ كَانَا سَاتِرَيْنِ لِمَحَلِّ الْفَرْضِ، وَلَمْ تَكُنِ الْجَوَارِبُ كَهٰذِهِ الْجَوَارِبِ الْمَوْجُوْدَةِ الْآنَ الشَّفَّافَةِ الرَّقِيْقَةِ، الَّتِيْ لَوْ وَضَعَ الْإِنْسَانُ اِصْبَعَهُ لَرُبَّمَا وَجَدَ حَرَارَتَهُ عَلٰى بَدَنِهٖ مِنْ رِقَّتِهَا، فَهِيَ حَوَائِلُ ضَعِيْفَةٌ جِدّاً، لَا تَنْزِلُ مَنْزِلَةَ الْحَوَائِلِ الثَّخِيْنَةِ فِي الْجِلْدِ -كَمَا فِي الْخُفِّ- وَلَا فِي الْجَوْرَبَيْنِ. وَمِنْ هُنَا اشْتَرَطَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنْ يَكُوْنَ الْجَوْرَبُ مُنَعَّلاً؛ لِاَنَّ الرِّوَايَةَ فِي الْجَوْرَبَيْنِ الْمُنَعَّلَيْنِ، كُلُّ هٰذَا تَحْقِيْقاً لِمُمَاثَلَةِ الْجَوْرَبِ لِلْخُفِّ حَتّٰى يَكُوْنَ اَشْبَهَ بِالْخُفِّ. وَعَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ إِلَّا عَلٰى شُرَّابٍ ثَخِيْنٍ لَا تُرٰى الْبَشَرَةُ مِنْ تَحْتِهٖ. والله تعالى أعلم. (شرح زاد المستقنع للشنقیطی ص۳۵۶ ج۲۳)

فضیلۃ الشیخ الامام شنقیطی سے سوال کیا گیا کہ آج کل جو ہم جرابیں پہنتے ہیں ان کے درمیان سے چمڑا نظر نہیں آتا لیکن پانی ان سے گذر کر چمڑے تک پہنچ جاتا ہے اس کے جواب میں شنقیطی صاحب لکھتے ہیں جرابوں پر مسح کرنا سنت ہے جو رسول اللہ ﷺ سے محفوظ ہے جیسا کہ اس صحیح حدیث میں وارد ہے جو حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا اور جرابوں پر مسح کیا علماء کے دو قولوں میں سے یہ قول زیادہ صحیح ہے لیکن جرابوں پر مسح کے جواز کیلئے جرابوں کا ثخین ہونا شرط ہے اور رقیق جرابوں پر صحیح بات یہ ہے کہ ان پر بھی مسح جائز نہیں جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کیونکہ باریک جرابیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موجودہ تھیں اور رقیق جراب کے ثخین جراب پر قیاس کرنے کے دو جواب ہیں (۱) رخصت والے امور پر قیاس کا دائرہ بہت تنگ ہے اور ایسا قیاس بہت ہی کمزور ہے (۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے کیونکہ رقیق جراب پر مسح کرنا ایسا ہے جیسا کہ ظاہر قدم پر مسح کرنا اور عین ممکن ہے کہ ظاہر قدم پر (مسح کرنے والا مذہب رافضیہ امامیہ کا تمھارے نزدیک) رقیق جراب پر مسح کرنے سے افضل اور زیادہ رحمت بھرا ہو (کیونکہ اس میں زیادہ سہولت ہے) ہاں البتہ ثخین جراب کو موزے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ موزہ چمڑے کا ہوتا ہے جو قدم کو چھپاتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے جب کہ رقیق جراب پاؤں کو نہیں چھپاتی اس لیے نہ اس کو ثخین جراب کا حکم دیا جا سکتا ہے نہ موزے کا، بنا بریں ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دین کے بارے میں احتیاط کرے خصوصاً نماز کے بارے میں کیونکہ نماز کا معاملہ بہت اہم ہے اسی وجہ سے حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے ہم پر یقینی اور قطعی طور پر پاؤں کا دھونا فرض کیا ہے اور جب موزوں پر مسح کی احادیث متواترہ صحیحہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آ گئیں تو ہم نے ان پر عمل کیا اور اس رخصت کی طرف منتقل ہو گئے اور اسی طرح جب ہمارے پاس جرابوں پر مسح کی

رخصت آئی تو ہم کہتے ہیں کہ یہ رخصت ہمارے پاس صحیح حدیث کے ساتھ آئی ہے لیکن ایسی جرابوں کے بارے میں جو پاؤں کے محل فرض (یعنی ٹخنوں سمیت پورے پاؤں) کو ڈھانپ لیں اور موجودہ زمانہ کی باریک جرابیں جو پانی کو جذب کرتی ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی سخت، موٹی اور پاؤں کو چھپانے والی جرابوں جیسی نہیں۔ موجودہ جرابیں تو ایسی ہیں کہ اگر انسان ان پر اپنی انگلی رکھ دے تو وہ اپنی انگلی کی حرارت کو جراب کے باریک وخفیف ہونے کی وجہ سے محسوس کرے گا پس پانی اور قدم کے درمیان حائل ہونے والی یہ جرابیں کمزور ہیں ان کو ان حائل ہونے والی چیزوں کا درجہ نہیں دیا جا سکتا جو چمڑے کی طرح ٹھوس اور سخت ہیں جیسے موزہ اور ثخین جرابیں اس لئے ان باریک جرابوں کو نہ موزے کا حکم دے سکتے ہیں اور نہ ثخین جرابوں کے درجہ میں رکھ سکتے ہیں اسی وجہ سے بعض علماء نے جراب کا منعل ہونا شرط کیا ہے کیونکہ حدیث منعل جرابوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے یہ سب کچھ جراب کی موزے کے ساتھ مماثلت ثابت کرنے کیلئے ہے تاکہ جراب کی موزے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مشابہت ہو جائے پس اس کے مطابق مسح صرف اور صرف ان جرابوں پر جائز ہے جو ثخین ہوں اور ان کے نیچے پاؤں کی انگلیوں وغیرہ کی ساخت نظر نہ آئے۔

(6)......فتوی وہبہ زحیلی:

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ :لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ اَوْ مُنَعَّلَيْنِ، لِاَنَّ الْجَوْرَبَ لَيْسَ فِيْ مَعْنَى الْخُفِّ، لِاَنَّهُ لَايُمْكِنُ مُوَاظَبَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ، اِلَّا اِذَا كَانَ مُنَعَّلًا، وَهُوَ مَحْمَلُ الْحَدِيْثِ الْمُجِيْزِ لِلْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ .اِلَّا اَنَّهُ رَجَعَ اِلَى قَوْلِ الصَّاحِبَيْنِ فِيْ آخِرِ عُمْرِهٖ، وَبِهٖ

تَبَيَّنَ اَنَّ الْمُفْتٰی بِهٖ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ :جَوَازُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ الثَّخِيْنَيْنِ، بِحَيْثُ يَمْشِيْ عَلَيْهِمَا فَرْسَخاً فَاَكْثَرَ، وَيَثْبُتُ عَلَى السَّاقِ بِنَفْسِهٖ، وَلَا يُرٰی مَا تَحْتَهٗ وَلَا يَشِفُّ.......وَاَجَازَ الشَّافِعِيَّةُ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبِ بِشَرْطَيْنِ :اَحَدُهُمَا ـ اَنْ يَّكُوْنَ صَفِيْقاً لَا يَشِفُّ بِحَيْثُ يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ .وَالثَّانِيْ ـ اَنْ يَّكُوْنَ مُنَعَّلاً .فَاِنِ اخْتَلَّ اَحَدُ الشَّرْطَيْنِ لَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ، لِاَنَّهٗ لَا يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ وَاَبَاحَ الْحَنَابِلَةُ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبِ بِالشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فِي الْخُفِّ وَهُمَا :اَلْاَوَّلُ ـ اَنْ يَّكُوْنَ صَفِيْقاً لَا يَبْدُوْ مِنْهُ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَمِ .الثَّانِيْ ـ اَنْ يُّمْكِنَ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ، وَاَنْ يَّثْبُتَ بِنَفْسِهٖ.......وَالرَّاجِحُ رَأْيُ الْحَنَابِلَةِ لِاسْتِنَادِهٖ لِفِعْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَلِمَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم فِيْ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ .وَهُوَ الرَّأْيُ الْمُفْتٰی بِهٖ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ .(الفقه الإسلامي وأدلته ص٤٣٨،٤٣٩،٤٤٠ ج١)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جرابوں پر مسح جائز نہیں الا یہ کہ وہ مجلد یا منعل ہوں کیونکہ جراب موزہ کے حکم میں نہیں آتی اس لیے کہ جرابوں میں (بغیر جوتی کے) لگاتار چلنا ممکن نہیں ہاں اگر منعل ہوں تو چلنا ممکن ہے اور حدیث جورب کا محمل بھی یہی ہے (یعنی جورب منعل ہوں) مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اخیر عمر میں صاحبین (امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ) کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ و امام محمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ثخین جرابوں پر مسح جائز ہے اور مذہب حنفی میں فتویٰ اسی جواز والے قول پر ہے بشرطیکہ وہ ثخین ہوں اور ان سے پانی نہ گذر سکے اور ان سے نظر نہ گذر سکے کیونکہ جب جرابیں ثخین ہوں تو (بغیر جوتی کے) ان میں چلنا ممکن ہے اس سے یہ بات

واضح ہوگئی کہ حنفیہ کے نزدیک مفتی بہ قول یہ ہے کہ ثخین جرابوں پر مسح جائز ہے اور ثخین کی ایک علامت یہ ہے کہ ان میں تین میل یا اس سے زیادہ چل سکیں اور وہ بغیر پکڑنے یا باندھنے کے پنڈلی پر کھڑی رہیں اور اس سے نظر آگے نہ گذر سکے نہ وہ پانی کو جذب کریں اور شافعیہ نے دو شرطوں کے ساتھ جرابوں پر مسح کو جائز قرار دیا ہے ایک یہ کہ وہ جرابیں اتنی سخت اور ٹھوس ہوں کہ ان میں (بغیر جوتی کے) چلنا ممکن ہو دوسری یہ کہ وہ منعل ہوں پس اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو اس پر مسح جائز نہیں کیونکہ اس میں لگا تار چلنا ممکن نہیں اور حنبلیوں کے نزدیک بھی جرابوں پر مسح جائز ہے لیکن اس کیلئے ان کے ہاں دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ وہ جرابیں سخت اور موٹی ہوں دوسری یہ کہ ان میں (بغیر جوتی کے) چلنا ممکن ہو اور پنڈلی پر بغیر پکڑنے اور باندھنے کے کھڑی رہیں ان میں سے حنبلیوں کا مذہب راجح ہے کیونکہ صحابہؓ و تابعین نے ثخین جرابوں پر مسح کیا ہے اور حضرت مغیرہؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جرابوں پر مسح کیا ہے حنفیہ کا مفتی بہ قول بھی یہی ہے۔

(7)......فتوی الشیخ عبدالرحمٰن الجزیری:

وَيُقَالُ لِغَيْرِ الْمُتَّخَذِ مِنَ الْجِلْدِ جَوْرَبٌ وَهُوَ الشُّرَابُ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَ الْعَامَّةِ وَلَا يُقَالُ لِلشُّرَابِ :خُفٌّ إِلَّا إِذَا تَحَقَّقَتْ فِيْهِ ثَلَاثَةُ أُمُوْرٍ :أَحَدُهَا :أَنْ يَكُوْنَ ثَخِيْنًا يَمْنَعُ مِنْ وُصُوْلِ الْمَاءِ إِلَى مَا تَحْتَهُ ثَانِيْهَا :أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِنَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ رِبَاطٍ ثَالِثُهَا :أَنْ لَّا يَكُوْنَ شَفَافًا يُرٰى مَا تَحْتَهُ مِنَ الْقَدَمَيْنِ أَوْ مِنْ سَاتِرٍ آخَرَ فَوْقَهُمَا فَلَوْ لَبِسَ شُرَابًا ثَخِيْنًا يَثْبُتُ عَلَى الْقَدَمِ بِنَفْسِهِ وَلٰكِنَّهُ مَصْنُوْعٌ مِنْ مَادَّةٍ شَفَافَةٍ يُرٰى مَا تَحْتَهَا فَإِنَّهُ لَا يُسَمّٰى خُفًّا

وَلَايُعْطٰى حُكْمُ الْخُفِّ فَمَتٰى تَحَقَّقَتْ فِي الْجَوْرَبِ هٰذِهِ الشُّرُوْطُ كَانَ خُفًّا كَالْمَصْنُوْعِ مِنَ الْجِلْدِ بِلَا فَرْقٍ وَلَا يُشْتَرَطُ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ نَعْلٌ وَبِذٰلِكَ تَعْلَمُ اَنَّ -الشُّرَّابَ -الثَّخِيْنَ الْمَصْنُوْعَ مِنَ الصُّوْفِ يُعْطٰى حُكْمُ الْخُفِّ الشَّرْعِيِّ إِذَا تَحَقَّقَتْ فِيْهِ الشُّرُوْطُ الْآتِيْ بَيَانُهٗ (الفقه على المذاهب الأربعة ج ۱ ص ۱۲۰)

پاؤں کیلئے چمڑے کے علاوہ کسی دوسری چیز سے جو بنایا جائے اسے جورب کہتے ہیں جس کو عرف عرب میں شراب کہا جاتا ہے یعنی جراب اور جراب کو موزہ نہیں کہا جاتا لیکن جب اس میں تین شرطیں ہوں تو وہ موزہ شمار ہوتا ہے (۱) وہ جراب ثخین ہو یعنی اتنی سخت اور موٹی ہو کہ ایک طرف سے دوسری طرف پانی نہ گذر سکے (۲) قدموں پر بغیر باندھنے کے از خود کھڑی رہے (۳) اس سے نظر نہ گذر سکے یعنی اس سے نیچے قدم نظر نہ آئے پس جب جراب میں یہ تین شرطیں پوری ہوں تو وہ جراب بغیر کسی فرق کے چمڑے کے موزے کی طرح ہے اور اس کا منعل ہونا بھی شرط نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اون سے تیار شدہ جراب میں جب یہ تین شرطیں محقق ہو جائیں تو وہ شرعی طور پر موزے کے حکم میں آجاتی ہے۔

(8)......فتوی مؤلف کتب فقہ......

وَيُمْسَحُ عَلٰى مَا يَقُوْمُ مَقَامَ الْخُفَّيْنِ ;فَيَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ الصَّفِيْقِ الَّذِيْ يَسْتُرُ الرِّجْلَ مِنْ صُوْفٍ اَوْ غَيْرِهٖ ,(کتب الفقہ ج ۲ ص ۲۳)

اور اس چیز پر مسح کیا جائے گا جو موزوں کے قائم مقام ہو پس اون وغیرہ کی سخت اور ٹھوس جراب جو پاؤں کو چھپالے اس پر مسح جائز ہے۔

(9)......فتوی مفتی احمد الہریدی مفتی الدیار المصریہ

يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ شَرْعًا لِأَيِّ شَخْصٍ كَانَ سَلِيْمًا اَوْ مَرِيْضًا -بِشَرْطِ اَنْ يَكُوْنَ ثَخِيْنَيْنِ لَا يَشِفَّانِ الْمَاءِ (فتاوی الأزہر ج ۱ ص ۳۷)

شرعی طور پر ہر شخص کیلئے جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے خواہ تندرست ہو یا بیمار بشرطیکہ وہ جرابیں اتنی سخت اور ٹھوس ہوں کہ پانی کو جذب نہ کریں۔

(10)......فتوی مفتی محمد خاطر

يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ إِذَا كَانَ ثَخِيْناً يَمْنَعُ وُصُوْلَ الْمَاءِ إِلٰى مَا تَحْتَهُ وَأَنْ يَثْبُتَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِنَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ رِبَاطٍ وَأَلَّا يَكُوْنَ شَفَافاً يُرٰى مَا تَحْتَهُ مِنَ الْقَدَمَيْنِ. (فتاوی الأزہر ج ۱ ص ۸۶)

ایسی جرابوں پر مسح جائز ہے جو اتنی سخت اور موٹی ہوں کہ پانی اس سے نیچے نہ گذر سکے اور بغیر باندھنے کے پاؤں پر کھڑی رہیں اور اس سے نیچے پاؤں کی انگلیوں کی ساخت نظر نہ آئے۔

(11)......فتوی الشیخ عبداللہ بن محمد بن احمد الطیار

ذَكَرَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ أَنَّ مِنْ شُرُوْطِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ كَوْنَهُ صَفِيْقًا سَاتِرًا، فَإِنْ كَانَ شَفَافًا يُرٰى مِنْ وَرَائِهِ الْبَشَرَةُ فَلَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ، وَهٰذَا الَّذِيْ يَرَاهُ شَيْخُنَا ابْنُ بَازٍ -رحمه الله.- (فتاوی الحج ج ۸ ص ۱۲)

بعض فقہاء نے ذکر کیا ہے کہ جرابوں پر مسح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جراب سخت اور موٹی ہو اور پاؤں کے محل فرض کو چھپا دے پس اگر اس سے نظر دوسری طرف گذر جائے اور اس سے پاؤں کی انگلیوں وغیرہ کی ساخت معلوم ہو جائے تو ان پر مسح جائز نہیں اور یہی ہمارے شیخ ابن باز کی رائے ہے۔

(12)......فتوی الشیخ عبدالعزیز ابن باز

س : مَا هِيَ الشُّرُوْطُ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ مُرَاعَاتُهَا عِنْدَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ؟...... ج :لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَا سَاتِرَيْنِ .صَفِيْقَيْنِ.-

(فتاوی الشیخ ابن باز فی المسح علی الخفین -ج ۱ ص ۴)

س: وہ کون سی شرطیں ہیں جن کی جرابوں پر مسح کے وقت مسلمان کیلئے رعایت کرنا ضروری ہے؟

ج: یہ ہے کہ وہ جرابیں پاؤں کے محل فرض کو چھپالیں نیز وہ سخت اور ٹھوس ہوں۔

(13)......فتوی الشیخ عبدالعزیز ابن باز

س :5 قَرَأْتُ عَنْ مَشْرُوْعِيَّةِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَمَا هُوَ وَصْفُ الْخُفِّ، ...... وَهَلْ يَنْطَبِقُ ذٰلِكَ عَلَى الْجَوْرَبِ حَتّٰى وَلَوْ كَانَ رَقِيْقاً؟

ج : اَلْخُفُّ مَا يُتَّخَذُ مِنَ الْجِلْدِ لِلرِّجْلَيْنِ يَسْتُرُ الرِّجْلَيْنِ، هٰذَا خُفٌّ يَسْتُرُ الْقَدَمَ وَالْكَعْبَيْنِ هٰذَا يُقَالُ لَهٗ خُفٌّ،...... وَالْجَوْرَبُ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْخُفِّ، إِذَا كَانَ الْجَوْرَبُ مِنْ صُوْفٍ اَوْ غَيْرِهِمَا سَاتِراً لِلْقَدَمَيْنِ فَإِنَّهٗ يُمْسَحُ عَلَيْهِ كَالْخُفِّ...... بِشَرْطِ اَنْ يَكُوْنَ سَاتِراً اَمَّا إِنْ كَانَ شَفَافاً لَا يَسْتُرُ فَلَا يُمْسَحُ عَلَيْهِ، لَا بُدَّ اَنَّ الْجَوْرَبَ سَاتِراً كَالْخُفِّ لِلرِّجْلِ لِلْقَدَمِ وَالْكَعْبَيْنِ،

(فتاوی الشیخ ابن باز فی المسح علی الخفین ج۱ص۵)

س: میں نے موزوں پر مسح کی مشروعیت کے بارے میں پڑھا ہے موزوں کی وصف کیا ہے اور کیا وہ وصف باریک جرابوں پر منطبق ہوتی ہے؟

ج: خف وہ ہے جو چمڑے سے پاؤں کیلئے بنایا جائے اور وہ دونوں پاؤں چھپالے یعنی قدم اور دونوں ٹخنے چھپالے اس کو موزہ کہا جاتا ہے اور اونی جراب کا حکم موزوں جیسا ہے بشرطیکہ وہ موزوں کی مثل قدم اور ٹخنوں کو چھپالے اور اگر اتنا باریک ہو کہ اس سے نظر گذر جائے تو ان پر مسح نہ کیا جائے۔

(14)......فتوی الشیخ عبدالعزیز ابن باز

س : مَا الْحُكْمُ فِيْ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ "الشُّرَّابِ "الشَّفَافَةِ؟

ج : مِنْ شَرْطِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ اَنْ يَّكُوْنَ صَفِيْقاً سَاتِراً، فَإِنْ كَانَ شَفَافاً لَمْ يَجْزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ الْقَدَمَ وَالْحَالُ مَا ذُكِرَ فِيْ حُكْمِ الْمَكْشُوْفَةِ۔ (فتاوی الشیخ ابن باز فی المسح علی الخفین ج ا ص ۸)

س: باریک جراب پر مسح کا حکم کیا ہے؟

ج: جراب پر مسح کی شرائط میں سے یہ ہے کہ وہ سخت اور ٹھوس ہو اور پاؤں کو چھپالے پس اگر شفاف ہو یعنی اس سے پانی اور نظر گذر جائے تو اس پر مسح جائز نہیں کیونکہ رقیق جراب والی حالت کھلے پاؤں کے حکم میں ہے۔

(15)......فتوی الشیخ عبدالعزیز ابن باز

س :12 اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ حُكْمِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ الرَّقِيْقَةِ، فَمَا هُوَالصَّحِيْحُ وَمَا الدَّلِيْلُ عَلَى عَدَمِ جَوَازِ الْمَسْحِ؟

ج : اَلصَّوَابُ اَنَّ الْمَسْحَ يَكُوْنُ عَلَى السَّاتِرِ، اَلسَّاتِرُ الَّذِيْ يَسْتُرُ الْقَدَمَيْنِ لِاَنَّ اللّٰهَ اَبَاحَ لَنَا الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَحْمَةً لَنَا، فَإِذَا كَانَ الْخُفَّانِ غَيْرَ سَاتِرَيْنِ لَمْ يَحْصُلِ الْمَقْصُوْدُ، اَلْأَقْدَامُ ۔ ظَاهِرَةٌ وَالظَّاهِرُ حُكْمُهُ الْغَسْلُ، وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم -مَسَحَ هُوَ وَالصَّحَابَةُ عَلَى خُفَّيْنِ سَاتِرَيْنِ فَالْوَاجِبُ التَّأَسِّيْ بِهِمْ لِاَنَّهُمْ مَسَحُوْا عَلَى اَخْفَافٍ وَعَلَى جَوَارِبَ سَاتِرَةٍ، فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّمْسَحَ عَلَى جَوَارِبَ اَوْ اَخْفَافٍ غَيْرِ سَاتِرَةٍ،

(فتاوی الشیخ ابن باز فی المسح علی الخفین ج ا ص ۸)

س : شیخ عبدالعزیز بن باز سے سوال کیا گیا کہ باریک جرابوں پر مسح کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے صحیح کیا ہے اور باریک جرابوں پر مسح کے عدم جواز پر دلیل کیا ہے؟

ج: شیخ نے اس کے جواب میں فرمایا! درست بات یہ ہے کہ مسح اس چیز پر جائز ہے جو دونوں پاؤں کو چھپالے کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے ہمارے لیے موزوں پر مسح کرنا جائز کیا ہے اور جب موزے پاؤں کو نہ چھپائیں تو مقصود حاصل نہیں ہوتا اور ان سے قدم (کی ساخت) ظاہر ہو جاتی ہے اور قدم ظاہر ہو تو اس کا حکم غسل رجلین ہے نبی کریم ﷺ اور اصحاب النبی ﷺ نے ایسے موزوں پر مسح کیا ہے جو قدموں (کی ساخت) کو چھپاتے تھے پس ان کے عمل کو اسوہ بنانا واجب ہے اور انھوں نے مسح کیا ہے موزوں پر اور ایسی جرابوں پر جو (پاؤں کی ساخت کو) چھپالیتی تھیں پس ایسے موزے اور ایسی جرابیں جو پاؤں (کی ساخت) کو نہ چھپائیں ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔

(16)......فتوی الشیخ عبداللہ بن جبرین

اَلسُّؤَالُ:-مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْخُفِّ وَالْجَوْرَبِ؟

اَلْجَوَابُ:-اَلْفَرْقُ بَيْنَهُمَا فِي الصِّفَةِ ظَاهِرٌ، فَإِنَّ الْخُفَّ هُوَ مَا يُعْمَلُ مِنَ الْجُلُوْدِ، فَيُفَصَّلُ عَلٰى قَدْرِ الْقَدَمِ...... وَيُلْحَقُ بِهِ أَيْضاً مَا يُصْنَعُ مِنَ الزَّبَلِ ...... يَحْصُلُ بِهَا الْمَقْصُوْدُ مِنَ السَّتْرِ وَالتَّدْفِئَةِ، سَوَاءٌ سُمِّيَتْ كَنَادِرَ وَبَسْطَاراً أَوْ جَزْمَةً أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ .وَيَدْخُلُ فِي الْخُفِّ مَا يُسَمّٰى بِالْمُوْقِ وَالْجُرْمُوْقِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ...... وَيَثْبُتُ بِنَفْسِهِ وَيُلْبَسُ لِلتَّدْفِئَةِ. أَمَّا الْجَوْرَبُ، فَهُوَ فِي الْأَصْلِ مَا يُنْسَجُ مِنَ الصُّوْفِ الْغَلِيْظِ وَيُفَصَّلُ عَلٰى قَدْرِ الْقَدَمِ إِلَى السَّاقِ، وَيَثْبُتُ بِنَفْسِهِ وَلَا يَنْعَطِفُ وَلَا يَنْكَسِرُ لِمَتَانَتِهِ وَغِلْظِهِ، فَهُوَ إِذَا لُبِسَ وَقَفَ عَلٰى

السَّاقِ وَلَمْ يَنْكَسِرْ .وَالْعَادَةُ أَنَّهُ لَا يُخَرِّقُهُ الْمَاءُ لِقُوَّةِ نَسْجِهِ، وَيُشْبِهُ بُيُوتَ الشَّعْرِ الَّتِي تُنْصَبُ لِلسُّكْنٰى وَلَا يُخَرِّقُهَا الْمَطَرُ، فَكَذٰلِكَ الْجَوَارِبُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، حَتّٰى إِنَّهَا لِغِلْظِهَا يُمْكِنُ مُوَاصَلَةُ الْمَشْيِ فِيهَا بِدُوْنِ نَعْلٍ أَوْ كَنَادِرَ، وَلَا يُخَرِّقُهَا الْمَاءُ ، وَلَا يَتَأَثَّرُ مَنْ مَشٰى بِهَا بِالْحِجَارَةِ وَلَا بِالشَّوْكِ وَلَا بِالرَّمَضَاءِ أَوِ الْبُرُوْدَةِ.

وَاخْتُلِفَ :هَلْ يُشْتَرَطُ أَنْ تُنَعَّلَ، أَيْ يُجْعَلُ فِي مَوْطِئِهَا نَعْلٌ أَيْ جِلْدُ غَنَمٍ أَوْ إِبِلٍ يُخْرَزُ فِي أَسْفَلِهَا، فَاشْتَرَطَ ذٰلِكَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ أَجَازُوْا الْمَسْحَ عَلَى الْجَوَارِبِ، قَالَ الْمُوَفَّقُ فِي "الْمُغْنِي :"وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ :لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا إِلَّا أَنْ يَنْعَلَا، لِأَنَّهُمَا لَا يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيهِمَا، فَلَمْ يَجُزِ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا كَالرَّقِيْقَيْنِ ا .هـ. وَقَالَ الدَّرْدِيْرُ فِي "الشَّرْحِ الصَّغِيْرِ :"وَمِثْلُ الْخُفِّ الْجَوْرَبُ، ...... : بِشَرْطِ جِلْدٍ طَاهِرٍ، خُرِزَ وَسَتَرَ مَحَلَّ الْفَرْضِ، وَأَمْكَنَ الْمَشْيُ فِيهِ عَادَةً بِلَاحَائِلٍ. ....وَقَدْ تَبَيَّنَ مِنْ هٰذِهِ النُّقُوْلِ وَنَحْوِهَا أَنَّ الْجَوْرَبَ لَابُدَّ أَنْ يَكُوْنَ صَفِيْقاً يُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيهِ وَحْدَهُ. .....وَقَدِ اعْتَمَدَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي إِبَاحَةِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ وَنَحْوِهَا عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ، فَقَدْ ذَكَرَ أَبُوْدَاوُدَ تِسْعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ مَسَحُوْا عَلَيْهَا، وَزَادَ الزَّرْكَشِيُّ أَرْبَعَةً، أَيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ صَحَابِياً، وَلٰكِنْ قَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ الْجَوَارِبَ فِي عَهْدِهِمْ كَانَتْ غَلِيْظَةً قَوِيَّةً، وَلِهٰذَا قَالَ الْخِرَقِيُّ فِي "الْمُخْتَصَرِ :"وَكَذٰلِكَ الْجَوْرَبُ الصَّفِيْقُ الَّذِي لَايَسْقُطُ إِذَا مَشٰى فِيهِ .قَالَ فِي "الْمُغْنِي :"إِنَّمَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلٰى

الْجَوْرَبِ بِالشَّرْطَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي الْخُفِّ :أَحَدُهُمَا أَنْ يَكُوْنَ صَفِيْقاً لَا يَبْدُوْ مِنْهُ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَمِ .اَلثَّانِيْ :أَنْ يُمْكِنَ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ .قَالَ أَحْمَدُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ بِغَيْرِ نَعْلٍ :إِذَا كَانَ يَمْشِيْ عَلَيْهِمَا وَيَثْبُتَانِ فِيْ رِجْلَيْهِ، فَلَا بَأْسَ، وَفِيْ مَوْضِعٍ قَالَ :يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا إِذَا ثَبَتَا فِي الْعَقِبِ، وَفِيْ مَوْضِعٍ قَالَ :إِنْ كَانَ يَمْشِيْ فِيْهِ، فَلَا يَنْثَنِيْ، فَلَا بَأْسَ بِالْمَسْحِ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ إِذَا انْثَنَى ظَهَرَ مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ، وَلَا يُعْتَبَرُ أَنْ يَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ.

ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَيْهِمَا عُمْدَتُهُ فِعْلُ الصَّحَابَةِ، وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ مُخَالِفٌ فِيْ عَصْرِهِمْ، فَكَانَ إِجْمَاعاً، وَلِأَنَّهُ سَاتِرٌ لِمَحَلِّ الْفَرْضِ.

وَحَيْثُ إِنَّ الْخِلَافَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ قَوِيٌّ، حَيْثُ مَنَعَهُ أَكْثَرُهُمْ، وَاشْتَرَطَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُوْنَ مُجَلَّداً، أَيْ فِيْ أَسْفَلِهِ جِلْدَةٌ مِنْ أَدَمٍ مَرْبُوْطَةٍ فِيْهِ لَا تُفَارِقُهُ، وَكَذَا اشْتَرَطَ الْبَاقُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ صَفِيْقاً يُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيْهِ بِلَا نَعْلٍ أَوْ جَزْمَةٍ، وَأَنْ يَكُوْنَ صَفِيْقاً لَا يَخْرِقُهُ الْمَاءُ ، فَإِنَّ هٰذَا كُلَّهُ مِمَّا يُؤَكِّدُ عَلٰى مَنْ لَبِسَهُ الْإِحْتِيَاطَ وَعَدَمَ التَّسَاهُلِ، فَقَدْ ظَهَرَتْ جَوَارِبُ مَنْسُوْجَةٌ مِنْ صُوْفٍ أَوْ قُطْنٍ أَوْ كَتَّانٍ، وَكَثُرَ اسْتِعْمَالُهَا، وَلَبِسَهَا الْكَثِيْرُوْنَ بِلَا شُرُوْطٍ، رَغْمَ أَنَّهَا يَخْرِقُهَا الْمَاءُ ، وَأَنَّهَا تُمَثِّلُ حَجْمَ الرِّجْلِ وَالْأَصَابِعِ، وَلَيْسَتْ مُنَعَّلَةً، وَلَا يُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيْهَا، بَلْ لَا يُوَاصِلُ فِيْهَا الْمَشْيُ الطَّوِيْلُ إِلَّا بِنَعْلٍ مُنْفَصِلَةٍ أَوْ بِكَنَادِرَ أَوْ جَزْمَةٍ فَوْقَهَا، وَهٰكَذَا تَسَاهَلُوْا فِيْ لُبْسِ جَوَارِبَ شَفَّافَةٍ قَدْ تَصِفُ الْبَشَرَةَ، وَيُمْكِنُ تَمْيِيْزُ الْأَصَابِعِ وَالْأَظَافِرِ مِنْ وَرَائِهَا، وَلَا شَكَّ أَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ تَفْرِيْطٌ فِي الطَّهَارَةِ، يُبْطِلُهَا عِنْدَ كَثِيْرٍ مِنَ

الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى مَنْ أَجَازُوْا الْمَسْحَ عَلَى الْجَوَارِبِ، حَيْثُ اشْتَرَطُوْا صَفَاقَتَهَا وَغِلَظَهَا، وَاشْتَرَطَ أَكْثَرُهُمْ أَنْ تَكُوْنَ مُجَلَّدَةً أَوْ يُمْكِنَ الْمَشْيُ فِيهَا.

(فتاوی الشیخ ابن جبرین ج۱ص۱۱ تا ۱۴)

س: شیخ عبداللہ بن جبرین سے سوال کیا گیا کہ موزے اور جورب کے درمیان کیا فرق ہے؟

ج: شیخ نے اس کے جواب میں فرمایا! ان کے درمیان حقیقت اور بناوٹ کے لحاظ سے تو فرق ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ موزہ چمڑے سے بنایا جاتا ہے اور وہ ٹخنوں اور قدم کو چھپالیتا ہے (یعنی اس میں انگلیوں اور قدم کی ہڈی اور ٹخنوں کی ساخت جدا جدا ظاہر نہیں ہوتی) اور جو چیزیں چمڑے جیسے مواد سے بنائی جاتی ہیں جیسے ربڑ وغیرہ ان کے ساتھ قدم کے محل فرض کو چھپانے اور گرمائش حاصل کرنے والا مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے ان کو بھی موزے کے ساتھ لاحق کیا جائے گا خواہ ان کا نام کچھ اور ہو جیسے کنادر (بوٹ) بسطار (فوجی بوٹ) جذمہ (جوگر) موق، جرموق وغیرہ جب کہ وہ قدم اور پنڈلی پر بغیر پکڑنے اور باندھنے کے کھڑی رہیں اور بغیر جوتی کے چلیں تو وہ پاؤں سے نہ گریں۔

جورب (۱) موٹی اون سے بنائے جاتے ہیں، (۲) پورے قدم کو پنڈلی تک چھپا لیتے ہیں، (۳) وہ سخت اور موٹے ہونے کی وجہ سے بغیر پکڑنے اور باندھنے کے از خود سیدھے کھڑے رہتے ہیں نہ وہ ٹیڑھے ہوتے ہیں نہ ٹوٹتے ہیں پس جب وہ پہنے جاتے ہیں تو پنڈلی پر سیدھے کھڑے رہتے ہیں ٹوٹتے مڑتے نہیں، (۴) بنائی کے ٹھوس اور مضبوط ہونے کی وجہ سے ان سے پانی نہیں گذر سکتا وہ بالوں کے ان خیموں کے مشابہ ہوتے ہیں جو رہائش کیلئے نصب کیے جاتے ہیں اور بارش ان سے نہیں گذر سکتی (۵) بغیر جوتی اور بغیر بوٹ کے ان میں لگاتار چلا جا سکتا ہے اور جورب پہن کر چلنے والا پتھر، کانٹے اور گرمی،

سردی کی تکلیف سے متاثر نہیں ہوتا فَکَذٰلِكَ الْجَوَارِبُ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہی جورب تھے۔

جورب کا شرعی حکم: جورب پر مسح کے جواز کیلئے جورب کا منعل ہونا شرط ہے یا نہیں؟ بعض علماء کے نزدیک شرط ہے امام موفق ابن قدامہ رحمہ اللہ نے المغنی میں فرمایا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام اوزاعی رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب وہ منعل ہوں کیونکہ ان ثخین جرابوں میں لگا تار چلنا ممکن نہیں لہذا ان پر رقیق جرابوں کی طرح مسح کرنا جائز نہیں۔ اور محقق دردیر رحمہ اللہ شرح صغیر میں فرماتے ہیں" اور موزے کی طرح جراب کا حکم ہے بشرطیکہ اس پر چمڑا چڑھا ہوا ہو، وہ پاک ہو، سلی ہوئی ہو اور محل فرض کو چھپالے اور اس میں بغیر کسی حائل (جوتی وغیرہ) کے عادۃً چلنا ممکن ہو۔ ان نقول سے اور ان جیسی دوسری نقول سے ظاہر ہو گیا کہ جراب اتنی قوی اور مضبوط ہو کہ بغیر جوتی کے فقط ان میں چلنا ممکن ہو اور تحقیق امام احمد رحمہ اللہ نے جرابوں پر مسح کے جواز میں ان آثار پر اعتماد کیا ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے جرابوں پر مسح کرنے کا ذکر ہے ابوداود رحمہ اللہ نے نو صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے زرکشی رحمہ اللہ نے اس پر چار کا اضافہ کیا ہے تو کل صحابہ رضی اللہ عنہم تیرہ ہو گئے لیکن ہم نے یہ ذکر کر دیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جرابیں موٹی اور سخت و مضبوط ہوتی تھیں اسی وجہ سے خرقی نے مختصر میں کہا ہے موزے کی طرح اس جراب پر بھی مسح جائز ہے جو اتنی سخت اور موٹی اور مضبوط ہو کہ (بغیر جوتی کے) اس میں چلیں تو وہ نہ گریں اور المغنی لابن قدامہ میں ہے کہ جرابوں پر مسح ان دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے جن کا ہم نے موزے کے بیان میں ذکر کیا ہے ایک یہ کہ وہ جراب اس قدر موٹی اور سخت ہو کہ قدم کا کوئی حصہ اس کے ساتھ ظاہر نہ ہو دوسری یہ کہ اس میں (بغیر جوتی کے) لگا تار چلنا ممکن ہو امام احمد رحمہ اللہ نے غیر منعل جراب کے متعلق

فرمایا کہ جب (بغیر جوتی کے) ان میں چلیں اور وہ پاؤں میں ثابت رہیں گرے نہیں تو ان پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ایک اور موقع پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جرابوں پر تب مسح کیا جائے گا جب وہ چلنے میں ایڑی میں ثابت رہیں ایک مرتبہ فرمایا کہ جب چلنے میں جراب نہ مڑے تو اس پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ جب وہ مڑے گی تو وضوء کی جگہ ظاہر ہو جائے گی اور اس کے مجلد ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ جرابوں پر مسح کی بنیاد صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل ہے اور ان کے زمانہ میں کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی لہذا اس کے جواز پر اجماع ہو گیا اور اس لیے بھی جائز ہے کہ یہ محل فرض کیلئے ساتر ہے جب جرابوں کے مسئلہ میں شدید اختلاف ہے (۱) اکثر اہل علم نے اس کو ممنوع قرار دیا ہے (۲) بعض (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ شرط لگائی کہ اس کے نیچے اس طرح چمڑا لگا ہوا ہو جو اس سے جدا نہ ہو سکے (۳) باقی حضرات (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ شرط لگائی ہے کہ صفیق ہو یعنی اتنی سخت اور موٹا و مضبوط ہو کہ بغیر جوتی وغیرہ کے اس میں چلنا ممکن ہو اور پانی بھی اس سے نہ گذر سکے جراب پر مسح کے بارے میں یہ ساری تفصیل و تحقیق اس آدمی پر احتیاط اور غفلت کے ترک کو لازم کرتی ہے جو جرابیں پہنتا ہے اور اب ایسی جرابیں وجود میں آ چکی ہیں جو اونی، روئی، السی سے بنی ہوئی ہیں اور بہت سارے لوگ مذکورہ بالا شرط کی رعایت کیے بغیر پہنتے ہیں پانی ان سے گذر جاتا ہے اور وہ پاؤں کے جسم کی اور انگلیوں کی تصویر پیش کرتی ہیں کہ منعل بھی نہیں اور بغیر جوتی کے ان میں لگاتار چلنا بھی ممکن نہیں بلکہ جب تک ان پر جوتی، بوٹ اور جوگر نہ ہو اس میں لگاتار طویل مسافت کرنا ممکن نہیں بعض لوگ آسانی اور سہولت پسندی کی وجہ سے طہارت کے معاملہ میں اتنی کوتاہی کرتے ہیں کہ وہ ایسی جرابوں پر مسح کرتے ہیں جن کے باریک و خفیف ہونے کی وجہ سے چمڑے تک پانی پہنچ جاتا ہے اور ان میں انگلیاں اور ناخن جدا

جدا نظر آتے ہیں ان کا یہ مسح والا عمل اہل علم کے نزدیک وضوء کو باطل کر دیتا ہے کیونکہ جن علماء نے جرابوں پر مسح کو جائز کہا ہے تو انھوں نے ان کے سخت اور موٹے اور مضبوط ہونے کی شرط لگائی ہے حتی کہ ان میں بغیر جوتی کے طویل مسافت تک لگاتار چلنا ممکن ہو اور ان میں سے اکثر نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ مجلد یا منعل ہوں۔

(17)......فتوی الشیخ عبداللہ بن غدیان والشیخ عبدالرزاق العفیفی والشیخ ابن باز

س :فِيْ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ أَثْنَاءَ الْوُضُوْءِ هَلْ يُشْتَرَطُ سَمْكٌ مُعَيَّنٌ لِلْجَوْرَبِ أَمْ لَا؟ ج:اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ والصلاة والسلام على رسوله و آله وَصَحْبِهٖ ..وَبَعْدُ:يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ الْجَوْرَبُ صَفِيْقًا لَا يَشِفُّ عَمَّا تَحْتَهٗ.

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ج ۵ ص ۲۴۷)

س : اثنائے وضوء میں جرابوں پر مسح کے متعلق سوال: کیا ان جرابوں کے ٹھوس اور موٹے ہونے کی حد معین ہے یا نہیں؟ ج: حمد و صلاۃ کے بعد: جرابوں کا اتنا سخت اور موٹا ہونا واجب ہے کہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے۔

(18)......فتوی مفتی احمد الہریدی مفتی الدیار المصریہ

اَلْمُقَرَّرُ شَرْعًا فِيْ فِقْهِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهٗ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ أَوْ مُنَعَّلَيْنِ، وَقَالَ الصَّاحِبَانِ (محمد وأبو يوسف) يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا إِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ لَا يَشِفَّانِ لِأَنَّهٗ يُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيْهِمَا إِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ وَهُوَ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى السَّاقِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُرْبَطَ بِشَيْءٍ فَأَشْبَهَ الْخُفَّ وَعَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ أَنَّهٗ رَجَعَ إِلَى قَوْلِ الصَّاحِبَيْنِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى .هٰذَا هُوَ حُكْمُ الشَّرْعِ أَنَّهٗ يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ شَرْعًا

وَيَقُوْمُ مَقَامَ الْغَسْلِ بِالْمَاءِ لِأَيِّ شَخْصٍ سَلِيْمًا كَانَ أَوْ مَرِيْضًا بِشَرْطِ أَنْ يَكُوْنَ الْجَوْرَبَانِ ثَخِيْنَيْنِ لَا يَشِفَّانِ الْمَاءَ ،...... (فتاوی الازہر ج ۱ ص ۴۷)

ایک صاحب جو پاؤں کی انگلیوں میں تکلیف کی وجہ سے جرابوں پر مسح کرتے تھے ان کے سوال کے جواب میں مفتی احمد بُرَیدی صاحب نے لکھا! فقہ حنفیہ میں شرعی حکم کا بیان یوں ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب وہ مجلد یا منعل ہوں اور صاحبین (امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ) کے نزدیک جب ثخین ہوں اور پانی کو جذب نہ کریں تو ان پر بھی مسح جائز ہے اس لیے کہ جب وہ ثخین ہوں یعنی باندھے بغیر پنڈلی پر کھڑی رہیں تو ان میں (بغیر جوتی کے) چلنا ممکن ہے۔ ان صفات کی وجہ سے یہ موزہ کے مشابہ ہو جاتی ہیں اس لیے ان پر مسح جائز ہوگا لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس قول سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور فتوی اسی پر ہے۔ جرابوں پر مسح کرنے کا شرعی حکم یہ ہے کہ ہر شخص کیلئے خواہ وہ تندرست ہو یا بیمار ہو جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے اور یہ پاؤں دھونے کے قائم مقام ہے بشرطیکہ وہ جرابیں ثخین ہوں اور پانی کو جذب نہ کرتی ہوں۔

(19)......فتوی محمد بن ابراہیم آل الشیخ رئیس الجامعة الاسلامیہ فی المدینة المنورة ورئیس رابطة العالم الاسلامی

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته ومغفرته ومرضاته.

نَسْتَفْتِي مِنْ سَمَاحَتِكُمْ هَلْ تَجُوْزُ الصَّلَاةُ بِالْمَسْحِ عَلَى الشُّرَّابِ كَالْقُطْنِ وَالصُّوْفِ الصِّنَاعِيِّ الْمَوْجُوْدِ الْآنَ بِالْأَسْوَاقِ؟

ج : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ إِذَا كَانَ صَفِيقًا لَا يَصِفُ الْبَشَرَةَ يَثْبُتُ بِنَفْسِهِ سَاتِرًا لِلْمَفْرُوضِ جَازَ الْمَسْحُ عَلَيْهِ.

(فتاوی ورسائل محمد بن ابراہیم آل الشیخ ج۲ص۲۹۴)

س: ہم آپ جناب سے فتوی طلب کرتے ہیں کہ کیا روئی اور اون کی بنی ہوئی جراب جو اس وقت بازار میں موجود ہے اس پر مسح کرنے کے ساتھ نماز جائز ہے؟

ج: الحمد للہ ! جب جراب ثخین ہو جو پاؤں کی ساخت کو ظاہر نہ کرے اور بغیر باندھنے کے پنڈلی پر کھڑی رہے اور پاؤں کی فرض مقدار کو ڈھانپ لے اس پر مسح جائز ہے (20)......فتوی الشیخ عطیہ صقر

س: رَجُلٌ يَقُوْلُ :أَنَا دَائِمُ السَّفَرِ، وَأَعْلَمُ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبِ مِنَ الرُّخَصِ الْمُبَاحَةِ لِلْمُسْلِمِ ......فَمَا شُرُوْطُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ؟

ج :......قَالَ الْعُلَمَاءُ :وَيُشْتَرَطُ فِيْ صِحَّةِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ أَنْ يَكُوْنَ ثَخِيْنًا، فَلَا يَصِحُّ الْمَسْحُ عَلَى الرَّقِيْقِ الَّذِىْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الرِّجْلِ بِنَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ رِبَاطٍ، وَلَا عَلَى الرَّقِيْقِ الَّذِىْ لَا يَمْنَعُ وُصُوْلَ الْمَاءِ إِلَى مَا تَحْتَهُ، وَلَا عَلَى الشَّفَافِ الَّذِىْ يَصِفُ مَا تَحْتَهُ رَقِيْقًا كَانَ أَوْ ثَخِيْنًا، وَلَمْ يُخَالِفْ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فِيْ ذٰلِكَ، بَلْ زَادَ الْمَالِكِيَّةُ فِي الْجَوْرَبِ أَنْ يُجَلَّدَ ظَاهِرُهُ وَهُوَ مَا يَلِى السَّمَاءَ ، وَبَاطِنُهُ وَهُوَ مَا يَلِى الْأَرْضَ. وَعَلَى هٰذَا فَلَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوَارِبِ الْمَعْرُوْفَةِ الْآنَ مَا دَامَتْ لَا تَمْنَعُ وُصُوْلَ الْمَاءِ ، لِأَنَّ الْقَصْدَ الْأَسَاسِىَّ مِنَ الْمَسْحِ هُوَ عَدَمُ وُصُوْلِ الْمَاءِ إِلَى الْجِسْمِ، فَإِنْ كَانَتْ بِالْمُوَاصَفَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ فَلَا بَأْسَ بِالْمَسْحِ عَلَيْهَا، وَلَا يَنْبَغِىْ أَنْ يُؤْخَذَ

جَوَازُ الْمَسْحِ عَلٰى إِطْلَاقِهٖ، وَلَا أَنْ تَكُوْنَ التَّسْمِيَةُ لِمُجَرَّدِ الشِّبْهِ كَافِيَةً فِي الْإِلْحَاقِ بِالْمُشَبَّهِ بِهٖ فِي الْحُكْمِ، (فتاویٰ عطیہ صقر ج ۱ ص ۹۳)

س: ایک آدمی نے کہا کہ میں ہمیشہ سفر میں رہتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ جراب پر مسح کرنا مسلمان کیلئے جائز ہے لیکن یہ فرمائیں کہ جراب پر مسح کرنے کی شرطیں کیا ہیں؟

ج: علماء نے کہا ہے کہ جراب پر مسح کی صحت کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ ثخین ہو پس باریک جراب جو بغیر باندھنے کے پنڈلی پر کھڑی نہ ہو اس پر مسح کرنا صحیح نہیں اور اس باریک جراب پر بھی مسح کرنا صحیح نہیں جو قدم تک پانی کے پہنچنے کو نہ روک سکے اور نہ اس جراب پر مسح صحیح ہے جو پاؤں کی انگلیوں اور ناخنوں کی کیفیت ظاہر کرے خواہ وہ جراب رقیق ہو یا ثخین اور اس میں ائمہ اربعہ میں سے کسی نے مخالفت نہیں کی بلکہ مالکیہ نے مزید ایک شرط کا اضافہ کیا ہے کہ اس جراب کے اوپر اور نیچے چمڑا لگا ہوا ہو (یعنی مجلد ہو) پس اس تفصیل کے مطابق ان جرابوں پر جو اب معروف ہیں جب تک وہ پانی کے قدم تک پہنچنے کو نہ روکیں ان پر مسح جائز نہیں کیونکہ مسح کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جسم تک پانی نہ پہنچے پس اگر جرابوں میں مذکورہ صفات وشرائط پائی جائیں تو ان پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ہر قسم کی جراب پر مسح کے جواز کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی محض نام کی مشابہت مسح کے جواز کیلئے کافی ہے۔

(21)......فتویٰ الشیخ محمد حسن الددو الشنقیطی

اَلسُّؤَالُ :مَا حُكْمُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ؟

اَلْإِجَابَةُ :إِنَّهُ ثَبَتَ عَنِ الرَّسُوْلِ صلى الله عليه وسلم الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ رِوَايَةِ خَمْسَةٍ وَسَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِهٖ وَهُوَ مُتَوَاتِرٌ، وَالْخُفَّانِ مَا كَانَا مِنْ

جِلْدٍ وَيُقَاسُ عَلَيْهِ مَا كَانَ ثَخِيناً يُشْبِهُهُ كَمَا كَانَ مِنَ الْبَلَاسْتِيكِ قَوِيّاً سَاتِراً مِثْلَ النِّعَالِ الْمُحِيطَةِ بِالرِّجْلِ مِنَ الْمَوَادِّ الصُّلْبَةِ، مِثْلَ النِّعَالِ الَّتِي تُتَّخَذُ مِنَ الْبَلَاسْتِيكِ وَمِنَ الْجِلْدِ الصِّنَاعِيِّ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَهٰذِهِ كُلُّهَا يُمْسَحُ عَلَيْهَا أَمَّا الْجَوَارِبُ الرَّقِيقَةُ فَإِنَّ الَّذِي يَبْدُو لِي أَنَّهَا لَا يَحِلُّ الْمَسْحُ عَلَيْهَا وَقَدْ وَرَدَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ كَمَا فِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ جَاءَ مِنَ الْعِرَاقِ فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ لَهُ، فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: "أَعِرَاقِيَّةٌ؟ "فَقَالَ أَنَسٌ" :وَهَلْ هُمَا إِلَّا خُفَّانِ مِنْ صُوفٍ"، وَهٰذَا اسْتَدَلَّ بِهِ جُمْهُورُ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الْجَوْرَبُ ثَخِيناً، وَالْمَقْصُودُ بِالثَّخِينِ الَّذِي يُغْنِي غِنَاءَ النَّعْلِ، مَعْنَاهُ الَّذِي يَسْتَطِيعُ الشَّخْصُ أَنْ يَمْشِيَ بِهِ، فَمَا كَانَ كَذٰلِكَ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ، وَهُوَ غَيْرُ مَوْجُودٍ الْيَوْمَ أَوْ نَادِرٌ جِدّاً، وَمِنَ النَّادِرِ جِدّاً أَنْ يُوجَدَ جَوْرَبٌ ثَخِينٌ بِحَيْثُ يُغْنِي عَنِ النَّعْلِ.

سوال: جرابوں پر مسح کا کیا حکم ہے؟

جواب: موزوں پر مسح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جس کو ۵۷ صحابہ کرامؓ نے روایت کیا ہے اور یہ متواتر ہے موزے چمڑے کے ہوتے ہیں اور ان پر اس جراب وغیرہ کو قیاس کیا جائے گا جو ان کی طرح سخت اور موٹی ہو جیسے کوئی چیز پلاسٹک سے بنی ہوئی ہو جو مضبوط ہو اور پاؤں کو چھپالے مثلاً وہ جوتیاں جو سخت مادے سے بنی ہوئی ہوں اور پورے پاؤں کو ڈھانپ لیں یا وہ جوتیاں جو پلاسٹک اور مصنوعی چمڑے وغیرہ سے بنائی جاتی

ہیں ان تمام پر مسح جائز ہے۔لیکن باریک جرابوں پر میرے نزدیک مسح کرنا جائز نہیں تحقیق بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنا مروی ہے جیسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب وہ عراق سے آئے اور اپنی جرابوں پر مسح کیا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: کیا یہ عراق کا مسئلہ ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بھی تو اون کے ایک قسم کے موزے ہیں اس سے جمہور اہل علم نے استدلال کیا ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے جب جرابیں ثخین ہو (تو ان پر مسح جائز ہے) اور ثخین سے مراد وہ جراب ہے جو جوتی کا کام دے یعنی اس کے ساتھ (بغیر جوتی کے) آدمی چل سکے پس جو جراب اس جیسی ہو اس پر مسح جائز ہے اور ایسی جراب موجودہ دور میں موجود نہیں ہے یا انتہائی نادر ہے ایسی ثخین جراب جو جوتی کا کام دے اس کا ملنا انتہائی مشکل ہے

(22)......فتوی الشیخ الامین الحاج محمد احمد

س :مَا حُكْمُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ؟

ج :ذَهَبَ اَهْلُ الْعِلْمِ رحمهم الله فِيْ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ ثَلَاثَةَ مَذَاهِبَ، هِيَ:

1-الْمَسْحُ عَلَى الْجَوَارِبِ الصَّفِيْقَةِ الَّتِيْ تُغَطِّي الْاَرْجُلَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، الثَّابِتَةِ عِنْدَ الْمَشْيِ،

.2 اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَا يَجُوْزُ إِلَّا إِذَا كَانَا مُنَعَّلَيْنِ۔ وَهٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَقَوْلٌ لِمَالِكٍ رحمهم الله.

3 لَا يُمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَوْ كَانَا مُجَلَّدَيْنِ،وَهٰذَا مَذْهَبُ مَالِكٍ وَمَنْ وَافَقَهُ.

وَالَّذِیْ یَتَرَجَّحُ لَدَیَّ اَنَّ الْمَسْحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ جَائِزٌ وَرُخْصَةٌ کَمَا قَالَ اَصْحَابُ الْمَذْهَبِ الْاَوَّلِ لِمَنْ شَاءَ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْهِ، بِالشَّرْطَیْنِ السَّابِقَیْنِ. 1 اَنْ یَّکُوْنَا صَفِیْقَیْنِ 2 اَنْ یَّثْبُتَا حَالَ الْمَشْيِ وَلَا یَنْثَنِیَانِ بِحَیْثُ یَنْکَشِفُ الْکَعْبَانِ

س: جرابوں پر مسح کا کیا حکم ہے؟

ج: جرابوں پر مسح کے متعلق علماء کے تین مذہب ہیں (۱) ان جرابوں پر مسح جائز ہے جو سخت ہوں اور ٹخنوں سمیت پاؤں کو ڈھانپ لیں اور ان میں (بغیر جوتی کے) چلیں تو پاؤں پر کھڑی رہیں۔ (۲) جرابوں پر مسح تب جائز ہے جب وہ منعل ہوں یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کا ایک قول ہے۔ (۳) جرابوں پر مسح جائز نہیں اگرچہ وہ مجلد ہوں یہ امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے متبعین کا مذہب ہے۔ میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ جو شخص جرابوں پر مسح کرنا چاہے اس کیلئے جرابوں پر مسح کرنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے جیسا کہ پہلے مذہب والوں نے کہا ہے۔ (۱) وہ جرابیں سخت ہوں (۲) چلنے کے وقت وہ پاؤں پر (بغیر باندھنے کے) کھڑی رہیں اور اتنی نہ مڑیں کہ ٹخنے ظاہر ہو جائیں۔

☆☆☆☆

﴿ جرابوں پر مسح امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تحقیق کی روشنی میں ﴾

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ جس موزے اور جس جراب میں آدمی بغیر جوتی کے چل سکتا ہو اس پر مسح جائز ہے اور جس میں نہ چل سکتا ہو اس پر مسح جائز نہیں چنانچہ مجموع الفتاوی لابن تیمیہ ج ۲۱ ص ۱۷۴ میں ہے كُلُّ خُفٍّ يَلْبَسُهُ النَّاسُ وَيَمْشُوْنَ فِيْهِ فَلَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَيْهِ یعنی ہر وہ موزہ جسے لوگ پہنتے ہوں اور اس میں چلتے ہوں ان کیلئے اس پر مسح کرنا جائز ہے نیز مجموع فتاوی لابن تیمیہ ج ۲۱ ص ۲۱۴ اور اقامۃ الدلیل علی ابطال التحلیل لابن تیمیہ ج ۲ ص ۳۲۷ میں ہے يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَ يَمْشِيْ فِيْهِمَا جب بغیر جوتی کے جرابوں میں آدمی چل سکتا ہو تو ان پر مسح جائز ہے۔

جب امام ابن تیمیہ کے نزدیک جرابوں پر مسح کے جواز کیلئے شرط ہے کہ ان میں بغیر جوتی کے چلنا ممکن ہو تو وہ جرابیں یقیناً ثخین ہوں گی لہذا اس شرط کے بعد امام ابن تیمیہ کا مذہب جمہور فقہاء کے موافق ہو جاتا ہے کہ ثخین جرابوں پر مسح جائز ہے اور غیر ثخین یعنی باریک جرابیں کہ جن میں بغیر جوتی کے چلنا ممکن نہیں ہوتا ان پر مسح جائز نہیں

چنانچہ غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب لکھتے ہیں۔

كَلَامُ الْحَافِظِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ هٰذَا لَيْسَ مُخَالِفًا لِمَا اخْتَرْنَا مِنْ اَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ صَفِيْقَيْنِ يُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ فِيْهِمَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا فَاِنَّهُمَا فِيْ مَعْنَى الْخُفَّيْنِ فَاِنَّهٗ رحمه الله قَيَّدَ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى

اَلْجَوْرَبَیْنِ بِقَوْلِهٖ اِذَا کَانَ یَمْشِیْ فِیْهِمَا وَظَاهِرٌ اَنَّ تَتَابُعَ الْمَشْیِ فِیْهِمَا لَایُمْکِنُ فِیْهِمَا اِلَّا اِذَا کَانَا ثَخِیْنَیْنِ (تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۸۸)

حافظ ابن تیمیہ کا یہ کلام اس مذہب کے خلاف نہیں جس کو ہم نے اختیار کیا ہے یعنی جرابیں جب ثخین اور مضبوط ہوں جن میں لگا تار چلنا ممکن ہو تو ان پرمسح جائز ہے کیونکہ ایسی جرابیں موزوں کے حکم میں ہوتی ہیں اور حافظ ابن تیمیہ نے جرابوں پرمسح کے جواز کو اس قید کے ساتھ مقید کیا ہے اِذَا کَانَ یَمْشِیْ فِیْهِمَا جب ان میں چلنا ممکن ہو۔

اور ظاہر ہے کہ جرابوں میں لگا تار چلنا تب ممکن ہے جب وہ ثخین ہوں پس امام ابن تیمیہ کے عرب وعجم کے خواہش پرست محبین جو امام ابن تیمیہ کے نام پر عربوں سے کروڑوں روپے لوٹنے والے اس مسئلہ میں امام ابن تیمیہ کے مسلک کو بھی چھوڑ گئے۔

اور ابن تیمیہ کی روح تڑپ کر کہتی ہوگی۔

ہم کو ان سے ہے وفا کی امید — جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

﴿جرابوں پر مسح فتاوی غیر مقلدین کی روشنی میں:﴾

(1)......فتوی غیر مقلد عالم شمس الحق عظیم آبادی :

إِنَّ الْمَسْحَ يَتَعَيَّنُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ الْمُجَلَّدَيْنِ لَاغَيْرِهِمَا

(عون المعبود ص ۶۲ ج ۱)

بیشک مسح مجلد جرابوں پر متعین ہے ان کے علاوہ پر جائز نہیں۔

(2)...... فتوی غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری

وَالرَّاجِحُ عِنْدِیْ اَنَّ الْجَوْرَبَیْنِ اِذَا کَانَا ثَخِیْنَیْنِ فَهُمَا فِیْ مَعْنَی الْخُفَّیْنِ یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَیْهِمَا وَاَمَّا اِذَا کَانَا رَقِیْقَیْنِ بِحَیْثُ لَایَسْتَمْسِکَانِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ بِلَاشَدٍّ وَلَایُمْکِنُ الْمَشْیُ فِیْهِمَا فَهُمَا لَیْسَا فِیْ مَعْنَی الْخُفَّیْنِ وَفِیْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَیْهِمَا عِنْدِیْ تَاَمُّلٌ ۔ (تحفۃ الاحوذی ص ۲۸۶ ج ۱)

میرا راجح مذہب یہ ہے کہ جب جرابیں ثخین ہوں تو وہ موزوں کے حکم میں ہیں ان پر مسح کرنا جائز ہے لیکن باریک جرابیں یعنی ایسی جرابیں جو بغیر باندھنے کے قدموں پر نہ کھڑی رہ سکیں اور (بغیر جوتوں کے) ان میں چلنا ممکن نہ ہو وہ موزہ کے حکم میں نہیں اور ان پر مسح کے جواز کے بارے میں مجھے تردد ہے۔

(3)...... فتوی غیر مقلد عالم عبدالرحمٰن مبارکپوری:

اَلْمَسْحُ عَلَی الْجَوْرَبَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ لَیْسَ بِجَائِزٍ لِاَنَّهٗ لَمْ یَقُمْ عَلٰی

جَوَازِهٖ دَلِيْلٌ وَكُلُّ مَاتَمَسَّكَ بِهِ الْمُجَوِّزُوْنَ فَفِيْهِ خَدْشَةٌ ظَاهِرَةٌ كتبه محمد عبد الرحمن المبار كفوری عفا الله عنه۔

(بحوالہ فتاوی ثنائیہ ج ا ص ۴۴۵)

مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات ہیں۔

(4)...... فتوی غیر مقلد عالم عبید اللہ مبار کپوری:

وَالرَّاجِحُ عِنْدِيْ اَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ بِحَيْثُ يَسْتَمْسِكَانِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِلَاشَدٍّ وَيُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيْهِمَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا لِاَنَّهُمَا فِيْ مَعْنَى الْخُفِّ وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا كَذٰلِكَ فَفِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا عِنْدِيْ تَاَمُّلٌ عَمَلاً بِقَوْلِهٖ دَعْ مَايُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَايُرِيْبُكَ (مرعاۃ المفاتیح ص ۲۱۹ ج ۲)

میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ جب جرابیں ثخین ہوں یعنی ایسی جرابیں ہوں جو بغیر باندھنے کے پاؤں میں کھڑی رہیں اور ان میں چلنا ممکن ہو تو ان پر مسح کرنا جائز ہے کیونکہ وہ موزہ کے حکم میں ہیں اور اگر اس طرح نہ ہوں (یعنی باریک جرابیں ہوں) تو ان پر مسح کے جواز کے بارے میں مجھے تردد ہے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرنے کی وجہ سے کہ جس چیز میں شک ہو اسے چھوڑ دے اور اس چیز کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو۔

(5)...... غیر مقلد عالم ابوسعید شرف الدین دہلوی کا فتوی:

یہ مسئلہ (یعنی جرابوں پر مسح کرنا) نہ قرآن سے ثابت ہوا نہ حدیث مرفوع صحیح سے نہ اجماع سے نہ قیاس صحیح سے نہ چند صحابہؓ کے فعل اور اس کے دلائل سے اور غسل رجلین

نص قرآنی سے ثابت ہے لہذا خف چرمی (جس پر مسح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے) کے سوا جورب پر مسح ثابت نہیں ہوا۔ (فتاوی ثنائیہ ص۴۴۲ ج۱)

(6)...... غیر مقلد عالم میاں نذیر حسین کا فتوی

سوال : مَا قَوْلُكُمْ اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰى فُيُوْضَكُمْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الشَّائِعَةِ فِي الْاَمْصَارِ الْمَنْسُوْجَةِ مِنَ الْغَزْلِ اَوِ الصُّوْفِ غَيْرَ مُنَعَّلَةٍ وَلَا ثَخِيْنَةٍ ؟

الجواب : اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الْمَذْكُوْرَةِ لَيْسَ بِجَائِزٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُمْ عَلٰى جَوَازِهٖ دَلِيْلٌ وَكُلُّ مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْمُجَوِّزُوْنَ فَفِيْهِ خَدْشَةٌ ظَاهِرَةٌ ۔

(فتاوی نذیریہ ص۳۲۷،۳۲۶ ج۱)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ شہروں میں معروف اونی یا سوتی جرابیں جو نہ منعل ہوتی ہیں نہ ثخین (بلکہ باریک ہوتی ہیں) ان پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات ہیں۔

(7)...... غیر مقلد عالم عبدالجبار الغزنوی کا فتوی:

جرابوں پر مسح کرنا حدیث صحیح سے ثابت نہیں...... ہاں اگر جرابیں اون اور سوت کی ایسی سخت ہوں کہ سختی میں چمڑے کی برابری کریں پس وہ چمڑے کا حکم رکھتی ہیں اور ان پر مسح جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (فتاوی علماء حدیث ص۹۹ ج۱)

(8)...... غیر مقلد عالم علی محمد سعیدی کا فتوی:

مسح جراب کے متعلق فتاوی نذیریہ اور غزنویہ کے حوالہ سے آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں صحیح مسلک یہ ہے کہ رقیق جراب پر مسح کرنے میں احتیاط چاہئے جیسا کہ مولانا عبیداللہ مبارکپوری نے مرعاۃ شرح مشکوۃ میں طویل بحث کے بعد فیصلہ احتیاط پر کیا ہے

(فتاوی علماء حدیث ص۱۰۰ ج۱)

(9)...... غیر مقلد عالم ابوالبرکات احمد کا فتوی :

سوال: کیا جرابوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کرنے والی بہت زیادہ احادیث ہیں لیکن جرابوں پر مسح کرنے کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے علماء نے جرابوں پر مسح کرنے کو موزوں پر مسح کے ساتھ قیاس کیا ہے اور قیاس صحیح ہے اس کی تائید ضعیف حدیث بھی کرتی ہے احتیاطا علماء نے جرابیں موٹے ہونے کی شرط لگائی ہے یعنی صاحب عون المعبود اور تحفۃ الاحوذی وغیرہ کے مصنفین نے ......اقرب الی الصواب یہی ہے کہ موٹی جرابوں پر مسح کیا جائے اس میں احتیاط ہے۔(فتاوی برکاتیہ ص ۱۸ ج ۱)

(10)......فتوی غیر مقلد عالم حسین بن محسن الانصاری (استاذ عبدالرحمن المبارکپوری):

وَلَا يَخْفٰى اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنَ الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ لِاَنَّهٗ بَدَلٌ عَنْ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ اللَّتَيْنِ غَسْلُهُمَا فَرْضٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ وَالْاَحَادِيْثِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ وَغَيْرُ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ وَلِلْبَدَلِ حُكْمُ الْمُبْدَلِ فَلَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ اِلَّا بِالْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ اَوِ الْحَسَنِ لَا بِحَدِيْثِ الضَّعِيْفِ فَاِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ الضَّعِيْفُ لَا يَجُوْزُ الْعَمَلُ بِهٖ فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ فَلَا يَكُوْنُ الضَّعِيْفُ قَائِمًا مَقَامَ الْمُبْدَلِ مِنْهُ الَّذِيْ هُوَ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ الثَّابِتُ بِالْقُرْآنِ وَبِالْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْمُتَوَاتِرَةِ فَلِهٰذَا قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ دَاوٗدَ رحمہ اللہ تعالی وَالْمَعْرُوْفُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَيْ مِنْ رِوَايَاتِ الثِّقَاتِ الْاَثْبَاتِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَا عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

وَالْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ فِيْ اصْطِلَاحِ الْمُحَدِّثِيْنَ مُقَابِلٌ لِلْحَدِيْثِ الْمُنْكَرِ وَالْمُنْكَرُ مِنْ اَقْسَامِ الْحَدِيْثِ الضَّعِيْفِ وَالضَّعِيْفُ لَايَجُوْزُ الْعَمَلُ بِهٖ فِيْ الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَالْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ حُكْمٌ مِنْ اَحْكَامِ الشَّرْعِ فَلَايَثْبُتُ بِالْحَدِيْثِ الضَّعِيْفِ كَمَا تَقَدَّمَ ...... وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ الْحَدِيْثَ الصَّحِيْحَةَ الثَّابِتَةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا بِرِوَايَةِ الْاَئِمَّةِ الثِّقَاتِ كَالْاِمَامِ اَحْمَدَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاَبِيْ دَاؤُدَ وَالْاِمَامِ مُسْلِمٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ مِنْ تَخْصِيْصِ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ بِالْخُفِّ ذٰلِكَ دُوْنَ غَيْرِهٖ كَيْفَمَا كَانَ فَالْعَمَلُ بِمَا عَلَيْهِ الْاِتِّفَاقُ هُوَ الْوَاجِبُ دُوْنَ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ وَاِنْ عَمِلَ بِهٖ بَعْضُ الصَّحَابَةِ اَوْ بَعْضُ السَّلَفِ لِكَوْنِهٖ مُنْكَرًا اَوْ شَاذًّا كَمَا تَقَدَّمَ فَالْاَوْلٰى وَالْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ الْمُكَلَّفِ الْعَمَلُ بِمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لِكَوْنِهٖ الْاَحْوَطَ وَالْاَسْلَمَ وَقَدْ وَرَدَ "اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ" فَكَيْفَ وَقَدْ صَحَّ تَخْصِيْصُ الْمَسْحِ بِالْخُفَّيْنِ مِنَ الْجِلْدِ الْقَوِيِّ دُوْنَ الْجَوْرَبَيْنِ وَاِنْ كَانَا مُجَلَّدَيْنِ۔ (فتاوی علمائے حدیث ص۱۱۱،۱۱۷،۱۱۸ج۱)

یہ بات مخفی نہ رہے کہ موزوں پر مسح شرعی احکام میں سے ہے کیونکہ غسل رجلین جو نص قرآن اور احادیث متواترہ مرفوعہ کے ساتھ فرض ہے مسح علی الخفین اس کا بدل ہے اور بدل کا حکم وہی ہوتا ہے جو مبدل کا حکم ہوتا ہے پس بدل نہیں ثابت ہو سکتا مگر حدیث صحیح یا حدیث حسن کے ساتھ، حدیث ضعیف کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکتا، جب ضعیف حدیث پر احکام شرعیہ میں عمل کرنا جائز نہیں تو ضعیف حدیث سے ثابت ہونے والا حکم (یعنی جراب پر مسح کرنا) مبدل منہ (غسل رجلین) جو قرآن اور احادیث صحیحہ متواترہ مرفوعہ کے ساتھ ثابت ہے کے قائم مقام نہیں ہو سکتا امام ابوداود رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی معروف

حدیث جو ثقہ راویوں کے ذریعے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ مسح علی الخفین ہے مسح علی الجوربین نہیں اور محدثین کی اصطلاح میں معروف حدیث منکر حدیث کے مقابلہ میں ہوتی ہے اور منکر حدیث ضعیف حدیث کی اقسام میں سے ہے اور ضعیف حدیث پر احکام شرعیہ میں عمل کرنا جائز نہیں ہوتا اور جرابوں پر مسح کرنا احکام شرعیہ میں سے ایک حکم ہے اس لئے وہ ضعیف حدیث کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکتا...................اور تحقیق آپ جان چکے ہیں کہ صحیح حدیث جس پر ائمہ ثقات کا اتفاق ہے جیسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ، ابوداود رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسح علی الخفین کا جواز موزوں کے ساتھ مختص ہے اس کے علاوہ دوسری چیز پر مسح کرنا جائز نہیں وہ دوسری چیز جیسے بھی ہو پس اس چیز پر عمل کرنا جس پر اتفاق ہے واجب ہے اور جو چیز اس متفق علیہ کے خلاف ہو اس پر عمل کرنا جائز نہیں اگر چہ اس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا بعض سلف نے عمل کیا ہو کیونکہ متفق علیہ کے خلاف جو چیز ہے وہ منکر یا شاذ ہے پس مسلمان مکلف پر اولی اور واجب یہ ہے کہ وہ اس چیز پر عمل کرے جو متفق علیہ ہے کیونکہ اسی میں احتیاط ہے اور اسی میں سلامتی ہے اور تحقیق صحیح یہ ہے کہ مسح کا جواز ان موزوں کے ساتھ مختص ہے جو مضبوط چمڑے کے ہوں اور جوربین پر مسح جائز نہیں اگر چہ وہ مجلد ہوں۔

باریک جرابوں پر مسح قادیانیوں کا مذہب ہے

(1)......ملفوظ مرزا قادیانی

موزوں پر مسح کا ذکر ہوا تو حضرت اقدس آپ پر سلامتی ہو نے فرمایا کہ:

سوتی موزوں پر بھی مسح جائز ہے۔ اور آپ نے اپنے پائے مبارک کو دکھلایا جس میں سوتی موزے تھے کہ میں ان پر مسح کرلیا کرتا ہوں (ملفوظات جلد چہارم ص ۳۰۱)

(بحوالہ افاضات ملفوظات (مرزا قادیانی) ص ۳۴)

(2)......عمل مرزا قادیانی

نماز عصر کا وقت آیا تو حضرت صاحب نے اپنی جرابوں پر مسح کیا اس وقت مولوی محمد موسیٰ صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب دونوں باپ بیٹا موجود تھے ان کو مسح کرنے پر شک گذرا تو حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جائز ہے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم مؤلفہ مرزا بشیر احمد ص ۲۶)

(3)......مذہب خلیفہ اول نورالدین

(سوال) موزوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں اور بالخصوص سوتی موزون پر خواہ مہین ہوں یا موٹے ڈبل اسکے واسطے بھی حوالہ کی ضرورت ہے۔

جواب از حکیم الامۃ (خلیفہ اول نورالدین)......عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ صَحَّحَهُ التِّرْمِذِی ؎

(مجموعہ فتاوی احمدیہ ج ا ص ۳۷)

(4)......فقہ احمدیہ (مرتبہ) تدوین فقہ کمیٹی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر وضوء کر کے جرابیں پہنی گئی ہوں تو اس کے بعد وضوء کرتے وقت جرابیں اتارنا اور پاؤں دھونا ضروری نہیں بلکہ بصورت اقامت ایک دن رات اور بصورت سفر تین دن رات ان پر مسح ہو سکتا ہے...... جب تک جرابیں استعمال کے قابل ہوں ان پر مسح کیا جا سکتا ہے پس اگر جراب تھوڑی بہت پھٹی ہوئی ہو مثلاً شگاف میں سے کچھ ایڑی نظر آتی ہو اندازاً تین انگل کے برابر شگاف ہو لیکن استعمال کے قابل ہو تو بھی کوئی حرج نہیں ایسی جرابوں پر مسح جائز ہے (فقہ احمدیہ عبادات ص ۵۴)

مروجہ جرابوں پر مسح کرنا بدعت ہے

جب باریک جرابوں پر مسح کرنا قرآن کریم کے حکم قطعی ،سنت متواترہ صحیحہ ، اجماع اور قیاس شرعی کے خلاف ہے تو بلاشبہ یہ احداث فی الدین اور بدعت ہے ،اس کے مرتکب اہل بدعت ہیں ہم ذیل میں بدعت کے نقصانات اجمالی طور پر کتاب وسنت کی روشنی میں تحریر کرتے ہیں کہ شاید بدعت کے نقصانات معلوم ہوجانے کے بعد اہل بدعت فکر مند ہوں اوران کواس بدعت قبیحہ ،شنیعہ سے توبہ کی توفیق نصیب ہوجائے۔

1 ...... حدیث میں تحریف ۔کہ ان احادیث میں جوربین سے ایسی جرابیں مراد ہیں جو موزوں جیسی ہوں یعنی (۱) سخت ہونے کی وجہ سے بغیر پکڑنے اور باندھنے کے پاؤں پر کھڑی رہیں (۲) موٹی اتنی ہوں کہ پانی دوسری طرف نہ ٹپکے (۳) اور بغیر جوتے کے ان میں کم از کم تین میل لگاتار چلنا ممکن ہو۔ جبکہ مجوزین نے باریک جرابوں کو بھی ان میں شامل کرلیا ہے۔

2 ...... احداث فی الدین ۔یعنی حدیث کے مفہوم میں تحریف کر کے حدیث کے پردہ میں دین میں اپنی طرف سے ایک نئے حکم کا اضافہ کیا گیا ہے حدیث میں ایسے اقدامات اور ایسی ایجادات کو احداث فی الدین اور بدعت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو انتہائی قبیح اور مذموم ہے۔

۱...... بدعت نبی پاک ﷺ پر پیغام رسانی میں خیانت کا الزام ہے۔
(اعتصام ص ۴۸ ج اقول مالک)

۲...... بدعت مردود اور باطل ہے (بخاری ج ا ص ۳۷۱ مالیس منہ۔ مسلم ج ۲ ص ۷۷)

۳...... بدعت سبب لعنت ہے (بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۴)

۴...... بدعت بدترین چیز ہے (مسلم)

۵...... بدعت فتنہ ہے (مسلم)

۶...... ہر بدعت گمراہی ہے (مسلم)

۷...... بدعت آئی اور سنت گئی (مشکوۃ ص ۳۱ ،مسند احمد ص ۱۰۵)

۸...... ہر بدعت کا انجام دوزخ (نسائی)

۹...... بدعتی کا کوئی عمل مقبول نہیں (سنن ابن ماجہ ص ۶)

۱۰...... بدعتی حوض کوثر سے محروم (مسلم ج ۱ ص ۱۷۲)

۱۱...... بدعت کا موجد اور پشت پناہ لعنتی (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۴، مسلم ص ۱۴۴ ج ۱)

۱۲...... بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام کو گرانا ہے۔ (مشکوۃ ص ۳۱)

۱۳...... اہل بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں (جامع صغیر ج ۱ ص ۷۰)

۱۴...... بدعتی قیامت کے دن شفاعت سے محروم

(البدع والنہی عنہا ص ۳۶، الاعتصام ص ۱۸۹ ج ۱)

3...... وضوء باطل نتیجۂ وہ وضوء کی برکات سے محروم، انسان کے اعضاءِ وضوء سے جو صغیرہ گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ وضوء کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں اور قیامت کے دن اعضاء وضوء پر جو نور ہوگا جس سے نبی پاک ﷺ اپنے امتیوں کو پہچانیں گے یہ اس نور سے محروم ہوگا۔

باریک جرابوں پر مسح کرنے والے کا جب وضوء باطل ہے تو اس کی نماز بھی باطل ہوگی جس کے نتیجہ میں یہ نماز کا تارک شمار ہوگا اور نماز کی برکات سے محروم اور ترک نماز کا گناہ اور اس کا وبال لازم بلکہ تارک نماز سے زیادہ وبال کہ تارک نماز نے نماز چھوڑی جبکہ اس نے بے وضوء نماز پڑھ کر نماز کی بے حرمتی، بے ادبی اور بے اکرامی کی ہے۔ اس لیے نماز نہ پڑھنے والا بھی بڑا مجرم ہے لیکن بے وضوء نماز پڑھنے والا بہت بڑا مجرم ہے اور اس سے کئی گنا زیادہ مجرم ہے۔ کیونکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ دونوں بے نماز ہیں لیکن نماز نہ پڑھنے والا دھوکہ نہیں کر رہا اور بدعت کا مرتکب بھی نہیں ہوا، وہ اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتا ہے اس لیے اسے کسی وقت بھی توبہ کی توفیق مل سکتی ہے لیکن باریک جرابوں پر مسح کر کے بے وضوء نماز پڑھنے والا بدعت کا مرتکب ہے اور وہ اس کو گناہ نہیں سمجھتا تو توبہ بھی نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے اور اگر ایسا عمل کرنے والا امام ہے تو وہ اپنی نماز کے ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی برباد کرتا ہے ایسے امام کے پیچھے قطعاً نماز جائز نہیں۔

عرب وعجم کے منکرین فقہ (غیر مقلدین) سے 12 سوال:

﴿1﴾......آپ لوگ کہا کرتے ہیں کہ فقہاء کے اختلاف نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ دیگر احادیث کی طرح جوربین کی حدیثوں کی صحت وضعف کے متعلق محدثین نے اختلاف کیا ہے ایک گروہ صحیح کہتا ہے دوسرا ان حدیثوں کو صحیح نہیں مانتا، جو صحیح مانتا ہے وہ جوربین پر مسح کا قائل ہے، جو صحیح نہیں مانتا وہ منکر ہے محدثین کے اس اختلاف سے دین کے ٹکڑے ہوئے ہیں یا نہیں؟

﴿2﴾......غیر مقلدین کہا کرتے ہیں کہ دین میں کسی کی رائے کا اعتبار نہیں حتی کہ پیغمبر ﷺ کی رائے بھی معتبر نہیں (طریق محمدی ص ۵۷،۵۹) محدثین کا حدیثوں کی صحت وضعف کا فیصلہ وحی ہے یا رائے ہے؟ اگر وحی ہے تو ہر حدیث کی صحت وضعف پر قرآن وحدیث سے وہ وحی پیش کریں اور جن حدیثوں کی صحت وضعف میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے ان میں دونوں طرح کی وحی پیش کریں ایک صحت کی دوسری ضعف کی اور یہ بھی بتائیں کہ وحی میں تضاد کیوں ہے؟ اور اگر وحی نہیں بلکہ محدثین کی اپنی رائے ہے اور اس رائے کی وجہ سے مسائل دین وجود میں آتے ہیں جیسے ایک گروہ جوربین پر مسح کا قائل ہے دوسرا منکر یہ حدیث کی صحت وضعف میں اختلاف کی وجہ سے ہوا ہے تو دین میں امتیوں کی رائے شامل ہو گئی اور غیر مقلدین کا دعوی غلط ہو گیا کہ ہمارے مذہب کی بنیاد صرف اور صرف وحی پر ہے مجتہدین کی آراء پر نہیں اور حنفی شافعی مالکی اور حنبلی مذہب کی بنیاد مجتہدین کی آراء پر ہے۔

3 ...... کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی حدیث میں فرمایا ہے کہ اپنے مذہب کی بنیاد محدثین کی آراء پر رکھ لینا کہ وہ وحی ہوتی ہے اور فقہاء کی آراء پر نہ رکھنا کہ وہ ان کی ذاتی رائے ہوتی ہے؟

4 ...... مسح جوربین کی حدیثوں کے بارے میں محدثین کے دو گروہ ہیں ایک صحیح کہنے والا دوسرا ضعیف کہنے والا آپ ان میں سے جس فریق کی رائے کو اختیار کر کے ان حدیثوں کو اپنا مذہب بنانے یا نہ بنانے کا، اور ان پر عمل کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ اپنی یا دوسرے امتیوں کی رائے سے کریں گے یا وحی سے، اگر وحی سے کریں گے تو کیا آپ پر وحی اترتی ہے؟ اور اگر رائے سے فیصلہ کریں گے تو آپ کے مذہب وعمل کی بنیاد رائے پر ہوئی فرق بتادیں کہ اگر آپ اپنی رائے پر عمل کریں تو موحد اور اگر حنفی ایک تابعی یعنی امام اعظم کی رائے پر عمل کرے تو مشرک اسی طرح مالکی شافعی حنبلی تبع تابعی کی آراء پر عمل کریں تو وہ مشرک؟

5 .... اریک جرابوں پر مسح کے مسئلہ میں غیر مقلدین کے چار مذہب ہیں:

(۱) غیر مقلد حسین بن محسن انصاری کا مذہب یہ ہے کہ مجلد جرابوں پر بھی مسح جائز نہیں

(فتاوی علمائے حدیث ج۱ص ۱۱۸)

(۲) غیر مقلد شمس الحق عظیم آبادی کا مذہب: مجلد جرابوں پر مسح جائز ہے غیر مجلد جرابوں پر مسح جائز نہیں (عون المعبود ج۱ص ۱۸۷)

(۳) غیر مقلد عبد الرحمن مبارکپوری کا اور شیخ الکل فی الکل ابو البرکات احمد کا مذہب یہ لکھا ہے کہ ثخین جرابوں پر مسح جائز ہے غیر ثخین یعنی باریک جرابوں پر مسح جائز نہیں

(تحفۃ الاحوذی ج۱ص ۲۸۶، فتاوی برکاتیہ ج۱ص ۱۸)

(۴) نواب وحید الزمان، صادق سیالکوٹی، ڈاکٹر شفیق الرحمن، محمد خالد سیف کا مذہب یہ ہے

کہ ہر قسم کی جراب پر مسح جائز ہے نواب وحید الزمان نے صراحت کی ہے کہ ثخین ہو یا غیر ثخین اور باقی ہر سہ حضرات نے بھی ثخین ہونے کی قید نہیں لگائی۔

(کنز الحقائق ص۱۵، نزل الابرار ص۲۰ ج۱، صلاۃ الرسول ص۱۰۲، نماز نبوی ص۷۸، ص۵۷)

آپ لوگوں کو اعتراض ہے کہ قرآن وحدیث ایک ہے ائمہ چار اور مذاہب چار ایسا کیوں؟ ہمارا بھی سوال یہی ہے کہ غیر مقلدین کا قرآن، حدیث، نبی، قبلہ ایک ہے مسح جوربین کی حدیث بھی ایک لیکن مذہب چار ہیں ایسا کیوں؟

《6》......ان چار مذاہب میں سے پہلے والوں نے تو ان حدیثوں کو ماننے سے انکار کر دیا ہے، دوسرے مذہب والوں نے مجلد کی قید لگائی ہے، تیسرے مذہب والوں نے ثخین کی قید لگائی ہے، چوتھے مذہب والوں نے مسح علی الجوربین میں باریک جرابوں کو بھی شامل کیا ہے، یہ ہر ایک نے وحی سے کہا ہے یا اپنی اپنی رائے سے، اگر وحی سے کہا ہے تو جو وحی آپ لوگوں پر نازل ہوئی ہے وہ ذرا ہمیں بھی بتادیں اور اگر رائے سے کہا ہے تو آپ کے مذہب کی بنیاد اپنی یا دوسرے امتیوں کے آراء پر ہوئی تو اس سے مذہب اہل حدیث حرام ہوا؟

《7》......ان چار مذاہب میں سے ایک حق مذہب کون سا ہے اور تین باطل مذہب کون سے ہیں اور یہ بھی فرمادیں کہ آپ ان کے حق وباطل ہونے کا فیصلہ اپنی رائے سے کریں گے یا وحی سے؟

《8》......مسح جوربین والی احادیث میں کسی مرفوع یا موقوف حدیث میں رقیق جوربین کا لفظ ہے؟ اگر ہے تو دکھائیں اور اگر نہیں تو آپ باریک جرابوں پر مسح کیوں کرتے ہیں؟

《9》......کیا رسول اللہ ﷺ نے یا کسی صحابی نے بھی باریک جراب پر مسح کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو آپ اس عمل کا ثبوت پیش کریں اور اگر رسول اللہ ﷺ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ سے باریک جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں تو آپ کیوں کرتے ہیں؟

《10》......سنت وبدعت کی تعریف کریں پھر بتائیں کہ باریک جرابوں پر مسح کو شرعی حکم اور سنت شرعیہ کے طور پر اختیار کرنا بدعت ہے یا نہیں؟

﴿11﴾ ......اگر نبی پاک ﷺ زبان سے ایک عام لفظ ارشاد فرمائیں تو وہ اپنے عمومی اطلاق کے مطابق اپنے سب افراد کو شامل ہوتا ہے لیکن آپ کا جو عمل حدیث میں بتایا جاتا ہے تو اس کی کوئی متعین صورت ہوتی ہے اسی کو اہل علم یوں کہتے ہیں کہ لفظ میں عموم ہوتا ہے فعل میں عموم نہیں ہوتا احادیث جوربین میں آپ کا عمل بیان ہوا ہے اس لئے جب تک باریک جرابوں پر عمل کرنے کی خارجی عملی صورت ثابت نہیں ہو جاتی تب تک آپ کے اس عمل میں باریک جرابوں کو شامل کر کے باریک جرابوں پر عملاً مسح کرنے کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کرنا کیا یہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں؟

﴿12﴾ ......باریک جرابوں پر مسح موزوں پر مسح سے ایک جدا حکم ہے اس لئے باریک جرابوں پر مسح کے قائلین مسح علی الخفین پر قیاس نہ کریں بلکہ اپنے دعوی کے مطابق خالص حدیث سے باریک جرابوں پر مسح کی متعلق مندرجہ ذیل احکام ثابت فرمائیں:

- ......باریک جرابوں پر مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لئے کتنی ہے؟
- ......مدت مسح کب شروع ہوگی؟
- ......مسح جرابوں کے کتنے اور کون سے حصہ پر کرنا ہے؟
- ......باریک جرابوں پر مسح کی صحت کیلئے شرائط کیا ہیں؟
- ......غسل جنابت کے وقت جرابیں اتار دے یا پہنے رہے شرعی حکم کیا ہے؟
- ......ایک جراب یا دونوں اتر جائیں تو مسح باطل ہو جائے گا یا نہیں؟

تمت بالخير والحمد لله رب العالمين

۱۴ محرم الحرام بروز ہفتہ ۱۴۳۳ھ